دیئے سے دیئے
کو
جلاتے چلو



سعید راشد

آدمی اور انسان

فرق ہے
آدمی اور
انسان میں
آدمی پیدا ہوتا ہے
اور
انسان بنتا ہے
اپنی جد و جہد سے
اپنی کوشش سے
انسان کی پہچان ہے
اخلاقی جرات
Moral Courage
ہر موقع پر
ہر صورت میں
انسان کے
دل میں
خود غرضی کا
زہر نہیں ہوتا
انسان حسد کی آگ میں
نہیں جلتا
انسان انصاف کرتا ہے
ہر ایک سے ہر قیمت پر
انسان، انسان دوست ہوتا ہے
"خدا دوست، انسان دوست"
انسان اپنے پرائے کا غم کھاتا
ہے
انسان مصیبت میں
غیروں کے
کام آتا ہے
انسان گرتوں کو
تھام لیتا ہے
انسان ہوتا ہے
صادق و امین
باعث خیر کثیر
"فرشتہ سے بہتر ہے
انسان بننا
مگر اس میں
لگتی ہے محنت زیادہ"

کتاب بشکریہ: آصف سعید

سکین بائے : سلمان سلیم

0304-8890501

دیئے سے دیئے کو جلاتے چلو

(101 کیریکٹر بلڈنگ پروگرام)

پروفیسر سعید راشد

سلطانہ فاؤنڈیشن
منصوبہ
اصلاح فکر تعلیمی و فلاحی ٹرسٹ
اسلام آباد

ضابطہ

کتاب کا نام	:	دیئے سے دیئے کو جلاتے چلو (101 کیریکٹر بلڈنگ پروگرام)
مؤلف	:	پروفیسر سعید راشد ڈائریکٹر شعبہ کردار سازی' پاکستانیت سلطانہ فاؤنڈیشن
مقصد تالیف	:	فروغ انسانیت' تعمیر ملت اور استحکام پاکستان بذریعہ تعمیر کردار
ناشر	:	سلطانہ فاؤنڈیشن فراش ٹاؤن' اسلام آباد فون:8-240057
تالیفی تعاون	:	پاکستان نیشنل کمیشن برائے یونیسکو ایسوسی ایٹڈ سکولز پروجیکٹ
طباعت	:	اے - آر- پرنٹرز - اسلام آباد
ایڈیشن	:	پاکستان گولڈن جوبلی سال 1997ء
قیمت	:	250 روپے بیرون ملک 10 ڈالر

انتساب

ہر اس
قابل فخر طالب علم کے
نام
جو
صحیح
معنوں میں
علم کی طلب
رکھتا ہے
جو سوچتا ہے
جو
معلومات
اور علم کا
فرق
جانتا ہے

اور
جو
آدمی سے
انسان
بننے
کے لئے
مسلسل
کوشش
کرتا رہتا ہے

(راشد)

تعارف مصنف

نام	سعید راشد
رسمی تعلیم	ادبیات اردو ، انگریزی اور فن تعلیم
مربی درسگاہیں	اسلامیہ کالج بریلی ، بریلی کالج بریلی ، مسلم یونیورسٹی علی گڑھ
مربی اساتذہ	جناب مبارک حسین ، مولانا محمد محسن ، ڈاکٹر شوکت سبزواری ، ڈاکٹر داس گپتا ،
	ڈاکٹر عشرت حسین ، پروفیسر رشید احمد صدیقی ، ڈاکٹر ذاکر حسین خاں
ذہنی پس منظر	تحریک پاکستان کا دور
مشغلہ	تحقیق ، تصنیف و تالیف ٹیچر ایجوکیشن
مشن	کردار سازی ، پاکستانیت کا فروغ
سابق	استاد ملٹری کالج جہلم 90-1950ء
	پرنسپل آرمی پبلک سکول جہلم و منگلا 94-1990ء
حال	ڈائریکٹر کیریکٹر بلڈنگ اور پاکستانیت
	سلطانہ فاؤنڈیشن ، فراش ٹاؤن ، اسلام آباد
	ڈائریکٹر تعمیر ملت انسٹی ٹیوٹ آف ایجوکیشن اینڈ ریسرچ ، اسلام آباد

تصانیف و تالیفات

1- گفتار و کردار سرسید
2- حیات قائد اعظم
3- گفتار و کردار قائد اعظم
4- تذکرہ اقبال
5- مکالمات اقبال
6- شاد باد منزل مراد
7- کردار کی کرنیں
8- کردار ساز
9- پاکستانیت اور کیریکٹر بلڈنگ
10- کیریکٹر بلڈنگ اور پبلک سپیکنگ
11- تذکرہ شہداء
12- جراتوں کے نشان
13- میجر اکرم شہید (نشان حیدر)
14- کرنل حق نواز کیانی شہید (ستارہ جرات)
15- چراغوں کی قطار (ملٹری کالج کے اساتذہ کا تذکرہ)
16- داستان علم و عمل (جلد اول) تاریخ ملٹری کالج ، جہلم
17- داستان علم و عمل (جلد دوم) تاریخ ملٹری کالج ، جہلم
18- شہید سیاچن
19- آدمی میں انسان کی تلاش
20- دیئے سے دیئے کو جلاتے چلو
21- روشن راہیں
22- دانائی کی تلاش

کتاب کا پیغام

جو سیکھو
اسے
سکھاتے چلو

دیئے سے
دیئے کو
جلاتے
چلو

(سعید راشد)

بسکہ دشوار ہے ہر کام کا آساں ہونا
آدمی کو بھی میسر نہیں انساں ہونا

(غالب)

تعارف

روز نامہ جنگ کے 15 جون 1997ء کے پرچے میں "ہمارا ناقص نظام تعلیم" کے عنوان سے جو اداریہ شائع ہوا' اس کا اقتباس یہ ہے۔

"ابھی حال ہی میں ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے ملک کے مایہ ناز سائنس دان ڈاکٹر عبدالقدیر خان نے وطن عزیز میں معیار تعلیم کے حوالے سے بعض ایسے حقائق کی نشاندہی کی ہے جو ہر باشعور پاکستانی کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہیں۔ انہوں نے اپنی تقریر میں ترقی پذیر ملکوں کے معیار تعلیم کے ایک مستند سروے کے حوالے سے بتایا کہ میٹرک پاس پاکستانی طلباء کی اکثریت ترقی پذیر ملکوں کی چھٹی جماعت کا امتحان پاس نہیں کر سکتی۔ انہوں نے مزید کہا کہ ملک میں معیاری تعلیم صرف (مہنگے) نجی اداروں تک محدود ہو کر رہ گئی ہے جن تک صرف دو فیصد لوگوں کی رسائی ہے۔ انہوں نے یہ نشاندہی بھی کی کہ کسی بااثر شخص کا بچہ اب (عام) سرکاری سکولوں میں زیر تعلیم نہیں۔ ڈاکٹر قدیر خان نے بڑے دکھ سے کہا کہ ہمارے ہاں ذہانت غربت کے ہاتھوں قتل ہو رہی ہے۔ ان حالات میں ملک میں اعلیٰ معیار کے پیشہ ور افراد فراہم کرنا ممکن نہیں۔ صورت حال کی سنگینی کی یہ صورت ہے کہ پاکستان میں صرف پرائمری سکولوں کو بین الاقوامی معیار پر لانے کے لئے ہمیں پانچ لاکھ اعلیٰ تعلیم یافتہ افراد درکار ہیں۔ سکولوں کے لئے مناسب عمارتیں نہیں' میدان بنانے اور ضروری ساز و سامان مہیا کرنے کے لئے سالانہ پانچ سو ارب (5 کھرب) روپے خرچ کرنے کی ضرورت ہے۔ اور ان تمام وسائل کے میسر آنے کے باوجود بھی ہمیں موجودہ کرپٹ نظام کو مسمار کر کے نیا نظام تشکیل دینے میں مزید 20 برس

درکار ہوں گے۔"

ممتاز پاکستانی سائنس داں نے ہمارے نظام تعلیم میں جن خرابیوں اور ان کے نقصانات کی نشاندہی کی ہے ان میں سے سب سے بڑا نقصان یہ ہے کہ عام لوگوں کے بچے معیاری تعلیم سے بالکل محروم ہوگئے ہیں اور تعلیم کے میدان میں ہم ترقی پذیر ملکوں سے بھی پیچھے رہ گئے ہیں۔

یہ اداریہ ان الفاظ پر ختم ہوتا ہے:

"سرکاری سکولوں میں تعلیم کو معیاری اور بامقصد بنانے اور اس کے لئے ضروری وسائل بھی فراہم کرنے کی فوری ضرورت ہے۔ لیکن اس سے بھی زیادہ اہم بات یہ ہے اگر ہمیں واقعی ترقی یافتہ قوموں میں اپنے لئے کوئی جگہ بنانی ہے تو اس کے لئے ہمیں سب سے پہلے شرمناک حد تک طبقاتی نظام تعلیم سے نجات حاصل کرنا ہوگی۔"

یہ صورت حال ملک کی ترقی اور استحکام کے لئے حد درجہ گھمبیر ضرور ہے لیکن اس کا حل مایوسی بھی نہیں۔ ملک میں ایسے بہت سے ادارے اور لاتعداد محب وطن افراد موجود ہیں جو اس صبر آزما اور بظاہر حوصلہ شکن اندھیرے میں بڑے حوصلے اور یقین سے اپنے حصے کا دیا جلا رہے ہیں۔ سلطانہ فاؤنڈیشن ان میں سے ایک ہے۔ اس سے پہلے کہ زیر کتاب "دیئے سے دیئے کو جلاتے چلو" کا تعارف کراؤں میں فاؤنڈیشن کے پس منظر' اغراض و مقاصد اور طریق کار کا اجمالی ذکر کرنا چاہوں گا تاکہ جہالت کے خلاف جہاد میں عام شہریوں اور غیرسرکاری اداروں کا جو رول ہوسکتا ہے اس کی ایک تابناک اور قابل تقلید مثال سامنے آسکے۔

1987ء میں اسلام آباد کے چند روشن ضمیر اور درد مند اصحاب فکر نے حلقہ اصلاح فکر کی بنیاد رکھی۔ حلقے کا مقصد اولیں یہ تھا کہ معاشرے کے تعلیمی' اخلاقی' سماجی اور اقتصادی مسائل پر غور و فکر کیا جائے اور ان کا قابل عمل حل تلاش کیا جائے۔ یہ

فکری کاوشیں 1990ء میں بار آور ہوئیں اور اسی سال 23 اگست کو اصلاح فکر تعلیمی و فلاحی ٹرسٹ وجود میں آیا۔ ٹرسٹ کا سب سے بڑا منصوبہ "سلطانہ فاؤنڈیشن" ہے جو اسلام آباد کے نواح میں لہتراڑ روڈ' فراش ٹاؤن میں واقع ہے۔ فاؤنڈیشن کا باقاعدہ افتتاح جون 1994ء میں ہوا۔

فاؤنڈیشن کے چار واضح اہداف یہ ہیں :

- جہالت کے خلاف جہاد
- افرادی قوت کی تربیت Human Resources Development
- بیمار انسانوں کی خدمت (Free Medicine)
- سماجی اور علمی تحقیق' خوب سے خوب تر کی جستجو

ان چاروں اہداف کی تکمیل کے لئے فاؤنڈیشن کے چار شعبے کام کر رہے ہیں :

- شعبہ خواندگی و تعلیم و تربیت
- شعبہ تربیت افرادی قوت و ٹیکنیکل ٹریننگ
- شعبہ طبی خدمات
- شعبہ تحقیق و نشرو اشاعت

ان میں سے ہر شعبے کے تحت دو سے تین تک ادارے مصروف عمل ہیں۔ اور مجموعی طور پر 3500 طلباء و طالبات فاؤنڈیشن کے ان اداروں سے فیضیاب ہورہے ہیں۔ ان اداروں میں خواتین کے لئے ووکیشنل ٹریننگ کے سنٹر' غیر رسمی تعلیم کے مراکز' سلطانہ فاؤنڈیشن ہائی سکول' اسکلز ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ' کالج آف پروفیشنل ایجوکیشن کے علاوہ خصوصی بچوں کا سکول اور قرآنی خواندگی کے مسجد مدرسہ سلسلہ کے 30 سکول بھی شامل ہیں۔

"سلطانہ فاؤنڈیشن سسٹم" کی دوتین خصوصیتیں قابل ذکر ہیں۔ ایک تو یہ کہ یہ قطعاً" غیر سرکاری' غیرسیاسی' غیر فرقہ وارانہ اور غیر تجارتی ہے۔ دوسرے یہ کہ

فاؤنڈیشن نے بنیاد Gross Roots سے اسلام آباد کے دیہات کے پسماندہ علاقوں میں اپنے تعلیمی و فلاحی پروجیکٹ شروع کئے ہیں۔ تیسرے یہ کہ فاؤنڈیشن کے Vision میں مرکزی حیثیت تفکر، تعقل، تدبر، بے لوث خدمت اور کردار سازی کو حاصل ہے۔ چنانچہ فاؤنڈیشن کے ہر ادارے کے نصاب میں خواہ وہ کمپیوٹر اور ٹیکنیکل ٹریننگ کے کے کورسز ہوں یا رسمی یا غیر رسمی تعلیم کے سکول، تفکر، کردار سازی اور پاکستانیت کا ایک لازمی جزو شامل ہے۔

اس مقصد کے حصول کے لئے فاؤنڈیشن نے روز اول جون 1994ء ہی سے "کیریکٹر بلڈنگ اور پاکستانیت" کا شعبہ قائم کیا اور اسی سال اس شعبے نے "کیریکٹر بلڈنگ" کا ایک ماڈیول تیار کیا جو فاؤنڈیشن کے اپنے اور ملک کے دوسرے موقر اداروں میں بہت مقبول ہوا۔

مجھے خوشی ہے کہ شعبے کے ڈائریکٹر پروفیسر سعید راشد کے زیر نگرانی شعبہ نے طلباء اور اساتذہ کی کردار سازی اور رہنمائی کے لئے کردار ساز لٹریچر کی تالیف کا جو سلسلہ شروع کیا ہے اس سلسلہ میں اردو میں "آدمی اور انسان" کے بعد یہ دوسری کتاب ہے۔

ان کتابوں کی افادیت کے بارے میں تو اساتذہ اور ماہرین تعلیم ہی بتا سکیں گے۔ میں ان کتابوں کی تالیف اور ترتیب کے لئے پروفیسر راشد کو مبارک باد دیتا ہوں۔ ان کی زندگی کا مشن ہی آدمی میں انسان کی تلاش ہے (جو سلطانہ فاؤنڈیشن کا ماٹو بھی ہے) جزاک اللہ۔

(ڈاکٹر) نعیم غنی

چیئرمین سلطانہ فاؤنڈیشن

دیباچہ

ابتدائے آفرینش سے لے کر آج تک جتنے مصلحین' علماء کرام' محققین اور صالحین تاریخ انسانی کے مختلف ادوار میں جلوہ گر ہوئے انہوں نے عوام الناس کو سچائی کا راستہ دکھایا اور بالخصوص ان برگزیدہ ہستیوں نے عظمت کردار پر بالخصوص بہت زرو دیا۔ ان کے نزدیک عظمت انسان عظمت کردار میں مضمر ہے۔ اس بات کا جیتا جاگتا ثبوت انبیاء کرام کی ذات اقدس ہے کہ ان کے کردار کے اوصاف لاثانی اور روز روشن کی طرح شفاف تھے۔ اگر دنیا کی تمام برگزیدہ ہستیوں کی تعلیمات کا نچوڑ نکالا جائے تو یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ یہ تمام تعلیمات ایک تثلیث کی جہت اختیار کرتی نظر آتی ہیں جو بصیرت' ارادہ اور اقدار کے محور کے گرد گھومتی ہیں اور یہ تثلیث جز و لاینفک ہے تخلیقی تعلیم کے ابلاغ کا۔ کیونکہ تعلیم وہ زیور ہے کہ جو اس سے مالا مال ہو وہ اپنی ذات' اپنے ماحول اور کائنات کے اسرار و رموز سے آگاہ ہوجاتا ہے اور انسانی ذات کی قیود و غلامی سے نجات پاتا ہے۔ لہٰذا اس کا عمل اور سوچ تخلیقی جہت اختیار کر لیتی ہے۔ اس بات کی صداقت اسی تثلیث کے ذریعے ممکن ہے۔ یعنی یہ تخلیقی تعلیم مبنی ہے بصیرت' ارادہ و قوت اور اقدار کے لازوال عوامل پر۔

عمل وہ جوہر ہے جو ثمر ہے اس عظیم انقلاب کا جو انسان کے اندر آگہی کے نتیجے میں برپا ہوتا ہے۔ جس میں عمل کردار کی بالیدگی کا غماز ہوتا ہے جو برسہا برس کی سنجیدہ کوششوں' ریاضتوں اور مجاہدوں کے بعد ظہور پزیر ہوتا ہے۔

زیر نظر کتاب "دیئے سے دیئے کو جلاتے چلو" پروفیسر سعید راشد کی ایک ایسی ہی کاوش ہے جس میں انہوں نے انسانی بصیرت' ارادہ اور اقدار جیسی مثلث کی اہمیت کو اجاگر کیا ہے۔ ان کے نزدیک عظمت کردار کے حصول کے لئے ان چیزوں کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ کیونکہ جب تک یہ تینوں اوصاف پیدا نہ ہوں انسانی کردار میں مثبت تبدیلی پیدا نہیں ہوسکتی اور انسان آگہی جیسی نعمت سے محروم رہتا ہے۔

پروفیسر سعید راشد کی زیر نظر کتاب ان گوناگوں موضوعات کا احاطہ کرتی ہے جن میں علم کی اہمیت' وطن کی محبت' اللہ تعالیٰ کی تعریف' نظمیں' شعراء کرام و دیگر علماء کرام کی باتیں بہت خوبصورت پیرائے میں بیان کی گئی ہیں۔ خاص بات یہ بھی ہے کہ انہوں نے اکثر مقامات پر سوال و جواب کا اسلوب اختیار کیا ہے جو یونانی کلاسیکی ادب کی یاد دلاتا ہے۔ یہ اسلوب نہایت موثر اور دلنشین ہے۔ الغرض جناب سعید راشد نے اس کتاب میں ایک ایسا نصاب تجویز کیا ہے جو نہ صرف نرسری سے سیکنڈری کلاسوں کے لئے کار آمد ہے بلکہ یہ ایک عام قاری کے لئے مشعل راہ ہے۔ کیونکہ اس میں تمام باتیں یکجا کردی گئی ہیں جن کا تعلق حصول علم کی مختلف اوصاف کے ساتھ ہے۔ اس نصاب میں ایک خاص بات یہ ہے کہ اس کے اغراض و مقاصد یونیسکو کے ایک اہم پروجیکٹ سے مطابقت رکھتے ہیں۔ جس کا عنوان ہے

"Associated Schools Prroject"

اس پروجیکٹ کے تحت نوجوان طالب علموں میں اپنے ماحول سے آگاہی' رفاہ عامہ اور بین الاقوامی تعاون کے فروغ جیسی اقدار پر زور دیا جاتا ہے۔

میں جناب سعید راشد کی اس علمی کاوش پر ان کو تہہ دل سے مبارک باد پیش کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ وہ اپنی اس جد و جہد کو جاری رکھیں اور تعمیر کردار اور تعمیر وطن جیسے اولو العزم مقاصد کے حصول میں اپنا کردار ادا کرتے رہیں۔ آمین۔

اس ضمن میں' میں کتاب کے ناشر ادارہ سلطانہ فاؤنڈیشن کا بھی ذکر کرنا چاہوں گا جس کی سرپرستی میں یہ کتاب شائع ہو رہی ہے۔ بڑی خوشی کی بات ہے کہ اس نوعیت کے تخلیقی اور تحقیقی کاموں کی سرپرستی کی جارہی ہے۔

(ڈاکٹر) منیر اے ابرو
ڈپٹی سیکریٹری جنرل' پاکستان نیشنل کمیشن برائے یونیسکو

پیش لفظ

کیریکٹر انسان کا سب سے بڑا Resource' سب سے قیمتی Capital اور عزت و عظمت کا آخری اور ناقابل تردید پیمانہ ہے۔

تاریخ شاہد ہے کہ جب قومیں ترقی کرتی ہیں تو کیریکٹر کی مضبوطی کی بنیاد پر ترقی کرتی ہیں۔ اور جب Roman Empire ایسی عظیم سلطنتیں تباہ ہوتی ہیں تو ان کے Decline and Fall کے پیچھے ان کی اخلاقی ابتری ہوتی ہے۔ یہی حال افراد کا ہے۔ خلوص' دیانت' اور محنت کی قوت سے وہ بڑے ناسازگار حالات میں ترقی اور عزت کی منزلیں سر کرتے چلے جاتے ہیں۔ لیکن جب Shortfall کیریکٹر کا ہو تو بڑی بڑی Talented اور Charismatic شخصیتوں کا غرور خاک میں مل جاتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ علم' ذہانت یا وسائل کی کمی کیریکٹر سے پوری ہوجاتی ہے لیکن کیریکٹر کی کمی کسی چیز سے پوری نہیں ہوتی۔

ایک دوسری حقیقت جو اتنی ہی اہم اور اٹل ہے' یہ ہے کہ انسان بہت سی خداداد صلاحیتیں لے کر پیدا ہوتا ہے۔ لیکن کیریکٹر لے کر پیدا نہیں ہوتا۔ سچائی' دیانت' انصاف' قربانی Moral Courage ' انسان دوستی' رواداری اور سخت کوشی ایسی Qualities ہیں جنہیں تعلیم سے' تربیت سے' کلچر کے ذریعے Cultivate کرنا پڑتا ہے۔ اپنا کردار خود بنانا ہر فرد کی اپنی ذمہ داری ضرور ہے۔ لیکن "کیریکٹر بلڈنگ" کا ایک Effective سسٹم وضع کرنا اور کیریکٹر بلڈنگ Oriented ادارے قائم کرنا ہر معاشرے کی بھی اولیں ذمہ داری ہے۔

اسلام اور پاکستان Oriented کیریکٹر بلڈنگ سلطانہ فاؤنڈیشن کی First Priority ہے۔ چنانچہ فاؤنڈیشن کے رسمی (Formal) غیر رسمی (Non Formal) اور Vocational Training کے تمام اداروں میں ہر سطح کے Curriculum میں کیریکٹر بلڈنگ کو ایک Integral Component کی حیثیت حاصل ہے۔

یہ کتاب اس درجہ وار (Graded) کیریکٹر کری کیولم (Curriculum) کا ایک مجموعہ ہے۔ جو فاؤنڈیشن کے کیریکٹر بلڈنگ اور پاکستانیت کے شعبہ نے تجرباتی طور پر مرتب کیا ہے۔

یہ کتاب پانچ ابواب پر مشتمل ہے۔ پہلا حصہ نرسری' پریپ' اور کلاس ون کے لئے ہے۔ دوسرے حصے میں کلاس ٹو اور تھری کو مد نظر رکھا گیا ہے۔ تیسرا کلاس فور' فائیو اور سکس کے لئے ہے۔ چوتھا حصہ کلاس سیون اور اوپر کے سیکنڈری سکول کلاسز کے لئے موزوں رہے گا۔

دوسرے باب کا عنوان "درس زندگی" ہے۔ اس کے دو حصے ہیں۔ پہلے حصے میں زندگی کی بنیادی قدروں کو موضوع بنایا گیا ہے اور دوسرے میں بیشتر کلام اقبال پر مبنی فکر انگیز مذاکرے ہیں۔ یہ کلام اقبال کے پیغام کو سمجھنے کی ایک انوکھی کوشش ہے۔ تیسرا باب سکول کی تقریبات کے لئے مختص ہے۔ چوتھا باب قائد اعظم کے حوالے سے پاکستانیت پر ہے۔ اور "منارہ نور" کے عنوان سے پانچواں باب بعض اہم اسلامی موضوعات اور تقریبات کا احاطہ کرتا ہے۔

کتاب کے مواد کی یہ تقسیم محض اساتذہ کی آسانی کے لئے ہے۔ اس کو کسی صورت میں حتمی نہ سمجھا جائے۔ ہر ٹیچر اپنی صوابدید سے کلاس کی ضرورت اور موقع کی مناسبت سے اپنی ضرورت کا پروگرام کسی حصے سے بھی لے سکتا ہے۔

اس مجموعہ کی ایک امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ تمام مواد کو دس دس منٹ کے دورانئے کے علیحدہ علیحدہ پروگراموں کی شکل میں ترتیب دیا گیا ہے۔ ہر پروگرام میں پانچ سے لے کر بیس طلباء حصہ لے سکتے ہیں۔ بلکہ ان کو حصہ لینا چاہیے۔ کیریکٹر بلڈنگ کے Curriculum کو اس Format میں پیش کرنے کا منشاء بھی یہی ہے کہ ہر پروگرام میں زیادہ سے زیادہ طلباء Expose ہوں' حصہ لیں۔ اس Exposure سے ان میں نہ صرف Character کی Values کا شعور بیدار ہوگا بلکہ اس Exercise سے جس میں خاصی Public Speaking تواتر سے Involve ہے۔ ان میں وہ ضروری اعتماد

(Self –Coenfidence) بھی پیدا ہوگا جو Effective Personality کا ایک لازمی عنصر ہے۔ پبلک سپیکنگ ہر Quality Education System کا ایک اہم Component ہوتی ہے۔ توقع کی جاتی ہے کہ ان پروگراموں کو Public Speaking کے لئے تسلسل سے استعمال کیا جائے گا۔ یہ مجموعہ ترتیب دیتے وقت اس اہم Requirement کو بھی ملحوظ رکھا گیا ہے۔

کیریکٹر ایجوکیشن کے سلسلہ میں یہ امر بھی یاد رکھنا ضروری ہے کہ کیریکٹر بلڈنگ کے لئے کوئی Curriculum خواہ وہ کتنا ہی اچھا کیوں نہ ہو' کافی نہیں ہوتا۔ کردار کی تعمیر (Value Motivation) ایک Process ہے۔ اس کی ضروری In–puts میں نصاب کے علاوہ تین اجزاء اور بھی ہیں یعنی معاشرہ میں معقول قانون کی حکومت' رائج الوقت کلچر کے Norms اور رول ماڈل۔ ان تینوں کا سازگار ہونا بھی ضروری ہے۔

Formative Years میں طلباء اپنے والدین سے بھی زیادہ اپنے ٹیچرز سے متاثر ہوتے ہیں۔ وہی انکے لئے Effective رول ماڈل ہوتے ہیں۔ کیریکٹر کی Values وہ انہی کے ماڈل سے سیکھتے ہیں۔ ہر استاد خود ایک کری کیولم ہوتا ہے۔ اس کی قدریں' اس کے Attitudes از خود طلباء کے دل میں اتر جاتے ہیں۔

سلطانہ فاؤنڈیشن کے کیریکٹر بلڈنگ لٹریچر کے سلسلہ کی یہ تیسری کتاب ہے۔ دو کتابیں "آدمی میں انسان کی تلاش" اور "In Search Of Character" اس سے پہلے شائع ہوچکی ہیں۔ انگریزی میں اس مجموعہ کی Companion Volume کا نام ہے

Ligiht a Candle

یا Exercises In Character Building–

اس کے بعد Value Oriented ٹیچر ایجوکیشن پر دوکتابیں "روشن راہیں" اور "Teacher Education Programes" بھی جلد پیش کی جائیں گی۔ انشاء اللہ !

خدا کرے اس ایک چراغ سے ہزار چراغ جلیں۔ اور یہ منزل مراد' یہ ارض پاکستان قریہ قریہ' بستی بستی کردار کی روشنی سے روشن ہو۔ آمین !

ناسپاس گزاری ہوگی کہ اگر میں یہاں "پاکستان نیشنل کمیشن برائے یونیسکو اسلام آباد" کے زیر نگرانی "یونیسکو ایسوسی ایٹڈ سکولز پراجیکٹ" کے ارباب کار کا شکریہ ادا نہ کروں کہ جن کے تالیفی تعاون سے یہ کتاب اپنی موجودہ شکل میں مرتب ہو سکی۔ میں کمیشن کے ڈپٹی ڈائریکٹر جنرل جناب ڈاکٹر منیر ابرو کا بھی مشکور ہوں کہ انہوں نے اس کے مسودہ کو کئی بار بغور دیکھا اور آخر میں اپنے بہت خیال انگیز دیباچہ سے بھی نوازا۔

کسی کتاب کو لکھنے کے بعد ایک بڑا صبر آزما مرحلہ اسے طباعت کے لئے تیار کرنا ہوتا ہے۔ اس سلسلہ میں مجھے عزیزم ہارون رشید اور طاہرہ رشید کا تعاون حاصل رہا۔ اس کے لئے میں ان دونوں کا ممنون ہوں۔

آخر میں' میں سلطانہ فاؤنڈیشن کے انتہائی کریم النفس' بے ریا اور صاحب نظر چیئرمین جناب ڈاکٹر نعیم غنی اور فاؤنڈیشن کے انتہائی مخلص اور روشن دماغ بورڈ آف ڈائریکٹرز کا بھی صمیم قلب سے شکریہ ادا کرنا چاہوں گا کہ ان کے ایماء پر یہ روشن کتاب مرتب ہوئی اور ان ہی کی رہ نمائی میں بہ صرف زر کثیر یہ زیور طباعت سے آراستہ ہو سکی۔ جزاک اللھم!

سعید راشد

کردار منزل

349' سٹریٹ 15' چکلالہ 3' راولپنڈی

فون: 591376

عنوانات

پہلا باب
(روشن دریچے)

پہلا حصہ

صفحہ نمبر

دوسرا حصہ

تیسرا حصہ

چوتھا حصہ

دوسرا باب
(درس زندگی)

پہلا حصہ

دوسرا حصہ
(مذاکرے)

تیسرا باب
(روشنی کی تلاش)

پہلا حصہ

دوسرا حصہ

چوتھا باب
(پاکستانیات)

(الف) نظریہ پاکستان

(ب) ملی نظمیں اور ترانے

نظریہ پاکستان:

ملی نظمیں اور ترانے:

پانچواں باب
(مینارہ نور)

پہلا حصہ

دوسرا حصہ

تقریب عید میلاد النبی

تتمہ

پہلا باب

روشن دریچے

سلمان

SALMAN SALEEM

PRESENTS

پہلا باب
(روشن دریچے)

پہلا حصہ

- حق اللہ ' پاک ذات اللہ
- سب کا معبود تو اللہ
- اے دو جہاں کے والی
- اللہ اللہ کیا کرو
- نام نبی کا لیا کرو
- لا الٰہ الا ھو
- یارب العالمین
- اللہ اکبر' اللہ اکبر
- رحمان ہے تو' رحیم ہے تو
- سبحان اللہ ' سبحان اللہ
- الحمد للہ' الحمد للہ
- اللہ تعالیٰ کے دس پاک نام
- رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاک نام
- اللہ کے پاک نام
- اے خدا' اے خدا

- اللہ ہے بس پیار ہی پیار
- اے خدا
- نبی ہمارے، نبی ہمارے
- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
- قائد اعظم نے فرمایا
- پیارو پاکستان، بہارو پاکستان
- ہر بچہ اچھا بچہ ہوتا ہے
- ہم پاکستانی بچے ہیں
- جاگو جاگو صبح ہوئی
- آج کا خیال
- کھانے پینے کے اسلامی آداب
- سونے جاگنے کے آداب

حق اللہ ' پاک ذات اللہ

حق اللہ
پاک
ذات اللہ
حق اللہ
پاک ذات اللہ
پاک ذات اللہ

حق اللہ
پاک ذات اللہ
سب کا والی
تو اللہ
سب کا والی
تو
اللہ
تو اللہ
حق اللہ
پاک ذات اللہ
سب کا
والی
تو اللہ
تو اللہ

حق اللہ
پاک ذات اللہ
حق اللہ
پاک ذات اللہ
پاک ذات اللہ



سب کا معبود، تو اللہ

حق اللہ
پاک ذات اللہ
معبود
اللہ
معبود
اللہ
سب کا معبود
تو اللہ
تو اللہ

حق اللہ
پاک ذات اللہ
سب کا مولا
تو اللہ
سب کا مولا
تو اللہ
تو اللہ

حق اللہ
پاک ذات اللہ
سب کا آقا
تو
اللہ
سب کا آقا
تو اللہ
تو اللہ

حق اللہ
پاک ذات اللہ
سب کا داتا
تو
اللہ
سب کا داتا
تو اللہ
تو اللہ

حق اللہ
پاک ذات اللہ
سب کا
سہارا
تو
اللہ
سب کا سہارا
تو اللہ
تو اللہ



اے دو جہاں کے والی



اے دو جہاں کے والی
اے گلشنوں کے مالی
ہر چیز سے ہے ظاہر
حکمت تری نرالی
حکمت تری نرالی

کیسی زمیں بنائی
کیا آسماں بنایا
ہر چیز سے ہے ظاہر
حکمت تری نرالی
حکمت تری نرالی

اے دو جہاں کے والی
ہر چیز سے ہے ظاہر
حکمت تری نرالی
حکمت تری نرالی



اللہ اللہ کیا کرو

صبح ہو
کہ شام
اللہ اللہ
کیا کرو
نام
نبی کا
لیا کرو
صبح ہو
کہ شام
اللہ اللہ
کیا کرو
نام
نبی کا
لیا کرو
لیا کرو

صبح ہو
کہ شام
شکر
رب کا
کیا کرو
صبح ہو
کہ شام
شکر
رب کا
کیا کرو
کیا کرو

صبح ہو
کہ شام
پیار
سب سے
کیا کرو
صبح ہو
کہ شام
پیار
سب سے
کیا کرو
کیا کرو



نام نبی کا لیا کرو

صبح ہو
کہ شام
اللہ اللہ
کیا کرو
نام نبی کا
لیا کرو

صبح ہو
کہ شام
اللہ اللہ
کیا کرو
نام نبی کا
لیا کرو

صبح ہو
کہ شام
دکھ
نہ کسی کو
دیا کرو
صبح ہو
کہ شام
دکھ
نہ کسی کو
دیا کرو
دیا کرو

صبح ہو
کہ شام
خوش
سب کو
رکھا کرو
صبح ہو
کہ شام
خوش
سب کو
رکھا کرو
رکھا کرو
صبح ہو
کہ شام
سچ ہی
کہا کرو
صبح ہو
کہ شام
سچ ہی کہا کرو
سچ ہی
کہا کرو
کہا کرو



لا الٰہ الا ھو

لا الٰہ الا ھو
خالق تو، رازق تو
اللہ ھو، اللہ ھو
لا الٰہ الا ھو

رحمان ہے تو، رحیم ہے تو
اللہ ھو، اللہ ھو
لا الٰہ الا ھو

ستار ہے تو، غفار ہے تو
اللہ ھو، اللہ ھو
لا الٰہ الا ھو

حکیم ہے تو، عظیم ہے تو
اللہ ھو، اللہ ھو
لا الٰہ الا ھو

بصیر ہے تو، کبیر ہے تو
اللہ ھو، اللہ ھو
لا الٰہ الا ھو

عزیز ہے تو، کریم ہے تو
اللہ ھو، اللہ ھو
لا الٰہ الا ھو

حمید ہے تو، مجید ہے تو
اللہ ھو، اللہ ھو
لا الٰہ الا ھو

علیم ہے تو، خبیر ہے تو
اللہ ھو، اللہ ھو
لا الٰہ الا ھو

اول تو، آخر تو
اللہ ھو، اللہ ھو
لا الٰہ الا ھو

یا رب العالمین!



یا رب العالمین، یارب العالمین !
عزیز الحکیم ہے تو
عزیز العلیم ہے تو
عزیز الحلیم ہے تو، یارب العالمین !

یارب العالمین، یارب العالمین !
عزیز الکریم ہے تو
عزیز الرحیم ہے تو
غفور الرحیم ہے تو، یارب العالمین !

یارب العالمین، یارب العالمین !
عزیز الرحمٰن ہے تو
عزیز السلطان ہے تو
عزیز الغفران ہے تو، یارب العالمین !

یارب العالمین، یارب العالمین !

اللہ اکبر، اللہ اکبر

اتنی اچھی ماں کس نے دی
اور
ماں کے دل میں اتنا پیار
کس نے بھرا ؟
اللہ اکبر، اللہ اکبر

یہ امی، ابو
بھائی، بہن
یہ پیار کے رشتے
ہر طرح سے سچے
کس نے بنائے ؟
اللہ اکبر، اللہ اکبر

بیج سے پیڑ کیسے بنا ؟
مٹی میں جان کس نے ڈالی ؟
کانٹوں میں گلاب کیسے کھلا ؟
اور گلاب میں خوشبو
کہاں سے آئی ؟
اللہ اکبر، اللہ اکبر

آسماں پہ تارے
بادلوں میں پانی
ہواؤں میں نرمی
ہے کس کی قدرت ؟
اللہ اکبر، اللہ اکبر

جسم میں دماغ
اور دماغ میں
سوچنے کی قوت
سینہ میں دل
اور دل میں انسانوں کی محبت
ہے کس کی حکمت ؟
اللہ اکبر، اللہ اکبر

رحمان ہے تو، رحیم ہے تو

اے خدا، اے خدا
شکر تیرا
شکر تیرا
رحمان ہے تو
رحیم ہے تو

ہر طرف
ہر جگہ
تیری قدرت
نظر آئی

دماغ
تو نے دیا
سوچنا
تو نے سکھایا
سوچا
غور سے دیکھا
تو
اپنے اندر

دماغ تیری عطا
سوچ تیری دین
شکر ادا ہو
کیسے تیرا
رحمان ہے تو
رحیم ہے تو
اے خدا
اے خدا

سبحان اللہ، سبحان اللہ

(حمد)

زمیں اس کی
آسماں اس کا
پھول اس کے
تارے اس کے
امی اس کی
ابو اس کے
ہر شے ہے
اس نے بنائی
ہر چیز کا
مالک وہی
چھوٹے بڑے کا
داتا وہ
ہر ایک سے
ہے پیار
اس کو

سبحان اللہ، سبحان اللہ
ہر تعریف
اس کی
سب تعریف
اس کی

الحمد للہ، الحمد للہ
ہر شکر اس کا
سب شکر اس کا

ابو سے زیادہ
امی سے
بڑھ کر
ہے پیار اس کا
ہے پیار اس کا

سبحان اللہ، سبحان اللہ
ہر تعریف اس کی
سب تعریف اس کی

الحمد للہ، الحمد للہ
ہر شکر اس کا
سب شکر اس کا

الحمد للہ، الحمد للہ

الحمد للہ، الحمد للہ
الشکر للہ، الشکر للہ
کہ
اس نے ہمیں
پہلا سبق
پڑھنے کا دیا

الحمد للہ، الحمد للہ
الشکر للہ، الشکر للہ
کہ
اس نے ہمیں
عقل عطا کی

الحمد للہ، الحمد للہ
الشکر للہ، الشکر للہ
کہ
اس نے ہمیں
سوچنے کا
رستہ دکھایا

الحمد للہ، الحمد للہ
الشکر للہ، الشکر للہ
کہ

اس نے ہمیں
غور و فکر کرنے
ریسرچ کرنے
تحقیق اور
تجربہ کرنے کو کہا

سبحان ربی العظیم
سبحان ربی العظیم
تعریف بس خدا کی
رب عظیم جو ہے
رب عظیم جو ہے

سبحان ربی الاعلیٰ
سبحان ربی الاعلیٰ
تعریف بس خدا کی
رب علیٰ وہی ہے
رب علیٰ وہی ہے

سب سے عظیم وہ ہے
سب سے عظیم وہ ہے

اللہ تعالیٰ کے دس پاک نام



الرحمان

الرحيم

السلام

العليم

الحليم

الكريم

الحكيم

المجيد

الحميد

الصمد



رسول کریم ﷺ کے پاک نام



مصطفٰی

مجتبٰی

مرتضٰی

مزمل

مدثر

مبشر

متین

شہید

شہیر

خلیل

جواد

حاتم

مصدق

طیب

طٰہ



اللہ کے پاک نام

العزیز

الخالق

الغفار

الغفور

الکبیر

الحفیظ

الحسیب

الجلیل

الحی

القیوم

الواحد

العدل

النور

الماجد

الواحد

الباقی

النور

السمیع

البصیر

الخبیر

اے خدا' اے خدا



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
شروع اللہ کے نام سے
جو رحمان و رحیم ہے

دو جہاں تو نے بنائے
رب العالمین ہے تو
اے خدا' اے خدا

الرحمان ہے تو' الرحیم ہے تو
اور
مالک یوم الدین
اے خدا' اے خدا

اے عظیم معبود!
جو کچھ مانگتے ہیں
ہم تجھ ہی سے مانگتے ہیں

ہر کام پہ قادر
ہر چیز کا
مالک تو
اے خدا' اے خدا
ہر بات کا جاننے والا

ہر شئے کا سمجھنے والا
العلیم ہے تو
الحکیم ہے تو
اے خدا' اے خدا

اے اللہ
سیدھی راہ ہم کو دکھا
ہر برائی سے بچا
نیکوں کے راستے پہ چلا
وہ جن پر
تیرا انعام ہوا
وہ جن سے تو خوش ہوا
اے خدا' اے خدا



اللہ ہے بس پیار ہی پیار



پیار بھرا ہر ایک اشارہ
پیارا اس کا ہر نظارہ

جس نے زمیں پہ پیار اتارا
وہ خود ہوگا کتنا پیارا

پیار اس کے ہیں بے شمار
اللہ ہے بس پیار ہی پیار

چمک دمک کرتے چاند ستارے
تتلی، جگنو اور فوارے

پھر یہ کہا کہ سب ہیں تمہارے
اللہ ہے بس پیار ہی پیار

(پی ٹی وی)



اے خدا



اے خدا
اے خدا
قوم کو دل سے پیار کریں ہم
قوم کا بیڑا پار کریں ہم

علم و ہنر سے شاد ہمیں کر
فکروں سے آزاد ہمیں کر

اے خدا
اے خدا

سیدھی راہ دکھا دے ہم کو
سچ مچ نیک بنا دے ہم کو



نبی ہمارے، نبی ہمارے



نبی ہمارے، نبی ہمارے
وہ حق کی باتیں بتانے والے
وہ سیدھا رستہ دکھانے والے
وہ رہبر و رہنما ہمارے

درود ان پر، سلام ان پر
نبی ہمارے، نبی ہمارے

بلند نبیوں میں نام ان کا
فلک سے اونچا مقام ان کا
ہمارے ہادی، خدا کے پیارے

درود ان پر، سلام ان پر
نبی ہمارے، نبی ہمارے



رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

- علم نور ہے۔
- علم خیر کثیر ہے۔
- علم صدقہ ہے۔
- علم کی تلاش جہاد ہے۔
- علم میرا ہتھیار ہے۔
- علم حاصل کرنا عبادت ہے۔
- علم دین کا ستون ہے۔
- علم مومن کی کھوئی ہوئی دولت ہے۔
- علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے۔
- علم حاصل کرو خواہ تمہیں چین ہی جانا پڑے۔



قائد اعظم نے فرمایا:

۱۔ کام، کام، کام

۲۔ بڑھے چلو، بڑھے چلو

۳۔ اتحاد، ایمان، تنظیم

۴۔ سب سے پہلے ڈسپلن

۵۔ علم روشنی ہے

۶۔ علم طاقت ہے

۷۔ جو اپنی قدر کرتا ہے وہ وقت کی قدر کرتا ہے

۸۔ پاکستان اسلام کا قلعہ ہے

۹۔ پاکستان اسلام کی تجربہ گاہ ہے

۱۰۔ میں پاکستان کا سپاہی ہوں



پیارو پاکستان، بہارو پاکستان



پیارو پاکستان، بہارو پاکستان
آنکھو تارو پاکستان

پیارو پاکستان، بہارو پاکستان
آنکھو تارو پاکستان

پیارو پاکستان، بہارو پاکستان
آنکھو تارو پاکستان



ہر بچہ اچھا بچہ ہوتا ہے



ہر بچہ اچھا بچہ ہوتا ہے
پیارا پیارا، آنکھ کا تارا
ہر بچہ اچھا بچہ ہوتا ہے

ہر بچہ اچھا بچہ ہوتا ہے
ہنستا، کھیلتا، دوڑتا، بھاگتا
لکھتا، پڑھتا،
ہر بچہ اچھا بچہ ہوتا ہے

ہر بچہ اچھا بچہ ہوتا ہے
صاف، ستھرا، سچا، نڈر،
اور ہمدرد
ہر بچہ اچھا بچہ ہوتا ہے



ہم پاکستانی بچے ہیں

ہم پاکستانی بچے ہیں
اچھے ہیں سچے ہیں

سچے ہیں
تو
اچھے ہیں

ہم پاکستانی بچے ہیں
اچھے ہیں
قول کے پکے ہیں

قول کے پکے ہیں
تو
اچھے ہیں

ہم پاکستانی بچے ہیں
اچھے ہیں
دھن کے پکے ہیں

دھن کے پکے ہیں
تو
اچھے ہیں

ہم پاکستانی بچے ہیں
اچھے ہیں

اندھیرے میں
دیا جلاتے رہتے ہیں

دیا جلاتے رہتے ہیں
تو
اچھے ہیں

ہم پاکستانی بچے ہیں
اچھے ہیں
جس راہ سے ہم گزریں
پھول کھلاتے چلتے ہیں

پھول کھلاتے چلتے ہیں
تو
اچھے ہیں

ہم پاکستانی بچے ہیں
سچے ہیں
قول کے
دھن کے
پکے ہیں
دیا جلاتے رہتے ہیں
پھول کھلاتے چلتے ہیں
اچھے ہیں
ہم پاکستانی بچے ہیں

جاگو جاگو صبح ہوئی



پورب کا دروازہ کھلا
ٹھنڈی ٹھنڈی چلی ہوا
پھولوں کا منہ شبنم سے دھلا
ہنس ہنس کر پھولوں نے کہا
جاگو جاگو صبح ہوئی
جاگو جاگو صبح ہوئی

گلشن گلشن مہک اٹھا
ہر اک پرندہ چہک اٹھا
ذرہ ذرہ دمک اٹھا
جاگو جاگو صبح ہوئی
جاگو جاگو صبح ہوئی

پورب کا دروازہ کھلا
ٹھنڈی ٹھنڈی چلی ہوا
بڑوں نے کیسا خوب کہا
صبح سویرے جو بھی اٹھا
دن بھر وہ ہنستا ہی رہا
جاگو جاگو صبح ہوئی
جاگو جاگو صبح ہوئی

پورپ کا دروازہ کھلا
ٹھنڈی ٹھنڈی چلی ہوا
پھولوں کا منہ شبنم سے دھلا
ہنس ہنس کر پھولوں نے کہا
جاگو جاگو صبح ہوئی
جاگو جاگو صبح ہوئی

(پی ٹی وی)



آج کا خیال

- بے شک وہ نقصان میں رہا جس کا آج کل سے بہتر نہیں۔

(حدیث نبوی)

- علم خیر کثیر ہے۔ (حدیث نبوی)
- معلومات اور علم میں فرق ہے۔
- اقبال نے فرمایا:

علم حاصل کرو اور علم پیدا بھی کرو۔

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی

فقط ذوق پرواز ہے زندگی

- قائد اعظم نے کہا:

قلم تیز چلتا ہے تلوار سے۔

پاکستان اسلام کا قلعہ ہے۔

پاکستان اسلام کی تربیت گاہ ہے۔

میں پاکستان کا سپاہی ہوں۔



کھانے پینے کے اسلامی آداب

سوال۔ کھانے پینے سے پہلے کیا کرنا چاہیے ؟

جواب۔ کھانے سے پہلے ہاتھ دھونے چاہئیں۔

سوال۔ اور کھانے کے بعد ؟

جواب۔ کھانے کے بعد بھی ہاتھ دھونے چاہئیں۔

سوال۔ کھانا شروع کرنے سے پہلے کیا پڑھنا چاہیے ؟

جواب۔ کھانا بسم اللہ پڑھ کر شروع کرنا چاہیے۔

سوال۔ کھانا بیٹھ کر کھانا چاہیے یا کھڑے ہو کر ؟

جواب۔ بیٹھ کر کھانا سنت ہے۔

سوال۔ سنت کا مطلب کیا ہے ؟

جواب۔ سنت کا مطلب ہے کہ رسول اللہ ایسا کیا کرتے تھے۔

سوال۔ کھانا کس طرح کھانا چاہیے ؟

جواب۔ آہستہ آہستہ ' خوب چبا کر ' چھوٹے چھوٹے نوالوں سے۔

سوال۔ کیا کھانا کھاتے وقت پڑھنا چاہیے ؟

جواب۔ جی نہیں۔

سوال۔ اور ٹی وی؟
جواب۔ کھانا کھاتے وقت ٹی وی بھی نہیں دیکھنا چاہیے۔

سوال۔ کیوں نہیں؟
جواب۔ کھانا کھاتے وقت پڑھنے یا ٹی وی دیکھنے سے کھانے سے توجہ ہٹ جاتی ہے۔

سوال۔ کیا کھانا کھاتے وقت زیادہ باتیں کرنا چاہیے؟
جواب۔ کھانا کھاتے وقت لڑنا جھگڑنا یا بحث کرنا اچھا نہیں ہوتا۔

سوال۔ کیوں نہیں؟
جواب۔ اس سے کھانا اچھی طرح ہضم نہیں ہوتا۔

سوال۔ پھر کھانا کس طرح کھایا جائے؟
جواب۔ سکون سے' ہنسی خوشی سے کھانا چاہیے۔

سوال۔ کیا کھانا کھاتے وقت کسی چیز سے کھیلنا چاہیے؟
جواب۔ نہیں۔

سوال۔ پانی کس طرح پینا چاہیے؟
جواب۔ بیٹھ کر' آہستہ آہستہ' تین سانسوں میں۔

سوال۔ تین سانسوں میں کیوں؟
جواب۔ ایسا کرنا سنت ہے۔ صحت کے لئے اچھا ہے۔

سوال۔ کیا کھانا خوب پیٹ بھر کر کھانا چاہیے؟
جواب۔ نہیں! تھوڑی سی بھوک باقی ہو تو کھانے سے ہاتھ کھینچ لینا چاہیے۔

سوال۔ کیوں ؟

جواب۔ رسول اللہ نے فرمایا: بھوک سے کھانا' کھایا کرو' ایک دو نوالے کی بھوک باقی ہو تو کھانے سے ہاتھ کھینچ لو۔ صحت کا اصول بھی یہی ہے۔

سوال۔ کوئی کھانا اچھا نہ لگے تو؟

جواب۔ رسول اللہ نے فرمایا: کھانا اچھا نہ لگے تو اس میں کیڑے نہ نکالو۔ کھانے کو برا نہ کہو۔ بے شک نہ کھاؤ۔

سوال۔ اگر کوئی سبزی' ترکاری' دال' گوشت اچھا نہ لگے تو ؟

جواب۔ سبزی' دال' انڈا' گوشت' اعتدال سے ہر چیز کھانی چاہیے۔ ہر موسم کی ہر سبزی اور پھل کھانے میں شفاء ہے۔

سوال۔ اور مٹھائی' ٹافی' چاکلیٹ' آئس کریم ؟

جواب۔ زیادتی ہر چیز کی بری ہوتی ہے۔

سوال۔ دانتوں کو کتنی بار صاف کرنا چاہیے ؟

جواب۔ صبح ناشتہ سے پہلے اور شام کے کھانے کے بعد۔ رات کو دانت صاف کرنے کے بعد کوئی میٹھی چیز نہیں کھانی چاہیے۔

سوال۔ کیوں ؟

جواب۔ زیادہ مٹھائی' ٹافی وغیرہ کھانے اور دانت صاف نہ کرنے سے دانتوں میں کیڑا لگ جاتا ہے۔ اور معدہ بھی خراب ہو جاتا ہے۔

سوال۔ کھانا کھانے کے بعد کیا کیا جائے ؟

جواب۔ اللہ کا شکر ادا کرکے' الحمد للہ یا کھانے کی دعا پڑھ کر ہاتھ دھو کر دوپہر کے کھانے کے بعد تھوڑا سا آرام اور رات کے کھانے کے بعد تھوڑا ٹہلنا' چلنا پھرنا چاہیے۔ کھانے کے فوراً" بعد نہ کھیلنا چاہیے نہ پڑھنا۔



سونے جاگنے کے آداب

سوال- سونے کے آداب کیا ہیں ؟

جواب- پہلی بات تو یہ ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا' بچوں کو مغرب کے بعد گھر سے نہیں نکلنا چاہیے- اور عشاء کی نماز پڑھ کر جلد سوجانا چاہیے- تاکہ جلد آنکھ کھلے- حضور ﷺ نے بے ضرورت دیر تک جاگتے رہنے کو ناپسند فرمایا- سونے سے پہلے ہاتھ منہ' دھونے' دانت صاف کرنے (وضو کرنے) کے بڑے فائدے ہیں- سونے سے پہلے گیس' بجلی اور ہیٹر احتیاط سے بند کردینا چاہیے- کم از کم ایک کھڑکی تازہ ہوا آنے کے لئے کھلی رکھنی چاہیے- روشندان بھی کھلے ہوں-

سوال- سونے سے پہلے کیا پڑھنا چاہیے ؟

جواب- سونے سے پہلے قرآن کی کوئی سورۃ پڑھنا سنت ہے-

سوال- رسول اللہ کیا پڑھتے تھے ؟

جواب- حضور ﷺ پاک سونے سے پہلے قرآن پاک کی آخری تین سورتیں **قل ھو اللہ**' **قل اعوذ برب الفلق** اور **قل اعوذ برب الناس** پڑھ کر سوتے تھے-

سوال- کس طرح سونا چاہیے

جواب- چہرہ کھلا رکھیں- اور سنت کے طریقے سے سوئیں-

سوال- وہ طریقہ کیا ہے ؟

جواب- حضور ﷺ سوتے وقت اپنا دایاں ہاتھ دائیں طرف کے چہرے کے نیچے رکھ لیتے اور دائیں کروٹ سوتے- حضور ﷺ نے پیٹ کے بل

سونے سے منع فرمایا ہے۔ صبح آنکھ کھلنے پر کلمہ پڑھیں اور بستر سے اٹھ کر پہلے بستر ٹھیک کریں۔ اور خدا کو یاد کرکے، نماز پڑھ کر نئے دن کا آغاز کریں، امید اور امنگ کے ساتھ!



دوسرا حصہ

اقراء

پہلی وحی ہے
اقراء باسم ربک
الذی خلق
پڑھو اللہ کے
نام سے
جس نے تمہیں
پیدا کیا (سورہ علق۔ القرآن)

اللہ جل شانہ' کا
فرمان ہے
افلا تعقلون (القرآن)
کیا تم لوگ
سوچتے نہیں

اللہ اپنے بندوں سے
یہ پوچھتا ہے
افلا تتفکرون
کیا تم لوگ
سوچتے نہیں

علم
حاصل ہوتا ہے
پڑھنے سے
علم ہمیشہ
بڑھتا ہے
عقل سے
کام لینے سے
علم میں
گہرائی آتی ہے
سوچنے
غور و فکر کرنے
تجربہ کرنے
ریسرچ
کرنے سے
اور علم
ذریعہ خیر کثیر
بنتا ہے
ایمان سے
اچھے کام سے
کردار سے

قرآن حکیم کا فرمان ہے
ان الذین آمنوا
و عملوا الصلحٰت (القرآن)
وہ جو ایمان
لاتے ہیں
اور اچھے کام
کرتے ہیں
علم کا
اور زندگی کا
مقصد وحید
خیر کثیر
خیر کثیر
برتری
اصلاً" برتری
ہے علم ہی کی
برتری

ارشاد ربی ہوتا ہے
قل ھل یستوی
الذین یعلمون
والذین
لا یعلمون (القرآن)
اے نبی!
کہہ دیجیے
جاننے والے
اور
نہ جاننے والے
کیسے برابر
ہو سکتے ہیں؟

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا



وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا
مرادیں غریبوں کی بر لانے والا
مصیبت میں غیروں کے کام آنے والا
وہ اپنے پرائے کا غم کھانے والا
فقیروں کا ملجا، ضعیفوں کا ماویٰ
یتیموں کا والی، غلاموں کا مولیٰ

خطا کار سے در گزر کرنے والا
بد اندیش کے دل میں گھر کرنے والا
مفاسد کا زیر و زبر کرنے والا
قبائل کو شیر و شکر کرنے والا
اتر کر حرا سے سوئے قوم آیا
اور اک نسخۂ کیمیاء ساتھ لایا

مس خام کو جس نے کندن بنایا
کھرا اور کھوٹا الگ کر دکھایا
عرب جس پہ قرنوں سے تھا جہل چھایا

پلٹ دی بس اک آن میں اس کی کایا
رہا ڈر نہ بیڑے کو موج بلا کا
ادھر سے ادھر پھر گیا رخ ہوا کا

وہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوت بادی
عرب کی زمیں جس نے ساری ہلا دی
نئی اک لگن سب کے دل میں لگا دی
بس اک روز میں سوئی بستی جگا دی
پڑا ہر طرف غل، یہ پیغام حق سے
کہ گونج اٹھے دشت و جبل نام حق سے



منزل مراد پاکستان



دل دل پاکستان، جاں جاں پاکستان
اپنی قوت، اپنی جاں پاکستان

چاند میری زمیں پھول میرا وطن
چاند میری زمیں پھول میرا وطن

جیوے جیوے پاکستان جیوے جیوے پاکستان

اپنی قوت اپنی جاں پاکستان
اپنی شان اپنی آن پاکستان

منزل مراد پاکستان
سایہ خدائے ذوالجلال پاکستان



اے وطن کی زمیں



اے وطن کی زمیں
تو ہے جانِ جہاں
تو ہے جائے اماں
اے وطن کی زمیں

ایسے کوہ و دمن
ایسے سرو و سمن
ہم کو ملتے نہیں
اے وطن کی زمیں

تیری تدبیر میں
تیری تعمیر میں
ہے یقیں ہی یقیں
اے وطن کی زمیں

تجھ سے بہتر نہیں
کوئی بھی سرزمیں
بے گماں بالیقیں
اے وطن کی زمیں



علم



علم کہتے ہیں جسے سب سے بڑی دولت ہے یہ
ڈھونڈ لو اس کو اگر دنیا میں عزت چاہیے
سب بڑائی اپنی محنت کی بدولت چاہیے



چاہتے ہو گر کہ سب چھوٹے بڑے عزت کریں
شرم آنکھوں میں نگاہوں میں مروت چاہیے
آدمی کو اپنے کاموں میں شرافت چاہیے



نیکی کی راہ میں کبھی ہمت نہ ہاریے
مقدور ہو تو عمر اسی میں گزاریے
نیکی کے کام میں کبھی رکنا نہ چاہیے
اس میں کسی کے ساتھ کی پروا نہ چاہیے



جینے کی ہمت چاہیے



کامیابی کی جو خواہش ہو تو محنت چاہیے
تندرستی کے لئے ورزش کی عادت چاہیے

کاٹ لینا ہر کٹھن منزل کا کچھ مشکل نہیں
اک ذرا انسان کو جینے کی ہمت چاہیے

ایک ہی امید کے بندے ہیں سب چھوٹے بڑے
اپنے ہم جنسوں سے دنیا میں محبت چاہیے

ہے برائی ہی برائی کام کل پہ چھوڑنا
آج سب کچھ کر کے اٹھو گر فراغت چاہیے

جو بروں کے پاس بیٹھے گا برا ہو جائے گا
نیک ہونے کے لئے نیکوں کی صحبت چاہیے



جو نام وہی پہچان



ہمارا دیس ہے پاکستان
ہمارا دیس ہے پاکستان

پاکستان کو جان و دل سے پاکستان بنانا ہے
کر دینا ہے پاکستان پہ جاں اور دل قرباں
کر دینا ہے پاکستان پہ جاں اور دل قرباں

جو نام وہی پہچان
جو نام وہی پہچان

ہمارا دیس ہے پاکستان
ہمارا دیس ہے پاکستان



ہر بچہ اچھا بچہ ہوتا ہے

ہر بچہ جو
دنیا میں آتا ہے
وہ ایسا
چراغ ہے
جس سے ہزار چراغ
جلنا
ہوتے ہیں

ہر بچہ
جو دنیا میں آتا ہے
وہ چاند رات کا
وہ باریک چاند ہے
جسے چودھویں کا چاند
بننا ہوتا ہے

ہر بچہ جو
دنیا میں آنکھ کھولتا ہے
وہ گلاب کی ایسی
تازہ قلم ہے
جس میں ہزار گلاب
چھپے ہوتے ہیں

ہر بچہ
جو پیدا ہوتا ہے
وہ اپنے ساتھ
صلاحیتوں کا
Talents کا
خفیہ خزانہ لاتا ہے
جسے اور کوئی
نہ دریافت کرسکتا ہے
اور نہ استعمال کرسکتا ہے

ہر بچہ جو
دنیا میں آتا ہے
کسی میں ایک قدیر خان
کسی میں ایک اقبال
کسی میں ایک
محمد علی جناح
خوابیدہ ہوتا ہے

یہ نظم اقبال کی گمشدہ نظموں میں سے ایک ہے۔

محنت



وہی لوگ پاتے ہیں عزت زیادہ
جو کرتے ہیں دنیا میں محنت زیادہ

اسی میں ہے عزت اسی میں خوشی ہے
بڑائی بشر کو اسی سے ملی ہے

جو محنت کے رتبے کو پہچانتے ہیں
اسے کیمیا سے سوا جانتے ہیں

جہاں میں اگر کیمیا ہے تو یہ ہے
غریبی کے دکھ کی دوا ہے تو یہ ہے



محنت سے چل رہے ہیں دنیا کے کارخانے



محنت سے چل رہے ہیں دنیا کے کارخانے
محنت سے مل رہے ہیں ہر قوم کے خزانے

محنت کرے گا جو بھی دولت اسے ملے گی
راحت اسے ملے گی' عزت اسے ملے گی

محنت سے چل رہے ہیں دنیا کے کارخانے
محنت سے مل رہے ہیں ہر قوم کے خزانے

جو قوم چاہتی ہے دنیا میں نام کرنا
نیئرؔ وہ جانتی ہے محنت سے کام کرنا

(نیئرؔ)



محنت کے کرشمے



ہری کھیتیاں جو نظر آ رہی ہیں
ہمیں شان محنت کی دکھلا رہی ہیں

اسی سے زمانے میں دولت بڑھے گی
جو دولت بڑھے گی تو عزت بڑھے گی

جو محنت لہو کی تجارت ہوئی ہے
کسی قوم کی شان و شوکت ہوئی ہے

سہارا ہمارا تمہارا یہی ہے
اندھیرے گھروں کا اجالا یہی ہے

جو ہاتھوں سے اپنے کمایا وہ اچھا
جو ہو اپنی محنت کا پیسہ وہ اچھا

مری جان غافل نہ محنت سے رہنا
اگر چاہتے ہو فراغت سے رہنا



اقبال کی ایک گم شدہ نظم

شہد کی مکھی



رکھتے ہو اگر ہوش تو اس بات کو سمجھو
تم شہد کی مکھی کی طرح علم کو ڈھونڈو

یہ علم بھی اک شہد ہے اور شہد بھی ایسا
دنیا میں نہیں شہد کوئی اس سے مصفا

ہر شہد سے جو شہد ہے میٹھا یہ وہی ہے
کرتا ہے جو انسان کو دانا یہ وہی ہے

سچ سمجھو تو انسان کی عظمت ہے اسی سے
اس خاک کے پتلے کو سنورنا ہے اسی سے

پھولوں کی طرح اپنی کتابوں کو سمجھنا
چسکا ہو اگر تم کو بھی کچھ علم کے رس کا



کئے جاؤ کوشش مرے دوستو



نہ بھاگو کبھی چھوڑ کے کام کو
توقع تو ہے خیر جو ہو سو ہو
کئے جاؤ کوشش مرے دوستو

جو پتھر پہ پانی پڑے متصل
تو بے شبہ گھس جائے پتھر کی سل
رہو گے اگر تم یونہی مستقل
تو اک دن نتیجہ بھی جائے گا مل
کئے جاؤ کوشش مرے دوستو

نہ تم ہچکچاؤ نہ ہر گز ڈرو
جہاں تک بنے کام پورا کرو
مشقت اٹھاؤ مصیبت بھرو
طلب میں جیو جستجو میں مرو
کئے جاؤ کوشش مرے دوستو

جو بازی میں سبقت نہ لے جاؤ تم
خبردار ہر گز نہ گھبراؤ تم
نہ ٹھٹکو نہ جھجکو نہ پچھتاؤ تم
ذرا صبر سے کام فرماؤ تم
کئے جاؤ کوشش مرے دوستو

(اسماعیل میرٹھی)



اب وقت قیمتی ہے



محنت میں ایک کر دو
اب خون اور پسینہ
ہر وقت کھیلنے کا
اچھا نہیں قرینہ

اب وقت قیمتی ہے
اب وقت قیمتی ہے

سارا برس گزارا
لیکن سمجھ نہ آئی
بیکار بیٹھنے میں
پائیں گے کیا بھلائی
ہمت کرو کہ سر پر
ہے امتحان بھائی

اب وقت قیمتی ہے
اب وقت قیمتی ہے

جو وقت کھو چکے ہو
اب اس کی فکر چھوڑو
دل یاس سے نہ باندھو
امید کو نہ توڑو
لاؤ کتاب اٹھاؤ
محنت سے منہ نہ موڑو

اب وقت قیمتی ہے
اب وقت قیمتی ہے

حفیظ جالندھری



اپنے دیس میں اپنا راج



لاکھ مصیبت اک سلجھاؤ
لاکھ بگاڑ اور ایک بناؤ
لاکھ دکھوں کا ایک علاج
اپنے دیس میں اپنا راج

خود ہی بگڑنا خود ہی سنورنا
اپنے بل پر آپ ابھرنا
اپنے ہاتھ میں اپنی لاج
اپنے دیس میں اپنا راج

اپنی عدالت اپنی گواہی
اپنی حکومت اپنی شاہی
اپنا تخت اور اپنا تاج
اپنے دیس میں اپنا راج

صوفی غلام مصطفیٰ تبسم



نیک بنو نیکی پھیلاؤ



نیک بنو نیکی پھیلاؤ
نیک بنو نیکی پھیلاؤ

سچ بولو سچے کہلاؤ
سچ کی سب کو ریس دلاؤ
جب اوروں کو راہ بتاؤ
خود رستے پر تم آ جاؤ

قوم کو اچھے کام دکھاؤ
نیک بنو نیکی پھیلاؤ

محنت کرکے ہیں جو کماتے
سب کو محنت ہیں وہ سکھاتے

قوم کو اچھے کام دکھاؤ
نیک بنو نیکی پھیلاؤ

رحم ہے سب کو رحم سکھاتا
ظلم ہے سب کو ظلم سکھاتا
نیک ہے نیکی سب کو بتاتا
بد اوروں کو بد ہے بناتا

قوم کو اچھے کام دکھاؤ
نیک بنو نیکی پھیلاؤ



اٹھو اہل وطن کے دوست بنو



بیٹھے بے فکر کیا ہو ہم وطنو
اٹھو اہل وطن کے دوست بنو

مرد ہو تو کسی کے کام آؤ
ورنہ کھاؤ پیو چلے جاؤ

جاگنے والو غافلوں کو جگاؤ
تیرنے والو ڈوبتوں کو تراؤ

تم اگر چاہتے ہو ملک کی خیر
نہ کسی ہم وطن کو سمجھو غیر

ملک ہیں اتفاق سے آزاد
شہر ہیں اتفاق سے آباد

(الطاف حسین حالی)



کھانے پینے کے اسلامی آداب

سوال۔ کھانے پینے کے آداب مسنونہ کا کیا مطلب ہے؟

جواب۔ مسنونہ' مسنون سے نکلا ہے' جو کام سنت کے مطابق ہو اسے مسنون کہتے ہیں۔ "آداب مسنونہ" کا مطلب یہ ہے کہ کھانے پینے کے وہ طریقے جو سنت ہیں۔

سوال۔ سنت سے کیا مراد ہے؟

جواب۔ جو کام جس طریقہ سے رسول اللہ ﷺ نے کیا وہ سنت ہے۔

سوال۔ کھانا پینا شروع کرنے کا مسنون طریقہ کیا ہے؟

جواب۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
"جب تم کھانے پینے لگو تو بسم اللہ پڑھو۔"

سوال۔ کھانا پینا کس ہاتھ سے شروع کیا جائے؟

جواب۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "دائیں ہاتھ سے کھاؤ پیو۔"

سوال۔ کھانا کھانے کے بعد رسول خدا ﷺ کیا دعا فرمایا کرتے تھے؟

جواب۔ **الحمد للّٰہ الذی اطعمنا و سقانا وجعلنا من المسلمین۔**

سوال۔ اس کا ترجمہ؟

جواب۔ سب تعریف اس اللہ کے لئے ہے جس نے ہمیں کھلایا' پلایا اور مسلمانوں میں سے بنایا۔

سوال۔ رسول اللہ ﷺ پانی کس طرح پیا کرتے تھے؟

جواب۔ رسول اللہ ﷺ پانی پیتے وقت درمیان میں تین مرتبہ سانس لیا کرتے تھے۔

سوال۔ کیا کہہ کر پانی پینا شروع کرنا چاہیے؟

جواب۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"بسم اللہ پڑھ کر پیو اور جب منہ سے ہٹاؤ تو **الحمد للہ** کہو۔"

سوال۔ کیا پانی کھڑے ہو کر پینا چاہیے؟

جواب۔ کھڑے ہو کر پانی پینا سنت کے خلاف ہے۔ پانی بیٹھ کر پینا چاہیے۔

سوال۔ کیا پانی میں پھونک مارنا چاہیے؟

جواب۔ رسول اللہ ﷺ نے پانی میں پھونک مارنے سے منع فرمایا ہے۔

سوال۔ کیا کھانا علیحدہ علیحدہ کھانا چاہیے؟

جواب۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"سب مل کر کھاؤ۔ یہ باعث برکت ہے۔"



بچوں کے خطرے کلاس میں

سوال۔ کیا کلاس میں نوکدار پینسل سے کھیلنا چاہیے؟
جواب۔ پینسل یا کسی بھی نوک دار چیز سے نہیں کھیلنا چاہیے ۔

سوال۔ کیا پینسل یا ہیئر پن Hair Pin سے کان صاف کرنا چاہیے ؟
جواب۔ نہیں ! پینسل یا پن سے کان صاف نہیں کرنا چاہیے ۔

سوال۔ کیوں نہیں؟
جواب۔ پینسل یا پن کان میں چبھ سکتی ہے۔

سوال۔ کیا ہیئر پن یا پیپر پن کو منہ میں دبانا چاہیے؟
جواب۔ نہیں۔

سوال۔ کیوں نہیں؟
جواب۔ چونکہ پن ہونٹوں سے پھسل کر منہ میں جا سکتی ہے۔

سوال۔ کیا شارپنر یا ربڑ منہ میں لینا چاہیۓ؟
جواب۔ ہرگز نہیں۔

سوال ۔ کیوں نہیں؟
جواب۔ شارپنر یا ربڑ حلق میں پھنس سکتا ہے۔

سوال۔ کیا کسی کے پیچھے سے چپکے سے کرسی گھسیٹنی چاہیے؟
جواب۔ نہیں۔

سوال۔ کیوں نہیں؟

جواب۔ وہ بے خبری میں دھڑام سے نیچے گر سکتا ہے۔

سوال۔ کیا ڈیسکوں کے اوپر سے پھلانگ کر ادھر ادھر جانا چاہیے؟

جواب۔ نہیں! ایسا کرنے سے چوٹ لگنے کا ڈر ہوتا ہے۔

سوال۔ کیا کلاس میں کھڑکی سے کود کر آنا چاہیے؟

جواب۔ کبھی نہیں۔

سوال۔ کیا کلاس میں ایک دوسرے پر چاک پھینکنا چاہیے؟

جواب۔ نہیں ! چاک کسی کی آنکھ میں لگ سکتا ہے۔ یوں بھی چاک ضائع کرنا اچھی بات نہیں۔

سوال۔ کیا کلاس میں یا کلاس سے باہر بجلی کے سوئچ یا تار کو چھیڑنا چاہیے؟

جواب۔ ہرگز نہیں۔

سوال۔ کیا گھر سے ریزر' بلیڈ' چاقو یا قینچی کھیلنے کے لئے سکول لانا چاہیے؟

جواب۔ نہیں!

سوال۔ کیوں نہیں؟

جواب۔ تیز دھار چیزوں سے ہاتھ کٹ سکتا ہے۔



بچوں کے خطرے کھیل کے میدان میں

سوال- کیاSwing یا See Saw کے آگے پیچھے کھڑا ہونا چاہیے؟
جواب- Swing وغیرہ کے آگے پیچھے نہیں کھڑا ہونا چاہیے -

سوال- کیا Swing یا See Saw سے کسی کو دھکا دینا چاہیے؟
جواب- کبھی نہیں-

سوال- کیا کسی کو پیچھے سے آکر دھکا دینا چاہیے؟
جواب- کبھی نہیں! ایسا کرنے سے اسے چوٹ لگ سکتی ہے-

سوال- کیا باؤنڈری وال پر چڑھنا چاہیے؟
جواب- نہیں-

سوال- کیا کسی پیڑ پر چڑھنا چاہیے؟
جواب- نہیں-

سوال- کیا کھلے تسموں کے ساتھ بھاگنا چاہیے؟
جواب- ہرگز نہیں-

سوال- کیا کسی کو Trip کرنا چاہیے؟- کیا کسی بھاگتے یا چلتے ہوئے بچہ کو ٹانگ اڑا کر ٹرپ Trip کرنا چاہیے؟
جواب- کبھی نہیں-

سوال- کھیل کھیل میں کسی کے سینے یا پیٹ میں مکا مارنا چاہیے؟
جواب- کبھی نہیں-

سوال۔ اگر کوئی بچہ یا کسی اونچی جگہ پر کھڑا ہو تو اسے پیچھے سے دھکا دینا چاہیے؟

جواب۔ نہیں۔

سوال۔ کیا سورج کی طرف ٹکٹکی باندھ کر دیکھنا چاہیے؟

جواب۔ نہیں۔

سوال۔ اگر کوئی دور سے بھاگتا ہوا آرہا ہو تو کیا ایک دم اس کے آگے آجانا چاہیے؟

جواب۔ نہیں! اس طرح دونوں کے گرنے اور چوٹ لگنے کا خطرہ ہوتا ہے۔

سوال۔ کیا منہ میں ٹافی یا سویٹ دبا کر بھاگنا چاہیے؟

جواب۔ کبھی نہیں! سویٹ یا ٹافی حلق میں پھنس سکتی ہے۔



بچوں کے خطرے سکول سے گھر تک

سوال۔ کیا اپنی گاڑی' وین یا بس کو دیکھ کر اس طرف بھاگ پڑنا چاہیے ؟
جواب۔ نہیں۔ گاڑی کے رکنے کا انتظار کرنا چاہیے -اور سڑک کو دیکھ کر پار کرنا چاہیے -

سوال۔ کیا چلتی گاڑی میں بیٹھنے کی کوشش کرنی چاہیے؟
جواب۔ کبھی نہیں۔

سوال۔ کیا گاڑی سے باہر لٹکنا چاہیے؟
جواب۔ نہیں۔

سوال۔ کیا وین میں بیٹھے ہوئے تھوکنا چاہیے؟
جواب۔ کبھی نہیں۔ وین میں بیٹھے ہوئے تھوکنا بد تمیزی ہے۔

سوال۔ کیا گاڑی کے سٹیرنگ یا کسی سوئچ کو چھیڑنا چاہیے؟
جواب۔ ہرگز نہیں۔

سوال۔ کیا وین سے اترتے وقت اور چڑھتے وقت کسی کو دھکا دینا چاہیے؟
جواب۔ کبھی نہیں۔

سوال۔ کیا گاڑی بر وقت نہ آنے کی وجہ سے گھر کی طرف پیدل بھاگ پڑنا چاہیے؟
جواب۔ نہیں۔

سوال۔ پھر کیا کرنا چاہیے؟

جواب۔ سکول گارڈ یا پھر پرنسپل کو بتانا چاہیے ۔

سوال۔ سڑک پر کس طرح چلنا چاہیے؟
جواب۔ ٹریفک کے اصولوں کے مطابق۔

سوال۔ سکول سے گھر جاتے ہوئے بغیر گھر والوں کی اجازت کے راستے میں کسی دوست کے گھر رک جانا چاہیے؟
جواب۔ ہرگز نہیں۔

سوال۔ کیا کسی اجنبی سے لفٹ لینا چاہیے؟
جواب۔ ہرگز نہیں۔

سوال۔ راستہ میں کسی اجنبی کو اپنا پتہ، نام و نشان بتانا چاہیے؟
جواب۔ کبھی نہیں۔

سوال۔ کیا کسی اجنبی کی کھانے پینے کی آفر قبول کرنی چاہیے؟
جواب۔ ہرگز نہیں۔



بچوں کے خطرے گھر میں

سوال۔ کیا بجلی کی ننگی تار کے پاس سے بھی گزرنا چاہیے؟
جواب۔ نہیں۔

سوال۔ کیا بجلی کی چیزوں کو گیلے ہاتھوں سے پکڑنا چاہیے؟
جواب۔ نہیں۔

سوال۔ بجلی کا شو Shoe دو پنوں کا ہونا چاہیے یا تین پنوں کا؟
جواب۔ تین پنوں (Three Pins) کا۔

سوال۔ کیا چلتے پنکھے کو بغیر بند کئے ادھر ادھر کرنا چاہیے؟
جواب۔ نہیں۔

سوال۔ کیا گیلے ہاتھوں سے پنکھے، ٹیبل لیمپ، استری، واشنگ مشین یا بجلی کا کوئی شو لگانا چاہیے؟
جواب۔ کبھی نہیں۔

سوال۔ کیوں؟
جواب۔ کیونکہ ایسا کرنے سے بجلی کا جھٹکا لگنے کا خطرہ ہوتا ہے۔

سوال۔ کیا کبھی بھی بجلی کا ہیٹر یا انگیٹھی لگا کر سونا چاہیے؟
جواب۔ کبھی نہیں۔

سوال۔ کیا سردیوں میں کمرے کے سارے دروازے، کھڑکیاں بند کر کے سونا چاہیے؟

جواب۔ نہیں۔

سوال۔ کیا موم بتی کو بستر کے قریب رکھنا چاہیے؟

جواب۔ نہیں۔

سوال۔ کیوں؟

جواب۔ اس سے اتفاقاً" آگ لگ سکتی ہے۔

سوال۔ کیا جلتی ماچس کو فرش پر یا باسکٹ میں پھینکنا چاہیے؟

جواب۔ جی نہیں ! جلتی ماچس کو فرش پر یا ردی کی ٹوکری میں نہیں پھینکنا چاہیے ۔

سوال۔ کیا کبھی بستر پر سوئی یا پن چھوڑنا چاہیے؟

جواب۔ کبھی نہیں۔

سوال۔ کیا کھانے کی میز پر چھری کانٹوں کا کھیل کرنا چاہیے؟

جواب۔ نہیں۔

سوال۔ کیا کوئی نوک دار چیز نوکیلی طرف سے دوسروں کو پکڑانی چاہیے؟

جواب۔ کبھی نہیں۔ چونکہ ایسا کرنے سے زخم آسکتا ہے۔

سوال۔ کیا آلو بخارے، خوبانی، جامن کو مع گٹھلی منہ میں رکھنا چاہیے؟

جواب۔ نہیں۔ گٹھلی حلق میں پھنس سکتی ہے۔

سوال۔ کیا سڑک پر Zigzag سائیکل چلانا چاہیے؟

جواب۔ کبھی نہیں۔

سوال۔ کیا گاڑی کا دروازہ اچھی طرح بند کرنا چاہیے؟

جواب۔ جی ہاں ! اچھی طرح لاک کرنا چاہیے۔

سوال۔ کیا اوندھے منہ لیٹ کر پڑھنا اچھی عادت ہے؟

جواب۔ نہیں۔ اس سے نظر متاثر ہوتی ہے۔

سوال۔ کیا امی ابو یا کسی کی بھی دواؤں کو چکھ کر دیکھنا چاہیے؟

جواب۔ نہیں۔

سوال۔ کیا از خود کوئی دوا استعمال کرنی چاہیے؟

جواب۔ کبھی نہیں۔

سوال۔ کیا سر درد کی گولی کو خالی پیٹ استعمال کرنا چاہیے؟

جواب۔ نہیں۔

سوال۔ کیا سونے کی دوا از خود استعمال کرنی چاہیے؟

جواب۔ ہرگز نہیں۔

سوال۔ کیا ٹیلی فون پر کسی غیر کو اپنا پتہ بتانا چاہیے؟

جواب۔ کبھی نہیں۔

سوال۔ کیا ابو کے پستول یا گن سے کھیلنا چاہیے؟

جواب۔ کبھی نہیں۔

سوال۔ کیا والدین کی اجازت کے بغیر سوئمنگ پول یا دریا پر نہانے جانا چاہیے؟

جواب۔ کبھی نہیں۔

سوال۔ کیا والدین سے چھپا کر کوئی رسالہ یا کتاب پڑھنی چاہیے؟

جواب۔ جی نہیں! جو کام بھی چھپا کر کیا جائے وہ اچھا نہیں ہوتا۔

تیسرا حصہ

کہ ہے ذات واحد عبادت کے لائق



کہ ہے ذات واحد عبادت کے لائق
زباں اور دل کی شہادت کے لائق
اسی کے ہیں فرماں اطاعت کے لائق

لگاؤ تو لو اپنی اس سے لگاؤ
جھکاؤ تو سر اس کے آگے جھکاؤ

اسی پر ہمیشہ بھروسہ کرو تم
اسی کے غضب سے ڈرو گر ڈرو تم
اسی کی طلب میں مرو گر مرو تم

مبرا ہے شرکت سے اس کی خدائی
نہیں اس کے آگے کسی کو بڑائی

کہ ہے ذات واحد عبادت کے لائق
زباں اور دل کی شہادت کے لائق

(حالی)



وہ شمع اجالا جس نے کیا



وہ شمع اجالا جس نے کیا
چالیس برس تک غاروں میں

اک روز چمکنے والی تھی
سب دنیا کے درباروں میں

گر ارض و سما کی محفل میں
لولاک لما کا شور نہ ہو

یہ رنگ نہ ہو گلزاروں میں
یہ نور نہ ہو سیاروں میں

جو فلسفیوں سے کھل نہ سکا
اور نکتہ وروں سے حل نہ ہوا

وہ راز اک کملی والے نے
بتلا دیا چند اشاروں میں

وہ جنس نہیں ایمان جسے
لے آئیں دکان فلسفہ سے

ڈھونڈے سے ملے گی عاقل کو
یہ قرآں کے سیپاروں میں

(ظفر علی خان)



سلام اے آمنہ کے لال



سلام اے آمنہ کے لال اے محبوب سبحانی
سلام اے فخر موجودات فخر نوع انسانی

سلام اے ظل رحمانی' سلام اے نور یزدانی
ترا نقش قدم ہے زندگی کی لوح پیشانی

ترے آنے سے رونق آ گئی گلزار ہستی میں
شریک حال قسمت ہوگیا پھر فضل ربانی

تری صورت' تری سیرت' ترا نقشہ' ترا جلوہ
تبسم' گفتگو' بندہ نوازی' خندہ پیشانی

سلام اے آتش زنجیر باطل توڑنے والے
سلام اے خاک کے ٹوٹے ہوئے دل جوڑنے والے



اسمائے محمد ﷺ

سوال۔ اسمائے محمد ﷺ سے کیا مراد ہے؟

جواب۔ رسول اللہ کا اصل نام تو محمد ہے۔ لیکن اس کے علاوہ بھی حضور کے بہت سے صفاتی نام ہیں۔

سوال۔ صفاتی نام کا کیا مطلب ہے؟

جواب۔ صفات جمع ہے صفت کی' صفت کے معنی ہیں خوبی' اچھائی۔ رسول ﷺ کی شخصیت کی جو کرداری خوبیاں ہیں' وہی حضور ﷺ کے صفاتی اسماء یا نام ہیں۔

سوال۔ کیا ان کا ذکر قرآن مجید میں ہے؟

جواب۔ جی ہاں ! اسمائے حسنٰی کی طرح اسمائے محمد ﷺ کا ذکر بھی قرآن مجید میں ہے۔

سوال۔ حضور ﷺ کے ناموں کی تعداد کتنی ہے؟

جواب۔ ننانوے ہے۔

سوال۔ اسمائے محمد ﷺ کی اہمیت کیا ہے؟

جواب۔ حضور ﷺ کا ہر نام آپ کی کسی نہ کسی صفت کو ظاہر کرتا ہے۔ وہی صفت ہمارے کردار کے لئے بھی ایک چراغ ہے۔

سوال۔ کچھ اسمائے محمد ﷺ بتایئے؟

جواب۔ درود ان پر، سلام ان پر۔ حضور ﷺ کے چند معروف صفاتی نام یہ ہیں۔

○ محمد	○ احمد	○ حامد	○ محمود
○ قاسم	○ شاہد	○ رشید	○ بشیر
○ نذیر	○ صادق	○ امین	○ ناصر
○ عامر	○ سراج	○ منیر	○ سید
○ عادل	○ کامل	○ مصطفیٰ	○ مجتبیٰ
○ مرتضیٰ	○ مزمل	○ مدثر	○ خلیل
○ جواد	○ خاتم	○ مصدق	○ طیب
○ طٰہٰ	○ یٰسین		

○○○

میرا دل ہے پاکستان



میرا دل ہے پاکستان
میری جاں ہے پاکستان

منزل مراد پاکستان
کشور حسین پاکستان

میرا دل ہے پاکستان
میری جاں ہے پاکستان

مرکز یقین پاکستان
رہبر ترقی و کمال پاکستان

میرا دل ہے پاکستان
میری جاں ہے پاکستان

نشان عزم عالی شان پاکستان
پرچم ستارہ و ہلال کی آن پاکستان

میرا دل ہے پاکستان
میری جاں ہے پاکستان

ترجمان ماضی پاکستان
حال کی شان پاکستان
جان استقبال پاکستان

میرا دل ہے پاکستان
میری جاں ہے پاکستان

اخوت کی اذان پاکستان
قوت عوام پاکستان

میرا دل ہے پاکستان
میری جاں ہے پاکستان

پاک سرزمین کا نظام
سایۂ خدائے ذوالجلال ارض
پاکستان

زندہ باد پاکستان
پائندہ باد پاکستان



اے وطن، اے وطن



اے وطن، اے وطن

تیرے کھیتوں کا سونا سلامت رہے
تیرے شہروں کا سکھ تا قیامت رہے
تا قیامت رہے یہ بہار چمن

اے وطن، اے وطن

رہے دائم یہ تیری حسیں انجمن

اے وطن، اے وطن

تیری آباد گلیاں مہکتی رہیں
تیری راہیں فضائیں چمکتی رہیں
مسکراتے رہیں تیرے کوہ و دمن

اے وطن، اے وطن

(احمد فراز)



خدا کرے سدا یہ روشنی رہے



خدا کرے سدا یہ روشنی رہے
دلوں میں کوئی خواب تھا بسا ہوا
نظر میں اک گلاب تھا چھپا ہوا
عجب بہار میں کھلا وہ پھول ماہتاب کا

یہ تازگی یہ زندگی' یہ چاندنی
خدا کرے سدا یہ چاندنی رہے

زمیں کی گود رنگ سے' امنگ سے بھری رہے
خدا کرے سدا یہ روشنی رہے



اقوال قائد اعظم



قائد اعظم نے فرمایا:

- پاکستان اسلام کی تجربہ گاہ ہے۔
- پاکستان اسلام کا لنگر ہے۔
- اسلام ایک دین ہے' ایک طرز زندگی ہے۔
- برداشت اور مروت سب کے لئے!
- ایک خدا' ایک کتاب' ایک رسول' ایک قوم!
- پاکستان ایک ذریعہ ہے ایک عظیم مقصد کے حصول کا۔
- پیسہ کا نقصان کوئی ناقابل تلافی نقصان نہیں۔ حوصلہ ہارنا ہی اصل ہار ہے۔
- عزت کا ہاتھ سے جانا بہت بڑی محرومی ہے۔ لیکن جب خودی پر حرف آئے تو ساری زندگی بے معنی ہوجاتی ہے۔
- میں پاکستان کا سپاہی ہوں۔

قائد اعظم نے طلباء سے کہا:

- تم ہی میں سے بہت سے جناح پیدا ہوں گے۔
- قوم کا مفاد اپنے مفاد سے پہلے!
- پاکستان کی تعمیر جلد اور پورے ذوق و شوق سے!
- خیالات پاک صاف' عمل پاک صاف!



سعادت، سیادت، عبادت ہے علم



سعادت، سیادت، عبادت ہے علم
حکومت، دولت، عافیت ہے علم

یہ پوچھو کسی مرد مختار سے
قلم تیز چلتا ہے تلوار سے

نہ پھولوں کی سیجوں سے آتا ہے علم
نہ انسان ورثے میں پاتا ہے علم

تجسّس سے کھلتے ہیں فطرت کے باب
جو ذرے میں جھانکو تو ہے آفتاب

اگر راز قدرت کا ہے دل میں چاؤ
تو فطرت کی رگ رگ پہ نشتر چلاؤ

جو قدرت کے ہو راز دانوں میں تم
تو اڑنے لگو آسمانوں میں تم

(خواجہ دل محمد)



علم اک لازوال دولت ہے



علم اک لازوال دولت ہے
علم اک بے مثال طاقت ہے

علم ہی سے خدا کو پہچانا
علم ہی سے برا بھلا جانا

علم اک لازوال دولت ہے
علم اک بے مثال طاقت ہے

علم ہی سب ہنر سکھاتا ہے
علم ہی آدمی بناتا ہے

علم سے آدمی کی عزت ہے
علم سے آدمی میں ہمت ہے

علم اک لازوال دولت ہے
علم اک بے مثال طاقت ہے

علم نے عقل کو جلا دی ہے
نئی دنیا ہمیں دکھا دی ہے

علم کی دھن جسے لگی ہی نہیں
سچ تو یہ ہے وہ آدمی ہی نہیں

علم اک لازوال دولت ہے
علم اک بے مثال طاقت ہے

(حالی)



تعلیم کی عظمت



بس اب وقت کا قول فیصل یہی ہے
کہ جو کچھ ہے دنیا میں تعلیم ہی ہے

ملی ہے یہ طاقت اسی کیمیا کو
کہ کرتی ہے یہ بادشاہ اک گدا کو



کہ حکمت کو اک گم شدہ لال سمجھو
جہاں پاؤ اپنا اسے مال سمجھو

١

رسول اللہ ﷺ نے اللہ سے دعا کی

رب زدنی علما

اے میرے رب! میرے علم میں اضافہ فرما!

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

- علم صدقہ جاریہ ہے۔
- علم کی تلاش جہاد ہے۔
- میں حکمت کی تعلیم دینے آیا ہوں۔
- سوال علم کی کنجی ہے۔
- علم مومن کی کھوئی ہوئی میراث ہے۔
- علم کی تلاش سب سے اچھا علم ہے۔
- بے شک وہ نقصان میں رہا جس کا آج کل سے بہتر نہیں۔
- علم خیر کثیر ہے۔

○○○

علم اور معلومات

فرق ہے
معلومات اور علم میں
Information اور Knowledge میں

فرق ہے
رٹنے اور سمجھنے میں

فرق ہے
نمبر حاصل کرنے اور علم حاصل کرنے میں

علم حاصل ہوتا ہے
سمجھنے سے' غور کرنے سے
تلاش و جستجو سے' مشاہدہ سے' تجربہ کرنے سے
اپنے اندر جھانکنے سے

تعلیم کا مقصد ہے
علم حاصل کرنا
ذہن کو روشن کرنا
آدمی سے انسان بننا

جو سیکھوں اسے سکھاتے چلو
دیئے سے دیئے کو جلاتے چلو

آدمی اور انسان



فرق ہے
آدمی اور انسان میں

آدمی پیدا ہوتا ہے
اور انسان بنتا ہے
اپنی جد و جہد سے' اپنی کوشش سے
انسان کی پہچان ہے اخلاقی جرات
Moral Courage
ہر موقع پر' ہر صورت میں

انسان کے دل میں خود غرضی کا
زہر نہیں ہوتا

انسان' حسد کی آگ میں نہیں جلتا

انسان' انصاف کرتا ہے ہر ایک سے'
ہر قیمت پر

انسان' انسان دوست ہوتا ہے
"خدا دوست' انسان دوست"

انسان، اپنے پرائے کا غم کھاتا ہے

انسان، مصیبت میں غیروں کے کام آتا ہے

انسان، گرتوں کو تھام لیتا ہے

انسان، ہوتا ہے صادق و امین
باعث خیر کثیر

فرشتہ سے بہتر ہے انسان بننا
مگر اس میں لگتی ہے محنت زیادہ



دعا



قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اقراء باسم ربک

پڑھو اللہ کے نام کے ساتھ
ہم سب دعا کرتے ہیں
ہم یہاں جو کچھ پڑھیں
پڑھیں اللہ کے نام کے ساتھ
اور پڑھیں صرف اللہ کے لئے

رسول اللہ ﷺ نے دعا کی:

رب زدنی علما

اے رب، ہمارے علم میں
اضافہ فرما

ہماری دعا بھی یہی ہے

رب زدنی علما

اے رب، ہمارے علم میں
اضافہ فرما

رسول اللہ ﷺ نے دعا کی:

اللھم انی اسئلک علما نافعا

اے اللہ، میں تجھ سے علم نافع کا طلب گار
ہوں

صبح و شام ہماری دعا بھی یہی ہے
اے اللہ ! ہمیں علم نافع عطا فرما

رسول کریم ﷺ نے فرمایا:
علم خیر کثیر ہے

ہر دم ہر لمحہ ہماری دعا ہے
بار الٰہ
ہمیں وہ علم عطا فرما جو باعث خیر کثیر ہو!





قرآن حکیم میں اللہ جل شانہ'
اپنے بندوں سے پوچھتا ہے
افلا تعقلون
تم عقل سے کام کیوں نہیں لیتے
ہماری دعا ہے
یہ جگہ وہ جگہ ہو' یہ سکول وہ سکول ہو
جہاں ہم عقل سے کام لینا سیکھیں

قرآن حکیم میں
اللہ تعالی پوچھتا ہے
افلا تتفکرون
تم لوگ غور و فکر کیوں نہیں کرتے
ہماری دعا ہے
یہ جگہ وہ جگہ ہو' یہ سکول وہ سکول ہو
جہاں ہم غور و فکر کرنا سیکھیں
قرآن حکیم میں ہے
رب المشرقین و رب المغربین
اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے
افلا تتدبرون
تم لوگ تدبر کیوں نہیں کرتے
ہماری دعا ہے
یہ جگہ ہو' وہ جگہ ہو
جہاں ہم تدبیر کرنا تحقیق کرنا
Research کرنا سیکھیں

حدیث قدسی ہے:
العلم نور علم روشنی ہے
ہماری دعا ہے
یہ جگہ وہ جگہ ہو' یہ سکول وہ سکول ہو
جہاں سے ہمیں روشنی ملے
سارے پاکستان کو روشنی ملے
دنیا جہان کو روشنی ملے
آمین – ثم آمین!



میں کر سکتا ہوں، میں کروں گا
I CAN I WILL

آدمی پیدا ہوتا ہے اور
انسان بنتا ہے
اپنی جد و جہد سے، اپنی کوشش
سے
میں آدمی سے انسان بنوں گا

I CAN I WILL

بیج میں جس طرح پیڑ چھپا ہوتا
ہے
صلاحیتیں اسی طرح انسان میں
چھپی ہوتی ہیں
میں اپنے اندر کی صلاحیتوں کو،
Talents کو Build کروں گا
میں آگے بڑھوں گا

I CAN I WILL

وسائل کی کمی، ذہانت کی کمی
محنت سے پوری ہوجاتی ہے
لیکن شوق کی کمی، محنت کی کمی
کسی چیز سے پوری نہیں ہوتی
محنت پتھر کا سینہ شق کردیتی ہے
مجھے جان مارنا آتا ہے
میں محنت کر سکتا ہوں

I CAN I WILL

سخت کوشی سے ہے
تلخ زندگانی انگبیں

میں کرسکتا ہوں، میں کروں گا

I CAN I WILL

اخلاقی جرات

Moral Courage

میرے اندر ہے
سچ میں کہہ سکتا ہوں
سچ میں سن سکتا ہوں
انصاف میں کرسکتا ہوں
اپنے حریف سے بھی

I CAN I WILL

کام ضروری ہو تو میں یہ نہیں
دیکھتا
کہ وہ Pleasant ہے یا
Un-Pleasant
میں اسے کرکے چھوڑتا ہوں

I CAN I WILL

ہار جیت زندگی کے ساتھ ہے
لیکن ہارنا اور بات ہے
اور ہار ماننا اور
ہار ہو یا جیت، میں کوشش کرتا
رہتا ہوں

زندہ ہر ایک چیز ہے کوشش
ناتمام سے (اقبال)

چلا جاتا ہوں ہنستا کھیلتا
موج حوادث سے
اگر آسانیاں ہوں
زندگی دشوار ہوجائے
(اصغر گونڈوی)

اے ماؤ' بہنو' بیٹیو!



اے ماؤ' بہنو' بیٹیو!

قوموں کی

عزت

تم سے ہے

تاریخ نے خود

لکھ دیا

انساں عبارت

تم سے ہے

اے ماؤ' بہنو' بیٹیو!

دنیا میں سکھ

تم سے ہے

اے ماؤ' بہنو' بیٹیو!

دنیا میں

روشنی

تم سے ہے

اے ماؤ' بہنو' بیٹیو!

گھر کی

خاندان کی

پاکستان کی

طاقت

تم سے ہے



یہ پہلا سبق تھا کتاب ہدیٰ کا



یہ پہلا سبق تھا کتاب ہدیٰ کا
کہ ہے ساری مخلوق کنبہ خدا کا

وہی دوست ہے خالق دو سرا کا
ہے مخلوق سے جس کو رشتہ ولا کا

یہی ہے عبادت یہی دین و ایماں
کہ کام آئے دنیا میں انساں کے انساں

فقیری سے پہلے غنیمت ہے دولت
جو کرنا ہے کرلو کہ تھوڑی ہے فرصت

وہ جو حق سے اپنے لئے چاہتے ہیں
وہی ہر بشر کے لئے چاہتے ہیں

خدا رحم کرتا نہیں اس بشر پر
نہ ہو درد کی چوٹ جس کے جگر پر

کہ حکمت کو اک گمشدہ لال سمجھو
جہاں پاؤ اپنا اسے مال سمجھو

سدا ایک ہی رخ نہیں ناؤ چلتی
چلو تم ادھر کو ہوا ہو جدھر کی



میزبان :

کلام اقبال

- باطل سے دبنے والے اے آسماں نہیں ہم
- عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
- فقط ذوق پرواز ہے زندگی
- چلنے والے نکل گئے ہیں
- جو ٹھہرے ذرا کچل گئے ہیں
- پوشیدہ قرار میں اجل ہے
- نرم دم گفتگو گرم دم جستجو
- نگاہ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں
- ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں
- بے لوث محبت ہو بیباک صداقت ہو
- تو شاہیں ہے پرواز ہے کام تیرا
- شاہیں کبھی پرواز سے تھک کر نہیں گرتا
- رفعت میں مقاصد کو ہمدوش ثریا کر
- ہر فرد ہے ملت کے مقدر کا ستارہ
- فرد قائم ربط ملت سے ہے تنہا کچھ نہیں
- زندہ ہر ایک چیز ہے کوشش ناتمام سے
- سبق پھر پڑھ صداقت کا' عدالت کا' شجاعت کا
- ہوس نے کردیا ہے ٹکڑے ٹکڑے نوع انساں کو
- سالار کارواں ہے میر حجاز اپنا
- دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے
- یوں تو سید بھی ہو مرزا بھی ہو افغان بھی ہو
- ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لئے
- شہادت ہے مطلوب و مقصود مومن

خنجر ہلال کا ہے قومی نشاں ہمارا



چین و عرب ہمارا ہندوستاں ہمارا
مسلم ہیں ہم وطن ہے سارا جہاں ہمارا

توحید کی امانت سینوں میں ہے ہمارے
آساں نہیں مٹانا نام و نشاں ہمارا

دنیا کے بت کدوں میں پہلا وہ گھر خدا کا
ہم اس کے پاسباں ہیں وہ پاسباں ہمارا

تیغوں کے سائے میں ہم پل کر جواں ہوئے ہیں
خنجر ہلال کا ہے قومی نشاں ہمارا



آج کا شعر:



یوں ہی کام دنیا کا چلتا رہا ہے
دیئے سے دیا یوں ہی جلتا رہا ہے



وہ بھولے ہوئے ہیں یہ عادت خدا کی
کہ حرکت میں ہوتی ہے برکت خدا کی



بشر کو ہے لازم کہ ہمت نہ ہارے
جہاں تک بھی ہو کام اپنے سنوارے



خدا کے سوا چھوڑ دے سب سہارے
کہ ہیں عارضی زور' کمزور سارے



زمانہ اگر تم سے زور آزما ہے
تو وقت اے عزیزو یہی زور کا ہے



اٹھ باندھ کمر کیا ڈرتا ہے



جو عمر مفت گنوائے گا
وہ آخر کو پچھتائے گا
بیٹھے کچھ ہاتھ نہ آئے گا
جو ڈھونڈے گا وہ پائے گا
تو کب تک دیر لگائے گا
یہ وقت بھی آخر جائے گا

اٹھ باندھ کمر کیا ڈرتا ہے
پھر دیکھ خدا کیا کرتا ہے

یہ دنیا آخر فانی ہے
اور جان بھی اک دن جانی ہے
پھر تجھ کو کیوں حیرانی ہے
کر ڈال جو دل میں ٹھانی ہے
جب ہمت کی جولانی ہے
تو پتھر بھی پھر پانی ہے

اٹھ باندھ کمر کیا ڈرتا ہے
پھر دیکھ خدا کیا کرتا ہے



اس ہاتھ دے اس ہاتھ لے



کر چک جو کچھ کرنا ہے اب یہ دم تو کوئی آن ہے
نقصان میں نقصان ہے احسان میں احسان ہے

کل جگ نہیں کر جگ ہے یہ یاں دن کو دے اور رات لے
کیا خوب سودا نقد ہے اس ہاتھ دے اس ہاتھ لے

اپنے نفع کے واسطے مت اور کا نقصان کر
تیرا بھی نقصاں ہوئے گا اس بات پر دھیان کر

کھانا جو کھاؤ دیکھ کر، پانی پیو تو چھان کر
یاں پاؤں کو رکھ پھونک کر، اور خوف سے گزران کر

کل جگ نہیں کر جگ ہے یہ یاں دن کو دے اور رات لے
کیا خوب سودا نقد ہے اس ہاتھ دے اس ہاتھ لے

جو چاہے لے چل، اس گھڑی، سب جنس یاں تیار ہے
آرام میں آرام ہے، آزار میں آزار ہے

دنیا نہ جان اس کو میاں، دریا کی یہ منجدھار ہے
اوروں کا بیڑا پار کر، تیرا بھی بیڑا پار ہے

کل جگ نہیں، کرجگ ہے یہ یاں دن کو دے اور رات لے
کیا خوب سودا نقد ہے اس ہاتھ دے اس ہاتھ لے

(نظیر اکبر آبادی)



سکول میں داخلہ کا پہلا دن



مبارک ہو، تمہیں اپنا نیا سکول مبارک ہو
مبارک ہو ایک نیا گھر، ایک بڑا گھر
ایک نیا خاندان، ایک بڑا خاندان
یہاں سب اپنے ہیں، یہ بھی اور وہ بھی
یہاں کوئی اجنبی نہیں، کوئی غیر نہیں
مبارک ہو تمہیں اپنا نیا سکول
نئے دوست باوقار اور قابل اعتماد
نئے ساتھی سچے، دلیر اور ہمدرد!
مبارک ہو تمہیں اپنا نیا سکول
جہاں روشنی ہے علم کی افق تا افق
اور چھاؤں شفقت کی ہر سو ہر طرف
مبارک ہو تمہیں روشنی کی تلاش کا یہ سفر
نئی منزلیں نئے راستے
نئی آزمائشیں اور نئے انعامات

تم آئے تو یہاں ایک نیا چراغ جلا
ایک نیا پھول کھلا، ایک اور اچھے طالب علم،
اچھے انسان کا اضافہ ہوا
کتنی خوشی کی بات ہے، کتنے فخر کی بات ہے
آج سے سکول کی پہچان تم ہو
آج سے سکول کی عزت تم سے ہے
تمہارے نام سے بلند تر ہوگا اس سکول کا
نام، انشاء اللہ!



سالگرہ مبارک



عزیزم، سالگرہ مبارک ہو
خوشی کا یہ روشن دن مبارک ہو
خوشی اندر سے پھوٹتی ہے
اور بانٹنے سے بڑھتی ہے
ہماری دعا ہے، تم سدا خوش رہو
اور خوش رکھو دوسروں کو بھی
خود خوش رہنا اور دوسروں کو بھی خوشی
دیتے رہنا
کتنی بڑی بات ہے
ہماری دعا ہے، جس راہ سے تم گزرو پھول
کھلاتے چلو
اجالا کرنے کی، پھول کھلاتے رہنے کی زندگی
کتنی عظیم زندگی ہوتی ہے
خدا کرے اس سال کی ہر صبح
تم کوئی نئی بات سوچو
کوئی نیا تجربہ کرو
روشنی کی تلاش میں
کوئی نیا قدم اٹھاؤ
روشنی کی تلاش کا سفر
خوب سے خوب تر کی جستجو
اپنے اندر جھانکنے کی کوشش
اخلاقی جرات کا حوصلہ
آدمی سے انسان بننے کی جد و جہد
خدا کا کتنا بڑا انعام ہے
عزیزم، سالگرہ مبارک ہو
خوشی کا یہ روشن دن مبارک ہو



دعائے صحت



کوئی بات نہیں
یہ زندگی ہے
کبھی دھوپ، کبھی چھاؤں
یہ سلسلہ تو چلتا ہی رہتا ہے
میرے بچے!
اداس نہ ہونا پریشان نہ ہونا
دل تھوڑا نہ کرنا، اللہ کرم کرے گا
یہ چند دنوں کی بات ہے
پھر تم کھل اٹھو گے
بہار کے پھولوں کی طرح
جلد، بہت جلد
انشاء اللہ!
تمہاری ٹیچرز، تمہارے دوست، تمہارے
ساتھی
تمہیں یاد کرتے ہیں
اور دعا بھی کرتے ہیں
تمہاری صحت کے لئے، تمہاری خوشی کے
لئے، تمہاری ترقی کے لئے
اور
اس دن کے لئے جب تم چمکو گے چاند
سورج بن کر
پاکستان کے افق پر
انشاء اللہ!
میرے بچے!
یاد رکھو! اعتدال، احتیاط، ڈسپلن، کنجی ہے
اچھی صحت کی، دیرپا خوشی کی
اور مسلسل ترقی کی بھی
میری جان!
اداس نہ ہونا، دل تھوڑا نہ کرنا
جلد، بہت جلد تم کھل اٹھو گے،
بہار کے سرخ گلابوں کی طرح
انشاء اللہ!
ہماری دعائیں تمہارے ساتھ ہیں
آج بھی اور کل بھی
تم خوش رہو، روشن رہو
آج بھی اور کل بھی



روشنی کے مسافر خدا حافظ



اس سکول کے ایک اچھے طالبعلم' ایک اچھے
انسان' خدا حافظ
تم جہاں بھی جاؤ' تم ہمارے سفیر ہو' قابل
قدر اور قابل فخر!
تم آئندہ جس سکول میں بھی پڑھو' تم اس
سکول کی تعلیم' یہاں کی تربیت' یہاں کے
ماحول یہاں کے کلچر کی پہچان ہو گے
ہمارا نام تمارے کام سے ہے' ہماری عزت
تمہاری آبرو سے ہے
ہماری دعا ہے' تم جہاں بھی رہو خوش رہو
اور خوش رکھو دوسروں کو بھی
تمہاری اگلی منزل جہاں بھی ہو' خدا کرے'
روشن تر ہو
ہماری دعا ہے تمہارا اگلا قدم تیز تر ہو
تم آگے بڑھو اور بڑھتے ہی جاؤ
تو رہ نورد شوق ہے منزل نہ کر قبول

دیکھو!
جس کو آگے بڑھنا ہو وہ پیچھے مڑ کے نہیں
دیکھتا' جس کو دور جانا ہو وہ اپنے وقت کا'
اپنی انرجی کا حساب رکھتا ہے اور اپنی
ترجیحات پر نظر رکھتا ہے' جس کو بلندیوں کو
سر کرنا ہو وہ تھک کے نہیں بیٹھتا
شاہیں کبھی پرواز سے تھک کے نہیں گرتا
زندگی نام ہے دھوپ کا' چھاؤں کا۔ دھوپ
ہو یا چھاؤں' روشنی کی تلاش کا سفر'
آدمی سے انسان بننے کی جد و جہد' جاری
رکھنا
خدا حافظ' اے روشنی کے مسافر'
خدا حافظ



اس صورت میں آپ کیا کریں گے؟

کلاس میں!

- ○ کسی ٹیچر کو کلاس میں آنے میں غیر معمولی دیر ہو جائے؟
- ○ اگر کوئی ٹیچر اپنی ڈائری چھوڑ جائے جس میں آپ کا امتحانی پرچہ بھی ہو۔
- ○ اگر آپ کو کوئی ایسا رسالہ یا کتاب دے جس کو چھپ کر پڑھنے کی ضرورت ہو؟
- ○ آپ کا دوست یا کوئی آپ کو راز داری سے کوئی ایسی چیز تحفے میں دے جس کی قیمت بہت زیادہ ہو؟
- ○ آپ کا دوست یا کوئی اور آپ پر بے تحاشاروپیہ صرف کرے اور وہ بھی چھپا کر؟
- ○ اگر آپ کا دوست اپنے گھر والوں سے چھپا کر گاڑی نکال کے لائے اور آپ کو بھی سیر کرانے کی آفر کرے؟
- ○ اگر آپ کو پکا ثبوت مل جائے کہ آپ کا دوست اپنے گھر والوں سے جھوٹ بولتا ہے؟
- ○ اگر آپ کا دوست ویسے تو اچھا ہو لیکن فضول خرچ بے انتہا ہو؟
- ○ اگر آپ کا کوئی دوست یا کلاس فیلو کوئی کام والدین یا اساتذہ سے چھپا کر کرنے کو کہے؟
- ○ اگر کسی بڑی کلاس کا لڑکا خواہ مخواہ آپ کو بھائی بنانے کی کوشش کرے، عمر میں کوئی بڑا آدمی ناجائز مراعات دے یا آپ سے رابطہ بڑھانے کی کوشش کرے؟
- ○ اگر کوئی دوست یا کوئی اور آپ کو سگریٹ آفر کرے؟

سکول کا ضابطہ اخلاق

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

- مجھے فخر ہے کہ میں ------------------ سکول کا طالب علم ہوں
- علم کی تلاش میری زندگی ہے۔
- میں ہر دم دعا کرتا ہوں۔ **رب زدنی علما۔ رب زدنی علما**
اے میرے رب میرے علم میں اضافہ فرما۔ اے میرے رب میرے علم میں اضافہ فرما۔
- جہاں، جس طرح بھی ممکن ہو، میں پاکستان کی خدمت کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں۔
- ہر کام کو دیانت داری اور ذمہ داری سے کرتا ہوں۔
- اخلاقی جرات رکھتا ہوں۔ میں ہر حال میں سچ بول سکتا ہوں۔
- ہر معاملہ میں ہر ایک کے ساتھ انصاف کرتا ہوں اور میری کوشش ہوتی ہے کہ میں عدل سے آگے بڑھ کر احسان اور ایثار کرسکوں۔
- اللہ کا شکر ہے کہ میں محنت کرسکتا ہوں، خدمت کرسکتا ہوں۔
- الحمد للہ کہ مجھ میں برداشت کا مادہ ہے۔ میں صبر کرسکتا ہوں، در گزر کرسکتا ہوں۔
- اللہ کا کرم ہے کہ اس نے مجھے حسد کرنے کے عذاب سے محفوظ رکھا ہے۔
- صرف اچھائی اور بھلائی کے کاموں میں دوسروں سے تعاون کرتا ہوں۔

- اپنے لباس ہی کو صاف ستھرا نہیں رکھتا بلکہ اپنی عادتوں اور زبان کو بھی پاک صاف رکھتا ہوں۔
- میں اپنے والدین کا فرماں بردار ہوں۔
- بڑوں کا ادب کرتا ہوں اور چھوٹوں کا خیال رکھتا ہوں۔
- اپنے سکول سٹاف کا احترام کرتا ہوں اور ان کی ہدایات پر عمل کرتا ہوں۔
- اپنے سکول کے قواعد و ضوابط کا پابند ہوں۔



سلطانہ فاؤنڈیشن



صحرا کا پھول

سلطانہ فاؤنڈیشن

اندھیری رات کا جگنو

سلطانہ فاؤنڈیشن

صبح کا ستارہ

نکلتے سورج کا اشارہ

سلطانہ فاؤنڈیشن

اقراء باسم ربک الذی خلق

کی بازگشت

سلطانہ فاؤنڈیشن

جہالت کے خلاف محاذ

سلطانہ فاؤنڈیشن

اصلاح فکر کا روشن دریچہ

سلطانہ فاؤنڈیشن

سماجی فلاح کا سرچشمہ

سلطانہ فاؤنڈیشن

صحت کی امید

سلطانہ فاؤنڈیشن

معاش کی تدبیر

سلطانہ فاؤنڈیشن

خوب سے خوب تر کی جستجو

سلطانہ فاؤنڈیشن

کیریکٹر بلڈنگ کا مرکز

سلطانہ فاؤنڈیشن

آدمی میں انسان کی تلاش

سلطانہ فاؤنڈیشن

زندہ باد سلطانہ فاؤنڈیشن

پائندہ باد پاکستان



شکریہ، سلطانہ فاؤنڈیشن



من **الظلمات الی النور**

اندھیرے سے روشنی میں

لانے کے لئے

شکریہ سلطانہ فاؤنڈیشن

ہمیں اپنے پیروں پہ

کھڑا کرنے کے لئے

شکریہ سلطانہ فاؤنڈیشن

آدمی سے انسان بنانے کے لئے

شکریہ سلطانہ فاؤنڈیشن

پاکستانیت کا رستہ

دکھانے کے لئے

شکریہ سلطانہ فاؤنڈیشن

یہ سکھانے کے لئے

کہ جو سیکھو سبھی کو سکھاتے چلو

دیئے سے دیئے کو جلاتے چلو

جس راہ سے گزرو

پھول کھلاتے چلو

شکریہ سلطانہ فاؤنڈیشن

آج بھی اور تا زندگی



شکریہ' سلطانہ فاؤنڈیشن سکول

اندھیرے سے روشنی میں
لانے کے لئے
شکریہ فاؤنڈیشن سکول

سچائی انصاف جرات اور
ہمدردی کا سبق دینے کے لئے
شکریہ فاؤنڈیشن سکول

آدمی سے انسان بنانے کے لئے
شکریہ فاؤنڈیشن سکول

پاکستانیت کا راستہ
دکھانے کے لئے
شکریہ فاؤنڈیشن سکول
یہ سکھانے کے لئے کہ

جو سیکھو اسے سکھاتے چلو
دیئے سے دیئے کو جلاتے چلو
جس راہ سے گزرو
پھول کھلاتے چلو
شکریہ فاؤنڈیشن سکول
آج بھی اور تا زندگی



چوتھا حصہ

سورہ فاتحہ کا منظوم ترجمہ



پناہ مانگتا ہوں میں اپنے خدا کی
لعین اور مردود شیطاں سے تیری
شروع کرتا ہوں نام لے کر خدا کا
جو ہے مہرباں در گزر کرنے والا
تعریفیں سب اس خدا کے لئے ہیں
جو ہے پالنے والا کل عالموں کا
خداوند ہے جو کہ روز جزا کا
عبادت کیا کرتے ہیں صرف تیری
تجھی سے مدد مانگتے ہیں خدایا
دکھا سیدھا راستہ ہمیں بھی انہی کا
جنہیں تو نے انعام سے ہے نوازا
نہ ہر گز چلا ان کے نقش قدم پر
کہ نازل ہوا ہے غضب جن پہ تیرا
نہ وہ جو کہ گمراہیوں کے سبب سے
رہ راست سے۔ کر چکے ہیں کنارا
دعا کرنا مقبول میری خدایا
یہی التجا ہے دوبارہ سہ بارہ



وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا



وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا
مرادیں غریبوں کی بر لانے والا
مصیبت میں غیروں کے کام آنے والا
وہ اپنے پرائے کا غم کھانے والا

خطا کار سے در گزر کرنے والا
بد اندیش کے دل میں گھر کرنے والا
مفاسد کا زیر و زبر کرنے والا
قبائل کو شیر و شکر کرنے والا

اتر کر حرا سے سوئے قوم آیا
اور اک نسخۂ کیمیا ساتھ لایا

مس خام کو جس نے کندن بنایا
کھرا اور کھوٹا الگ کر دکھایا
عرب جس پہ قرنوں سے تھا جہل چھایا
پلٹ دی بس اک آن میں اس کی کایا

رہا ڈر نہ بیڑے کو موج بلا کا
ادھر سے ادھر پھر گیا رخ ہوا کا

وہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوت ہادی
عرب کی زمیں جس نے ساری ہلادی
نئی اک لگن سب کے دل میں لگادی
بس اک روز میں سوئی بستی جگا دی

پڑا ہر طرف غل' یہ پیغام حق سے
کہ گونج اٹھے دشت و جبل نام حق سے



اے آمنہ کے لال



سلام اس پر کہ جس نے بے کسوں کی دستگیری کی
سلام اس پر کہ جس نے بادشاہی میں فقیری کی

سلام اس پر کہ جس نے خوں کے پیاسوں کو قبائیں دیں
سلام اس پر کہ جس نے گالیاں سن کر دعائیں دیں

سلام اس پر کہ جس کے گھر میں چاندی تھی نہ سونا تھا
سلام اس پر کہ ٹوٹا بوریا جس کا بچھونا تھا



لوح بھی تو، قلم بھی تو



لوح بھی تو، قلم بھی تو، ترا وجود الکتاب
گنبد آبگینہ رنگ تیرے محیط میں حباب

عالم آب و خاک میں ترے ظہور سے فروغ
ذرہ ریگ کو دیا تو نے طلوع آفتاب

شوکت سنجر سلیم تیرے جلال کی نمود
فقر جنید و بایزید ترا جمال بے نقاب

شوق ترا اگر نہ ہو مری نماز کا امام
میرا قیام بھی حجاب، میرا سجود بھی حجاب



مرے وطن کے نوجواں



مرے وطن کے نوجواں
وطن کے گیت گائے جا
وطن کے گیت گائے جا

بڑھا قدم اٹھا نظر
ترے لئے ہیں بحر و بر
جہان نو کے پاسباں
مرے وطن کے نوجواں
وطن کے گیت گائے جا
وطن کے گیت گائے جا

بہار بن کے مسکرا
رباب زندگی اٹھا
رواں دواں ہے کارواں
مرے وطن کے نوجواں
وطن کے گیت گائے جا
وطن کے گیت گائے جا



رسول اللہ ﷺ کی دعائیں

- یا اللہ ! میں تجھ سے ایسے علم کا طالب ہوں جو فائدہ پہنچائے۔
- یا اللہ ! مجھے نفع دے اس علم سے جو تو نے مجھے دیا ہے اور مجھے عطا کر وہ علم جو مجھے نفع دے۔
- خدایا ! میں تجھ سے ہدایت طلب کرتا ہوں، پرہیز گاری، کردار اور فراخدلی کی۔
- یا اللہ ! میری زندگی کو ہر بھلائی کی زیادتی کا سبب بنادے۔

حضور ﷺ نے فرمایا:

- اپنے بھائی کی تکلیف پر خوشی ظاہر نہ کر۔ (ترمذی)
- آپس میں تواضع سے پیش آؤ۔ اور یہ نہ ہو کہ ایک دوسرے پر زیادتی کرو۔ (ابوداؤد)
- وعدہ کرنے والے کا اقرار قرض کی طرح ہے یا اس سے بھی زیادہ۔
- بدگمانی سے بچو کیونکہ بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے۔(بخاری ۔ مسلم)



آج کا خیال 1

۱۔ بے شک وہ نقصان میں رہا جس کا آج کل سے بہتر نہیں۔ (حدیث نبوی)

۲۔ علم خیر کثیر ہے۔ (حدیث نبوی)

۳۔ معلومات اور علم میں فرق ہے۔ (اقبال)

۴۔ علم حاصل کرو اور علم پیدا بھی کرو۔ (اقبال)

۵۔ قلم تیز چلتا ہے تلوار سے۔ (قائد اعظم)

۶۔

جو سیکھو سبھی کو سکھاتے چلو
دیئے سے دیئے کو جلاتے چلو

(خواجہ دل محمد)

۷۔ ہیں لوگ وہی جہاں میں اچھے۔ (اقبال)

۸۔ عبادت کی قضا ہے خدمت کی نہیں۔ (پریم چند)

۹۔ فرشتہ سے بڑھ کر ہے انسان بننا۔ (حالی)

۱۰۔ عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی۔ (اقبال)

۱۱۔ آدمی کو بھی میسر نہیں انساں ہونا۔ (غالب)

۱۲۔ آدمی پیدا ہوتا ہے۔ انسان تہذیبی عمل سے بنتا ہے۔ (ڈاکٹر جمیل جالبی)

۱۳۔ زندگی انعام بھی ہے اور آزمائش بھی۔ (رشید احمد صدیقی)

۱۴۔ فقط ذوق پرواز ہے زندگی۔ (اقبال)



آج کا خیال 2

۱۔

سدا عیش دوراں دکھاتا نہیں
گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں

(میر حسن)

۲۔ آدمی کا شیطان آدمی ہے۔ (پریم چند)

۳۔ رحمان کو رحمان ہے۔ شیطان کو شیطان ہے۔ (نظیر اکبر آبادی)

۴۔ تکلیف اٹھانا' ذلت اٹھانے سے بہتر ہے۔ (حضرت علیؓ)

۵۔ مصیبت میں گھبرانا سب سے بڑی مصیبت ہے۔ (حضرت علیؓ)

۶۔ نعمت کا تحفظ شکر سے اور مصیبت کا تدارک صبر سے۔ (حضرت علیؓ)

۷۔ تندئ باد مخالف سے نہ گھبرا اے عقاب! (اثر صہبائی)

۸۔ غیرت ہے بڑی چیز جہان تگ و دو میں (اقبال)

۹۔ جی خوش ہوا ہے راہ کو پر خار دیکھ کر (غالب)

۱۰۔ علم کی کمی خلوص سے پوری ہو جاتی ہے لیکن خلوص کی کمی کسی چیز سے پوری نہیں ہوتی۔ (رشید احمد صدیقی)

۱۱۔ بعض لوگ دوسروں کی عزت کو اپنی توہین سمجھتے ہیں۔ (رشید احمد صدیقی)

۱۲۔ اعتماد پربت کا پتھر ہے' جب اکھڑ جائے نیچے ہی آتا ہے۔ (پریم چند)

۱۳۔ سزا غلطیوں کی ہوتی ہے نہ کہ خامیوں کی۔ (پریم چند)

۱۴۔ بخش دو گر خطا کرے کوئی (غالب)

۱۵۔ ایسا بھی کوئی ہے کہ سب اچھا کہیں جسے (غالب)

۱۶۔ سوال سے خودی ضعیف ہوتی ہے۔ (اقبال)

۱۷۔

چلا جاتا ہوں ہنستا کھیلتا موج حوادث سے
اگر آسانیاں ہوں زندگی دشوار ہو جائے
(اصغر گورنڈوی)

۲۰۔

گلشن پرست ہوں' مجھے گل ہی نہیں عزیز
کانٹوں سے بھی نباہ کئے جا رہا ہوں میں
(جگر)



آج کا خیال 3

۱- سارے جہاں کا درد ہمارے جگر میں ہے (امیر مینائی)

۲- مزہ تو جب ہے کہ گرتوں کو تھام لے ساقی (اقبال)

۳- کرگس کا جہاں اور ہے شاہیں کا جہاں اور (اقبال)

۴- ہر آدمی اپنے عمل کے خیرو شر میں زندہ رہتا ہے۔ (رشید احمد صدیقی)

۵- چھوٹے آدمیوں کو چھوٹی چیزیں بڑی نظر آتی ہیں۔ (گولڈ سمتھ)

۶- سخت کوشی سے ہے تلخ زندگانی انگبیں (اقبال)

۷- بڑا انسان اپنی شکست میں بھی زندہ رہتا ہے۔ (رشید احمد صدیقی)

۸- جس سرحد کو اہل شہادت میسر نہ آئیں مٹ جاتی ہے۔ (مختار مسعود)

۹- دل شکر سے لبریز ہو تو روشن ہوجاتا ہے
ناشکر گزار ہو تو پتھر بن جاتا ہے۔ (مختار مسعود)

۱۰- تو اے مسافر شب! خود چراغ بن اپنا (اقبال)

۱۱- صحت کو عزیز رکھو، زندگی کو نہیں۔ (مارکس آریلس)

۱۲- جس کے ساتھ تم ہنستے ہو تم اسے بھول سکتے ہو لیکن جس کے ساتھ روتے ہو اسے نہیں۔ (خلیل جبران)

۱۳- تم اپنی محبت اپنے بچوں کو دو جس قدر دے سکو مگر اپنا تخیل نہیں۔ اپنا تخیل وہ اپنے ساتھ لاتے ہیں۔ (خلیل جبران)

۱۴- رزق ہی نہیں، بعض کتابیں بھی ایسی ہوتی ہیں جن کے پڑھنے سے پرواز میں کوتاہی آتی ہے۔(مختار مسعود)

۱۵- پاکستان کو حاصل کرنا اتنا مشکل نہیں جتنا اس کو بنانا مشکل ہوگا۔

(بہادر یار جنگ)

○○○

وہ دن کتنا اچھا دن ہوتا ہے



وہ دن کتنا اچھا دن ہوتا ہے
جب میں اپنے مشاہدے سے اپنے تجربے سے کوئی نئی بات سیکھتا ہوں
وہ دن کتنا اچھا دن ہوتا ہے
جب میں اپنے ذہن سے کوئی نئی بات سوچتا ہوں
وہ دن کتنا اچھا دن ہوتا ہے
جب میں اپنے کسی کلاس فیلو کی کامیابی/ ترقی پر خوش ہوتا ہوں اور دل سے خوش ہوتا ہوں
وہ دن کتنا اچھا دن ہوتا ہے
جب میں اپنے کسی مد مقابل کے ساتھ انصاف کرتا ہوں
وہ دن کتنا اچھا دن ہوتا ہے
جب میں مصیبت میں اپنے کسی حریف کے کام آتا ہوں
وہ دن کتنا اچھا دن ہوتا ہے
جب میں کسی اجنبی کے دکھ درد کو اپنا دکھ درد سمجھتا ہوں
وہ دن کتنا اچھا دن ہوتا ہے
جب میں پاکستان کے لئے کچھ نہ سہی تو ایک تنکا ہی اٹھا کر
ادھر سے ادھر رکھ دیتا ہوں
وہ دن کتنا اچھا دن ہوتا ہے
جب میں آدمی سے انسان بننے کی پر خار راہ پر
ایک پر عزم قدم اٹھاتا ہوں
اور پیچھے مڑ کر نہیں دیکھتا

جوئے شیر و تیشہ و سنگ گراں ہے زندگی



روشنی کی تلاش کا سفر



مبارک ہو
روشنی کی تلاش کا یہ سفر
روشن تر زندگی کی طرف یہ پرعزم قدم
مبارک ہو
جتنی بھی روشنی ہے ستاروں سے چھین لو

نئی منزلیں نئی آزمائشیں اور نئے انعامات
جوئے شیر و تیشہ و سنگ گراں ہے زندگی

وہ جو رحمان و رحیم ہے' عزیز الحکیم رب العالمین ہے
قرآن مجید
فرقان الحمید میں ارشاد فرماتا ہے
لیس للانسان الا ماسعیٰ
انسان کو وہی کچھ ملتا ہے جس کے لئے وہ سعی کرتا ہے
کوشش کرتا ہے
کوشش ہی سب کچھ ہے
زندہ ہر ایک چیز ہے کوشش ناتمام سے
اور
کوشش نام ہے سخت کوشی کا
سخت کوشی سے ہے تلخ زندگانی انگبیں



روشنی کی تلاش کا سفر



رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "علم میرا
ہتھیار ہے"
آؤ علم حاصل کریں
مطالعہ سے، مشاہدہ سے، تجزیہ سے، تحقیق
سے،
اور بقول اقبال، علم پیدا بھی کریں
کیا تو نے صحرا نشینوں کو یکتا
خبر میں نظر میں اذان سحر میں

قائد اعظم نے کہا: "کام، کام اور کام"
عمل، عمل اور بامقصد عمل
Intelligent action ہی سب کچھ ہے
عمل ہی سے زندگی بنتی ہے
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ
ناری ہے

آؤ تلاش کریں سب سے پہلے اپنے آپ کو
آؤ Discover کریں سب سے پہلے
اپنے اندر کے امکانات کو، اپنے Potential
کو
اور Build up کریں اپنی شخصیت کو
اپنی Self image کو
آؤ فرق کرنا سیکھیں
معلومات اور علم میں
Person اور Personality میں
Position اور Performance میں
آدمی اور انسان میں
آؤ
آدمی سے انسان بنیں
اور بنیں باعث خیر کثیر



روشنی کی تلاش کا سفر



Self Devaluation توہین ہے
اپنی خودی کی، پوری انسانیت کی
آؤ Value کرنا سیکھیں
سب سے پہلے اپنے آپ کو، اپنے Self کو
Self-Value ہی سب کچھ ہے
Self-image ہی آخرکار Effective ہوتی ہے
تو اگر میرا نہیں بنتا نہ بن اپنا تو بن

آؤ آگے بڑھیں
بہتر زندگی، خوب تر زندگی کی جستجو میں آگے بڑھیں
اور دوسروں کو ساتھ لے کر چلیں
کہ صرف اپنے لئے جینا بھی کوئی جینا ہے؟

دیئے سے دیئے کو جلاتے چلو

خوب سے خوب تر کی جستجو کی زندگی
دیئے سے دیئے جلاتے رہنے کی زندگی
کتنی عظیم زندگی ہوتی ہے



روشنی کی تلاش کا سفر



زندگی آزمائش بھی ہے اور انعام بھی
زندگی اپنے عظیم انعامات
دھن کے پکے اور ارادے کے مضبوط
ان باہمت اور باحوصلہ انسانوں کو پیش کرتی ہے
جو
خواہ راستہ صاف ہو یا پتھریلا
رکتے نہیں
اور تندئی باد مخالف سے گھبراتے نہیں کہ
شاہیں کبھی پرواز سے تھک کر نہیں گرتا

روشنی کی تلاش کے تازہ دم مسافر
روشنی کی تلاش میں
خوب سے خوب تر کی جستجو میں
آگے بڑھو اور قدم جما کر آگے ہی بڑھتے جاؤ
تو رہ نورد شوق ہے منزل نہ کر قبول



نشانِ منزل

(طلباء کے لئے)



مجھے علم چاہیے
مجھے روشنی چاہیے
میں آدمی سے انسان بنوں گا
بیج میں جس طرح پیڑ چھپا ہوتا ہے
ترقی اسی طرح
انسان میں چھپی ہوتی ہے
میں آدمی سے انسان بنوں گا
میں ترقی کروں گا
I Can I Will
میں آگے بڑھوں گا
اور دوسروں کو ساتھ لے کر
آگے بڑھوں گا۔ ان شاء اللہ !

قائد اعظم نے فرمایا:
کام، کام اور کام
محنت، محنت اور محنت
کام مجھے اچھا لگتا ہے
محنت میں کرسکتا ہوں
I Can I Will

ڈسپلن طاقت ہے
ڈسپلن ترقی ہے
ڈسپلن کامیابی ہے
ڈسپلن میرے اندر ہے
نظم و ضبط کی زندگی مجھے اچھی لگتی ہے



نشانِ منزل
(طلباء کے لئے)



ہر صبح میرے لئے ایک نیا پیام لاتی ہے
ہر روز میں کوئی نہ کوئی نئی بات سیکھتا ہوں
کوئی نئی بات سوچتا ہوں
کوئی نیا اچھا کام کرتا ہوں

جو زیادہ پوچھتا ہے
وہ زیادہ سیکھتا ہے
جو زیادہ سوچتا ہے
وہ زیادہ سمجھتا ہے

جو زیادہ سمجھتا ہے
وہ زیادہ ترقی کرتا ہے اور زیادہ شکر گزار بھی ہوتا ہے۔
سمجھنا ہی سب کچھ ہے!



نشانِ منزل

(طلباء کے لئے)



وقت سرمایہ ہے
وقت ترقی ہے
وقت کامیابی ہے
اپنے وقت کو میں ضائع نہیں کرتا
ایک لمحہ بھی نہیں
جو وقت ضائع کرتا ہے وقت اسے ضائع کر دیتا ہے
بے رحمی سے

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی!

ترقی محنت سے ہے
عزت کردار سے
اور عظمت خدمت سے ہے

اقبال نے فرمایا:

ہیں لوگ وہی جہاں میں اچھے
آتے ہیں جو کام دوسروں کے



نشان منزل

(طلباء کے لئے)



دوسروں کے کام آنا مجھے اچھا لگتا ہے
میں کسی سے الجھتا نہیں

برداشت کرنا اچھا ہوتا ہے
بگڑی بات درگزر سے بن جاتی ہے
انصاف انسان کی پہچان ہے
ہر جگہ ہر ایک سے میں انصاف کرتا ہوں
I Can I Will

اچھا انسان
اچھا مسلمان
اچھا پاکستانی بننے کی میں مسلسل جد و جہد کرتا رہتا ہوں



نشان منزل

(طالبات کے لئے)



مجھے علم چاہیے' مجھے روشنی چاہیے
مجھے اپنی زندگی کو بنانا ہے

پڑھنے کی عادت سب سے اچھی عادت ہے
میں ہر روز کچھ نہ کچھ پڑھتی ہوں
جس سے مجھے روشنی ملے

اچھی زندگی نام ہے اچھی عادتوں کا
میرے لئے ہر صبح اک نیا پیام لاتی ہے
میں ہر روز کوئی نئی چیز سیکھتی ہوں
کوئی نئی بات سوچتی ہوں
کوئی نیا اچھا کام کرتی ہوں
اور کوئی نئی خوبی کسی نہ کسی میں تلاش کرتی ہوں

ہر بچہ اچھا بچہ ہوتا ہے
ہر انسان اچھا انسان ہوتا ہے
ہر انسان ترقی کرسکتا ہے

بیج میں جس طرح پیڑ چھپا ہوتا ہے
ترقی اسی طرح ہر انسان میں چھپی ہوتی ہے
میں بھی ترقی کرسکتی ہوں
اور کروں گی۔ ان شاء اللہ !

I CAN I WILL



نشانِ منزل

(طالبات کے لئے)



بہت فرق ہے آدمی اور انسان میں
آدمی پیدا ہوتا ہے اور انسان بنتا ہے اپنی محنت سے' اپنی کوشش سے
میں مسلسل کوشش کرتی رہتی ہوں آدمی سے انسان بننے کی!

انسان کی پہچان انصاف ہے
وہ انسان عظیم انسان ہوتا ہے جو احسان کر سکے
اور ایثار انسان کو عظیم تر بناتا ہے

میں ہمیشہ انصاف کرتی ہوں
احسان کرنا مجھے اچھا لگتا ہے
اور مجھے ایثار کر کے خوشی ہوتی ہے
کتنی بڑی بات ہے ایثار کرنا!

جو وقت ضائع کرتا ہے' وقت اسے ضائع کر دیتا ہے' بے رحمی سے
میں چھوٹی چھوٹی باتوں میں اپنا وقت ضائع نہیں کرتی
کسی سے الجھتی نہیں
مجھے اپنے آپ کو آگے بڑھانا ہے' اپنے گھر کو بنانا ہے
اور اپنے ماحول کو بہتر بنانا ہے

میری نظر بلندیوں پر رہتی ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"سب سے اچھا انسان وہ ہے جس کا اخلاق سب سے اچھا ہے۔"

اچھے اخلاق کی ابتدا برداشت سے ہوتی ہے

میرے اندر برداشت کا مادہ ہے' میں صبر سے کام لیتی ہوں

میں در گزر کر سکتی ہوں' در گزر کرنا اچھا ہوتا ہے

صبر میں بڑی طاقت ہے

Patience is power

پاکستان کو مضبوط بنانا بھی میرا ایک Obligation ہے'

ایک ذمہ داری ہے

اپنے آپ کو' اپنے گھر کو' اپنے ماحول کو' مضبوط بنانا

در اصل پاکستان کو مضبوط بنانا ہے

I CAN I WILL



کرو دوستو پہلے آپ اپنی عزت



کرو دوستو! پہلے آپ اپنی عزت
جو چاہو کریں لوگ عزت زیادہ

فراغت سے دنیا میں دم بھر نہ بیٹھو
اگر چاہتے ہو فراغت زیادہ

مصیبت کا اک اک سے احوال کہنا
مصیبت سے ہے یہ مصیبت زیادہ

فرشتہ سے بہتر ہے انسان بننا
مگر اس میں لگتی ہے محنت زیادہ

(حالی)



میں کر سکتا ہوں - I Can I Will



آدمی پیدا ہوتا ہے اور انسان بنتا ہے' اپنی جد و جہد سے اپنی کوشش سے
میں آدمی سے انسان بنوں گا
I Can I Will

بیج میں جس طرح پیڑ چھپا ہوتا ہے
صلاحیتیں اسی طرح انسان میں چھپی ہوتی ہیں
میں اپنے اندر صلاحیتوں کو' Talents کو Build up کروں گا
میں آگے بڑھوں گا
I Can I Will

وسائل کی کمی' ذہانت کی کمی' محنت سے پوری ہو جاتی ہے لیکن شوق کی کمی کسی چیز سے پوری نہیں ہوتی
محنت پتھر کا سینہ شق کر دیتی ہے
مجھے جان مارنا آتا ہے' میں محنت کر سکتا ہوں

سخت کوشی سے ہے تلخ زندگانی انگبیں
(اقبال)

اخلاقی جرات میرے اندر ہے
سچ میں کہہ سکتا ہوں' سچ میں سن سکتا ہوں
انصاف کر سکتا ہوں' اپنے حریف سے بھی

جو کام ضروری ہو تو میں یہ نہیں دیکھتا کہ

وہ Pleasant ہے یا Un–Pleasant

میں اسے 'کر کے چھوڑتا ہوں

ہار جیت زندگی کے ساتھ ہے

لیکن ہارنا اور بات ہے اور ہار ماننا اور

ہار ہو یا جیت' میں کوشش کرتا رہتا ہوں

زندہ ہر ایک چیز ہے کوشش ناتمام سے
(اقبال)

چلا جاتا ہوں ہنستا کھیلتا موج حوادث سے
اگر آسانیاں ہوں زندگی دشوار ہو جائے
(اصغر گونڈوی)



قرونِ اولیٰ کے مسلمان

شاعر: مولانا حالی　　　　کتاب: مسدس حالی



ہر اک میکدہ سے بھرا جا کے ساغر
ہر اک گھاٹ سے آئے سیراب ہو کر

گرے مثل پروانہ ہر روشنی پر
گرہ میں لیا باندھ حکم پیمبر

کہ حکمت کو اک گمشدہ لال سمجھو
جہاں پاؤ اپنا اسے مال سمجھو

کیا امیوں نے جہاں میں اجالا
ہوا جس سے اسلام کا بول بالا

بتوں کو عرب اور عجم سے نکالا
ہر اک ڈوبتی ناؤ کو سنبھالا



چاند تارے



اس رہ میں مقام بے محل ہے
پوشیدہ قرار میں اجل ہے

چلنے والے نکل گئے ہیں
جو ٹھہرے ذرا کچل گئے ہیں

بے تاب ہے اس جہاں کی ہر شے
کہتے ہیں جسے سکوں نہیں ہے

جنبش سے ہے زندگی جہاں کی
یہ رسم قدیم ہے یہاں کی

ہے دوڑتا اشہب زمانہ
کھا کھا کے طلب کا تازیانہ



یا رب دل مسلم کو وہ زندہ تمنا دے



یا رب دل مسلم کو وہ زندہ تمنا دے
جو قلب کو گرما دے جو روح کو تڑپا دے

بھٹکے ہوئے آہو کو پھر سوئے حرم لے چل
اس شہر کے خوگر کو پھر وسعت صحرا دے

رفعت میں مقاصد کو ہمدوش ثریا کر
خود داری ساحل دے، آزادی دریا دے

بے لوث محبت ہو، بیباک صداقت ہو
سینوں میں اجالا کر، دل صورت مینا دے



الٰہی ہمیں ایسے انساں عطا کر



الٰہی ہمیں ایسے انساں عطا کر
الٰہی ہمیں ایسے انساں عطا کر

دیانت، شرافت، محبت کے پیکر
صداقت، عزیمت، شجاعت کے پیکر

نگاہیں نہ دھندلائیں دود و ہوس سے
دلوں کے چمن پاک ہوں خار و خس سے

نہ منصب کا لالچ نہ سازش کا ڈر ہو
فقط تیری رحمت پہ جن کی نظر ہو

خود آگاہ، بے باک، بیدار انساں
غریبوں یتیموں کے غم خوار انساں

نہ تن کی محبت نہ دھن کی محبت
دلوں میں فقط ہو وطن کی محبت

محمد کے دامن سے وابستگی ہو
خدا کے لئے دوستی دشمنی ہو



صحت و تندرستی

سوال- صحت کی کیا اہمیت ہے؟

جواب- صحت یا تندرستی کامیاب زندگی کی شرط ہے- صحت کے بغیر نہ لکھنا پڑھنا ممکن ہے نہ کھیلنا- اگر صحت خراب ہو تو ذہن بھی صحیح طور پر کام نہیں کرتا-

سوال- صحت کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب- صحت کی تین قسمیں ہیں-

سوال- کون کون سی ہیں؟

جواب- جسمانی صحت' ذہنی صحت اور روحانی صحت - اور تینوں کا آپس میں گہرا تعلق ہے-

سوال- جسمانی صحت یا تندرستی کے بنیادی اصول کیا ہیں؟

جواب- جسمانی صحت کے تین اصول ہیں-

سوال- کون سے؟

جواب- پاکی' Purity یا صفائی' تواتر' Regularity اور اعتدال Moderation

سوال- پاکی یا صفائی کا مطلب کیا ہے؟

جواب- پاکی یا صفائی کا مطلب ہے کہ ہر چیز پاک و صاف ہو- جسم پاک و صاف ہو' ذہن پاک و صاف ہو' کپڑے' لباس' جگہ پاک و صاف ہو' ہوا جس میں ہم سانس لیں' پانی جو ہم پئیں' غذا جو ہم کھائیں- غرض ہر چیز پاک و صاف ہو- پاکی اور صفائی' تندرستی کا پہلا بنیادی اصول ہے-

سوال۔ تواتر سے کیا مراد ہے؟

جواب۔ تواتر Regularity کا مطلب ہے کہ جو کام بھی کیا جائے اپنے وقت پر تسلسل سے کیا جائے۔

سوال۔ یعنی؟

جواب۔ یعنی یہ کہ کھانے پینے' کام کرنے' سونے' کھیلنے یا پڑھنے لکھنے کا جو مناسب وقت ہے' ہر روز اس کی پابندی کی جائے۔ وقت بے وقت کھانا پینا' کھیلنا' سونا حتیٰ کہ بے وقت پڑھنا بھی صحت کے لئے اچھا نہیں ہوتا۔

سوال۔ صحت کا تیسرا اصول کیا ہے؟

جواب۔ صحت کو قائم رکھنے کا تیسرا اصول وہی ہے جس کا حکم رسول پاک ﷺ نے دیا یعنی **خیر الامور اوسطھا** یعنی ہر کام میں توازن۔ اعتدال سے کام لیا جائے' نہ بہت کم نہ بہت زیادہ' نہ ایک انتہاء نہ دوسری انتہا۔

سوال۔ مثلاً؟

جواب۔ مثلاً یہ نہیں کہ ہر وقت پڑھنا ہی پڑھنا ہے۔ نہ آرام' نہ تفریح' نہ کھیل' نہ ڈھنگ سے کھانا پینا۔ دوسری انتہا یہ ہے کہ دن رات کھیل ہی کھیل' ٹی وی ہی ٹی وی' سونا یا کھانا ہی کھانا۔ Living Habits میں بھی اعتدال ہونا چاہیے۔

Moderation is the Law



صحت مند جسم

قدیم یونانیوں کا نظریہ یہ تھا کہ صحت مند دماغ صحت مند جسم میں ہی پایا جاسکتا ہے۔ اس لئے انہوں نے جسمانی تربیت کو تعلیمی نصاب کا حصہ بنایا۔ اور اولمپک گیمز شروع کیں۔ یہ نظریہ بالکل صحیح ہے۔ اگر جسم کمزور ہو' صحت خراب رہتی ہو' تعلیم تو تعلیم ہے' وہ زندگی کے کسی شعبے میں بھی کامیاب نہیں ہوسکتا۔ پڑھنا لکھنا ہو یا کوئی اور کام' آخر اسے آگے تو دماغ کی ہی قوت سے بڑھنا ہے۔ جب چراغ میں تیل ہی کم ہو تو بتی میں روشنی کہاں سے آئے گی۔ تعلیم کی' ترقی کی' غرض ہر کامیابی کی بنیاد اچھی صحت ہے۔ اس لئے سب سے پہلے صحت کی فکر کرنی چاہیے۔ صحت مند رہنے کے لئے صحت کے بنیادی اصولوں کی پابندی بھی ضروری ہے۔ کھانے میں مزے کے علاوہ غذائیت کا بھی خیال رکھو اور وقت پر کھاؤ پیو' وقت پر کھیلو' وقت پر پڑھو' جلد سوؤ' جلد اٹھو' ورزش کرو اور تازہ ہوا میں گہرے گہرے سانس لو۔ ان شاء اللہ صحت اچھی رہے گی۔

ہاں یہ بھی یاد رکھو کہ صحت پر آدمی کی سوچ اور اس کے احساسات کا بھی اثر پڑتا ہے۔ زودرنجی سے بچو' حسد' بدگمانی' نفرت سے دور رہو۔ چھوٹی چھوٹی باتوں کو اپنے لئے مسئلہ نہ بناؤ۔ خواہ مخواہ کی ذہنی پریشانی سے بچو۔ دل کو بڑا رکھو ۔ برداشت کرنا اور درگزر کرنا سیکھو۔ ہر معاملہ میں اعتدال صحت کی کنجی ہے۔ مختصر یہ کہ خوش رکھو اور خوش رہو۔ اسی طرح ذہنی اور جسمانی' دونوں طرح کی صحت اچھی رہے گی۔ پاکستان کا مستقبل ہر لحاظ سے صحت مند پاکستانیوں سے وابستہ ہے۔ یوں صحت مند رہنا ایک قومی ضرورت ہے۔



○ رب زدنی علما

اے اللہ! میرے علم میں اضافہ فرما۔

(دعائے نبوی ﷺ)

دوسرا باب

درس زندگی

In Search of Wisdom

دوسرا باب

(درس زندگی)

پہلا حصہ

- قرآن روشنی ہے
- آزادی
- علم
- علم اور جہالت
- سکھ اور سکون
- اچھا برا کام
- سچ کی طاقت
- سچ کی طاقت
- تین دولتیں
- سچی خوشی
- علم کی تین منزلیں
- وقت کی قدر
- صحیح مشورہ
- غلط امید
- معلومات اور علم
- استاد اور علم
- آزادی کی ذمہ داریاں
- انصاف
- ایثار
- اسلامی مساوات

- استاد کا ادب
- دوستی
- دوستوں کا خیال
- چالاکی کی بیوقوفی
- بڑائی کا معیار
- قربانی
- خوشامد
- حسد
- حسد اور رشک
- دوسروں کی عزت
- دوسروں کی مدد
- اعتدال
- محنت کی عادت
- پابندی وقت
- بڑوں کا کہنا ماننا
- دوسروں کی عزت
- میٹھا بول
- کاہلی
- استاد کا رتبہ
- استاد کا منصب عالی
- استاد کا مقام
- استاد کا مرتبہ
- استاد کا احترام
- بزرگوں کی غلطی

- قربانی و ایثار
- احسان جتانا
- ساحل کی سوغات
- تعلیم کی روح
- تربیت
- علم
- آدمی اور انسان
- جی خوش ہوا ہے راہ کو پر خار دیکھ کر
- زہر کا پیالہ
- باادب بانصیب' بے ادب بے نصیب
- احترام استاد کا مطلب
- قومی ترقی اور استاد
- سکندر کا استاد
- اقبال کے اساتذہ
- رحمان کو رحمان ہے' شیطان کو شیطان ہے
- اخلاقی جرات
- غیبت' ایک حماقت' ایک کمزوری
- صبر
- صبر میں طاقت ہے
- آخر شب دید کے قابل تھی بسمل کی تڑپ
- خدمت

○○○

قرآن روشنی ہے

قرآن حکیم اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے ہماری رہنمائی کے لئے وہ تمام اصول بیان کئے ہیں جو صحیح اور اچھی زندگی گزارنے کے لئے ضروری ہیں۔ قرآن حکیم کی صورت میں ہمارے پاس ایک ایسا رہنما موجود ہے جو زندگی کے ہر شعبے میں ہماری رہنمائی کرتا ہے' ہمیں ہدایت دیتا ہے۔ در حقیقت زندگی گزارنے کا صرف وہی طریقہ صحیح ہے جو قرآن حکیم ہمیں دیتا ہے۔ قرآن روشنی ہے۔ قرآن کی روشنی سے فائدہ اٹھاؤ! پاکستان اور ساری دنیا کو روشن کردو۔



آزادی

آزادی ایک بہت بڑی نعمت ہے' آزادی کی قدر کرنا ہمارا فرض ہے۔ آزادی کی حفاظت کرنا اور اس سے فائدہ اٹھانا ہی آزادی کی قدر کرنا ہے۔ آزادی کا مطلب غربت' جہالت' تعصب اور بیماری سے آزادی ہے۔



علم

علم انسان کو بڑا بناتا ہے۔ علم حاصل کرنا ہر انسان کا فرض بھی ہے اور حق بھی۔ اس حق سے' اس نعمت سے نہ کوئی کسی دوسرے کو محروم کرے اور نہ کوئی اپنے آپ کو۔



علم اور جہالت

ایک بار جو کوئی علم حاصل کرنا شروع کردیتا ہے اسے علم کی وسعتوں کا اور اپنی جہالت کا احساس ہونے لگتا ہے۔ یہ احساس کہ میں کچھ نہیں جانتا' انسان کو علم کی انتہاؤں تک پہنچاتا ہے۔



سکھ اور سکون

جو شخص صرف اپنے لئے سکھ اور سکون چاہتا ہے وہ کبھی سکھ اور چین سے نہیں رہتا۔ سکھ دو اور سکھی رہو۔



اچھا برا کام

کام اچھا ہو یا برا' کسی نہ کسی شکل میں اس کا اثر باقی رہتا ہے۔ ہر اچھا کام خیر جاریہ ہے اور ہر برا کام شر جاریہ۔



سچ کی طاقت

سچ میں بڑی طاقت ہوتی ہے۔ سچا آدمی جس اعتماد سے بات کرتا ہے اور جس حوصلے سے اپنا دفاع کرتا ہے وہ جھوٹا اور بددیانت آدمی نہیں کرسکتا۔ جس طرح جھوٹ کبھی نہ کبھی کھلتا ضرور ہے اسی طرح سچ بھی دیر یا سویر ظاہر ہو کر رہتا ہے۔ جھوٹ

بزدلی کی جڑ سے پھوٹتا ہے یا اس کی تہہ میں بددیانتی رہتی ہے۔



تین دولتیں

علم، صحت اور اخلاق۔ یہ تین دولتیں ایسی ہیں جو انسان کے پاس ہوں تو اسے پھر کسی اور دولت کی ضرورت نہیں رہتی۔ دین و دنیا کی تمام دولتیں اور نعمتیں انہی تین چیزوں سے حاصل ہو سکتی ہیں۔



سچی خوشی

انسان اپنے فائدہ کے لئے جو کام کرتا ہے وہ بھی اس کی خوشی کا باعث ہوتے ہیں۔ لیکن دوسرے کے کام آنے سے اور دوسروں کی خدمت کرنے سے جو سچی اور دیرپا خوشی حاصل ہوتی ہے وہ کسی دوسری طرح حاصل نہیں ہوتی۔

جو شخص صرف اپنے لئے سکھ اور سکون چاہتا ہے وہ کبھی سکھ اور چین سے نہیں رہتا۔ سکھ دو اور سکھی رہو۔



علم کی تین منزلیں

علم کی تین منزلیں ہیں: کیا، کیسے، کیوں۔

علم، ''کیا'' سے شروع اور ''کیسے'' کی منزل سے گزرتا ہوا ''کیوں'' پر مکمل ہوتا ہے۔ ''کیا'' کا جواب تو ہمیں استاد سے' کتابوں سے' انفارمیشن میڈیا سے بھی مل سکتا ہے۔ ''کیسے'' کا جواب ہمیں تجربے اور تحقیق سے ملتا ہے۔ ''کیوں'' کا جواب تفکر اور تدبر سے۔

اگر تمہارے دل میں واقعی علم کی طلب ہے ' اگر تم فی الواقع علم حاصل کرنا چاہتے ہو تو ہر چیز کی تہہ میں جانے کی عادت ڈالو۔ بتائی ہوئی بات آسانی سے نہ مانو۔ اسے تجربہ کی کسوٹی پر بھی پرکھو۔ جب تک تحقیق نہ کرلو سنی ہوئی بات پر یقین نہ کرو۔ کتاب کا لکھا ہوا بھی حرف آخر نہیں ہوتا۔ اقبال نے کہا تھا کہ ''علم حاصل کرو اور علم پیدا بھی کرو۔'' تجربے اور تحقیق ہی سے علم پیدا کیا جاسکتا ہے۔



وقت کی قدر

مشہور مثل ہے۔ ''گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں۔''

لیکن وقت کی ایک اور خصوصیت بھی ہے۔ یعنی ہم اس کو کام میں لائیں یا نہ لائیں' یہ بہتے پانی کی طرح از خود گزرتا چلا جاتا ہے۔ جس لمحہ جو کام ہونا تھا اگر وہ نہیں ہوا تو بس نہیں ہوا۔ وہ لمحہ تو آگے بڑھ گیا ۔ وہ وقت ضائع ہوگیا۔ چونکہ ہم نے اس سے کوئی تعمیری کام نہیں لیا۔

تعلیم حاصل کرنے' ترقی کرنے' آگے بڑھنے کا ایک وقت ہوتا ہے۔ وقت گزر جائے' وہ مواقع ہاتھ سے نکل جائیں' وہ ساز گار ماحول نہ رہے تو پھر کچھ نہیں کیا جاسکتا۔ بہت سے ذہین بچے زندگی کی دوڑ میں محض اس لئے پیچھے رہ جاتے ہیں کہ جو وقت محنت کرنے' تعلیمی بنیادوں کو مضبوط کرنے اور کیریئر بنانے کا تھا وہ انہوں نے

لاپرواہی میں ضائع کردیا۔

بعض نقصانات ایسے ہوتے ہیں کہ جن کی تلافی کبھی اور کسی طرح بھی ممکن نہیں ہوتی۔ اس لئے بہتر ہے کہ بچہ جلد سے جلد وقت کی قدر کرنا یعنی وقت کے ہر لمحہ سے پوارا فائدہ اٹھانا سیکھ لے۔ وقت سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کے لئے ضروری ہے کہ کاموں کو ان کی اہمیت کے لحاظ سے ترتیب دے لیا جائے۔ اور پھر اسی ترتیب کے لحاظ سے ہر کام کو وقت دیا جائے۔ جب تک انسان کو اپنی ترجیحات کا شعور نہ ہو وہ وقت سے صحیح کام نہیں لے سکتا۔

طلباء کو اپنی تعلیمی ترجیحات کا بہت واضح شعور ہونا چاہیے۔ تاکہ وہ کم اہم کام پر زیادہ وقت نہ صرف کردیں۔

جو وقت ضائع کرتا ہے' وقت اسے ضائع کردیتا ہے ۔ کبھی وقت سونا ہوتا ہے اور کبھی مٹی۔

قائد اعظم کا قول ہے:

"جو اپنی قدر کرتا ہے' وہ وقت کی قدر کرتا ہے۔"



صحیح مشورہ

ایک دوسرے سے صلاح مشورہ کرنا اچھی بات ہے۔ خاص طور سے کوئی نیا یا مشکل کام شروع کیا جائے تو بہتر ہے کہ اس شخص سے مشورہ کرلیا جائے جو اس کام کو جانتا ہے۔ یا جسے وہ کام کرنے کا تجربہ ہے۔ اسی طرح جب کوئی دوست تم سے کوئی مشورہ کرے تو اسے بہت سوچ سمجھ کر مشورہ دو۔ مشورہ بڑی ذمہ داری کا کام ہے۔ دوست ایک دوسرے کی بات فوراً مان لیتے ہیں۔ اس لئے دوستی میں مشورہ دیتے وقت اور بھی احتیاط کرنی چاہیے۔ اگر کسی معاملہ میں تمہیں اختلاف ہو تو اس کا اظہار

کرنے میں جھجکنا نہیں چاہیے۔ اچھا دوست وہی ہوتا ہے جو مخلص ہو اور کھری بات منہ پر کہہ سکے۔



غلط امید

اپنے اچھے سے اچھے دوست سے بھی کسی ایسی مدد کی امید مت رکھو جو اس کے لئے مشکل ہو یا ممکن نہ ہو۔ جب تم اپنی مشکل خود حل نہیں کرسکتے تو دوسرے کے لئے اس کو حل کرنا تو اور بھی مشکل ہوگا۔ اور جو کام تم اپنے دوست کے لئے نہیں کر سکتے' وہ' تمہارا دوست' تمہارے لئے نہیں کرسکے گا۔

اگر کسی مشکل میں تمہارا دوست تمہاری توقعات پر پورا نہ اترے تب بھی ایک دم بدگمان نہ ہو جاؤ۔ ہوسکتا ہے کہ تمہاری توقع ہی غلط ہو۔ اور وہ کام تمہارے دوست کی پہنچ سے باہر ہو۔ اور باوجود چاہنے کے وہ کام نہ کر سکا ہو۔

کسی سے نہ غلط امید رکھو اور نہ غلط امید دلاؤ۔ کسی کو غلط امید دلانا اس کو دھوکا دینے کے برابر ہے۔ بہتر ہے کہ اخلاقی جرات سے کام لے کر شروع میں نہ کردو۔ بجائے اس کے کہ آخر میں شرمندہ ہو کر نہ کہا جائے اور تعلقات خراب ہوں۔



معلومات اور علم

معلومات اور علم میں فرق ہے۔ معلومات کا تعلق جاننے سے ہے اور علم کا تعلق سمجھنے سے۔ معلومات کتابوں سے' استادوں سے یا انفارمیشن میڈیا سے حاصل ہوسکتی

ہیں۔ لیکن علم صرف سوچنے، سمجھنے سے حاصل ہوتا ہے۔



استاد اور علم

ایک طالب علم جو کچھ سیکھتا ہے اس میں اس کی اپنی کوشش کے علاوہ استاد کی محنت اور محبت بھی شامل ہوتی ہے۔ معلومات تو کتابوں میں بھی مل جاتی ہیں۔ لیکن علم استاد کے ذریعے سے حاصل ہوتا ہے۔ تربیت بھی استاد ہی کرتا ہے۔ آدمی سے انسان وہی بناتا ہے۔ اگر علم حاصل کرنا ہے تو دل سے استاد کی عزت کرو، وہ زیادہ ذوق و شوق سے تمہیں پڑھائے گا، سکھائے گا۔



آزادی کی ذمہ داریاں

آزادی کو قائم رکھنا آزادی حاصل کرنے سے بھی زیادہ مشکل کام ہے۔ یہ کام کافی شعور، محنت، ہمت اور قربانی چاہتے ہیں۔ آزادی اپنے ساتھ کچھ ذمہ داریاں بھی لاتی ہے۔ ان ذمہ داریوں کو پورا کرنا آزادی کو قائم رکھنے کی پہلی شرط ہے۔



انصاف

سب سے پہلے تو بچوں کو انصاف کرنا سیکھنا چاہیے۔ انصاف مل جل کر رہنے کی

بنیادی شرط اور ضرورت ہے۔ گھر میں' سکول میں' کھیل کے میدان میں' ہر جگہ' ہر ایک سے انصاف کرنا چاہیے۔ جو بچے انصاف کرنا نہیں سیکھتے ہیں وہ اپنی خود غرضی اور بے انصافی سے دوسروں کی زندگی اجیرن کردیتے ہیں۔ اور آخر میں خود بھی نقصان اٹھاتے ہیں۔ خود غرض' لڑاکا اور جھگڑالو بچے کو کوئی بھی پسند نہیں کرتا۔ آخر میں وہ تنہا رہ جاتا ہے۔ ایسے بچوں کی تعلیمی ترقی بھی متاثر ہوتی ہے۔ وہ نالائق رہ جاتے ہیں۔ کیونکہ جو وقت پڑھنے لکھنے میں لگنا تھا وہ دوسروں کو تنگ کرنے میں خرچ ہوجاتا ہے۔ اور جو توانائی ترقی کرنے میں کام آنی تھی وہ لڑنے جھگڑنے اور مار پٹائی میں صرف ہوجاتی ہے۔



ایثار

سوال۔ ایثار کا مطلب کیا ہے؟

جواب۔ ایثار کا مطلب ہے خود تکلیف اٹھا کر کسی کو آرام پہنچانا یا کسی کے لئے قربانی دینا۔ ایثار کرنا بہت بڑی بات ہے۔

سوال۔ کیوں؟

جواب۔ اس لئے کہ ایثار کرنا آسان کام نہیں۔ اپنے وقت' پیسے یا فائدے کو کسی کی خاطر قربان کرنے کے لئے بڑا حوصلہ چاہیے۔ ایثار کرنا مشکل ضرور ہے لیکن ہے بہت ضروری۔ جب تک کوئی ایثار نہ کرے' بات نہیں بنتی۔

سوال۔ اس کی کوئی مثال؟

جواب۔ مثال یہ ہے کہ ملک کی ترقی ان بے شمار لوگوں کی قربانیوں کی وجہ سے ممکن ہوتی ہے جو خاموشی سے گمنامی کی زندگی میں ملک اور قوم کے لئے

اپنا خون، پسینہ ایک کرتے رہتے ہیں۔ ملک کا دفاع تو ظاہر ہے کہ جیالوں اور جانبازوں کی بے دریغ قربانیوں کے بغیر ممکن ہی نہیں ہو سکتا۔



اسلامی مساوات

مساوات کے معنی ہیں برابری۔ اسلام سے پہلے امیر، غریب میں بڑا فرق سمجھا جاتا تھا۔ امیر کی عزت کی جاتی تھی اور غریب کو حقیر سمجھا جاتا تھا۔ ایک فرق نسل یا خاندان کی وجہ سے بھی تھا۔ ان فرقوں کی وجہ سے بہت سی خرابیاں پیدا ہو گئی تھیں۔ نبی کریم ﷺ نے ان فرقوں کو مٹایا اور مساوات قائم کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

"انسان ہونے کے لحاظ سے سب برابر ہیں۔ ان میں کوئی فرق نہیں۔"

اس برابری کا نام اسلامی مساوات ہے۔ حضور ﷺ نے اپنے آخری حج کے خطبہ میں بھی فرمایا:

"کسی عربی کو عجمی (غیر عربی) پر، عجمی کو عربی پر، سرخ کو کالے پر اور کالے کو سرخ پر کوئی برتری نہیں۔ برتری صرف تقویٰ (کردار) کی بنیاد پر ہے۔"



استاد کا ادب

مشہور کہاوت ہے۔ "با ادب با نصیب، بے ادب بے نصیب۔" اگر علم حاصل کرنا چاہتے ہو تو استاد کا ادب کرو۔ کیونکہ استاد ہی ہمیں علم دیتا ہے۔ اور علم حاصل کرنے

کے قابل بناتا ہے۔ استاد علم کی علامت ہے۔ استاد کی قدر علم کی قدر ہے۔ جو استاد کی قدر نہیں کرتا وہ علم کی قدر بھی نہیں کرتا۔

از خود خواہیم توفیق ادب
بے ادب محروم ماند از فضل رب

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

انسان کو جتنی جلدی یہ راز معلوم ہو جائے اتنا ہی اچھا ہے تاکہ وہ اپنے وقت کے ایک ایک لمحہ اور اپنی توانائی کے ایک ایک ذرہ کو ضائع کئے بغیر مصروف عمل ہو جائے۔

نہال اس گلستاں میں جتنے بڑھے ہیں
ہمیشہ وہ نیچے سے اوپر چڑھے ہیں



دوستی

دوست ضرور بناؤ' لیکن سوچ سمجھ کے' خوب چھان پھٹک کے۔ دوستی ضرور کرو لیکن پکی سچی۔ نہ کچے دوست اچھے' نہ کچی دوستی اچھی۔ اچھا اور پکا دوست بڑی مشکل سے ملتا ہے۔ اچھے دوستوں کی تلاش میں رہو۔ اگر کوئی مل جائے تو تم اس کے ہو جاؤ۔ وہ تمہارا ہو جائے گا۔



دوستوں کا خیال

دوستوں کا بڑا خیال رکھنا چاہیے- کوئی ایسا کام نہ کرو یا کوئی ایسی بات نہ کہو جو تمہارے دوست کو بری لگے- تم اپنے دوستوں کا خیال رکھوگے تو وہ بھی تمہارا خیال رکھیں گے- اور کوئی ایسی بات نہیں کریں گے جو تمہیں بری لگے- اور تمہیں تکلیف ہو- یاد رکھو! دوستی اعتماد سے شروع ہوتی ہے اور اعتماد سے پروان چڑھتی ہے - شک' دوستی کا دشمن ہے اور خود غرضی اس کی زہر قاتل -

خیال خاطر احباب چاہیے ہر دم
انیس ٹھیس نہ لگ جائے آبگینوں کو



چالاکی کی بیوقوفی

زیادہ چالاک بننے کی بیوقوفی کبھی نہ کرنا- جو شخص دوسروں کو بیوقوف بنانے میں سرگرداں رہتا ہے' آخر میں سب سے زیادہ نقصان اٹھاتا ہے-



بڑائی کا معیار

کسی کو حقیر نہ جانو- کوئی معمولی سے معمولی انسان اور معمولی سے معمولی چیز بھی حقیر نہیں ہوتی- یہ اور بات ہے کہ کسی وقت وہ تمہیں بے وقعت معلوم ہو- سب انسان برابر ہیں- اچھائی یا برائی' چھوٹائی یا بڑائی کا معیار اگر کوئی مقرر ہے تو علم اور

اخلاق ہے۔ نہ کوئی شخص دولت کے ہونے سے بڑا بن جاتا ہے اور نہ غریب مفلس ہونے سے چھوٹا۔

نہیں ہے چیز نکمی کوئی زمانے میں
کوئی برا نہیں قدرت کے کارخانے میں



قربانی

انسان کی امتیازی پہچان یہ ہے کہ وہ تبدیل ہوسکتا ہے۔ انسان قربانی دیتا ہے اور قربانی انسان کی امتیازی پہچان ہے۔

سوال۔ طلباء کے لئے قربانی و ایثار کے جذبے کی اہمیت اور ضرورت ہے؟

جواب۔ طلباء کے لئے تو قربانی و ایثار کے جذبے کی اہمیت سب سے زیادہ ہے۔ ان کی اپنی زندگی کے لئے بھی اور قومی زندگی کے لئے بھی۔ جو بچے خود غرض نہیں بلکہ ایثار شعار ہوتے ہیں یعنی جو دوسروں کے کام آتے ہیں اور ان کے لئے چھوٹی موٹی تکلیف اٹھانے سے گریز نہیں کرتے وہ عزت اور سکون کی زندگی گزارتے ہیں۔



خوشامد

منہ پر جھوٹی تعریف کرنے کو خوشامد کہتے ہیں۔ خوشامدی میں خودداری کی کمی ہوتی

ہے۔ اور جو خوشامد پسند کرے اس میں عقل کی۔ اگر نہیں تو وہ احساس کمتری کا شکار تو ضرور ہی ہوتا ہے۔



حسد

حاسد بے وقوف ہوتا ہے یا پھر وہ احساس کمتری کا شکار ہوتا ہے۔ بجائے اس کے کہ تگ و دو کرکے اپنے آپ کو آگے بڑھائے' وہ دوسرے کو گرانے کے لئے جوڑ توڑ کرنے میں اپنا وقت اور اپنی توانائی ضائع کرتا رہتا ہے۔ یا پھر دل ہی دل میں کڑھتا رہتا اور اپنا خون جلاتا ہے۔ بہر دو صورت کوئی مثبت پیش رفت نہیں ہوتی۔ حسد بہت جلد نفرت میں بدل جاتا ہے ۔ نفرت حسد سے بھی زیادہ منفی جذبہ ہے۔



حسد اور رشک

حسد یہ ہے کہ انسان دوسرے کو خوش دیکھ کر ناخوش' کامیاب دیکھ کر بے چین ہو اور بہتر دیکھ کر کڑھے۔ اس سے نفرت کرے' اس کا برا چاہے۔ حسد کا سب سے زیادہ نقصان خود حاسد کو ہوتا ہے۔ وہ دوسرے کو نقصان پہنچا سکے یا نہیں' خود مستقل طور پر ذہنی اذیت کا شکار رہتا ہے۔ حسد ایک منفی نفسیاتی رد عمل ہے۔ جب کہ رشک مثبت ہوتا ہے۔ رشک یہ ہے کہ کسی کو اچھا' بہتر' کامیاب دیکھ کر خود بھی اس سے بڑھ کر بننے کی جد و جہد کی جائے۔ حسد میں دوسرے کو گرانے کی خواہش ہوتی ہے۔ رشک میں خود کو اٹھانے کی امنگ ہوتی ہے۔



دوسروں کی عزت

دوسروں کی عزت کرنا گویا اپنی عزت کرنا ہے۔

سوال۔ کس طرح؟
جواب۔ جب آپ کسی کی عزت کریں گے تو وہ لامحالہ آپ کی عزت کرے گا۔

کیا خوب سودا نقد ہے اس ہاتھ دے اس ہاتھ لے

سوال۔ ہر کسی کی عزت کیوں کی جائے؟
جواب۔ اس لئے کہ بحیثیت انسان سب برابر ہیں۔

سوال۔ پھر بڑائی کا معیار کیا ہوا؟
جواب۔ کردار' کیریکٹر' انسان دوستی۔ جو دوسروں کی عزت کرے' ان کے کام آئے' ان کا خیال رکھے' وہی بڑا ہے' وہی قابل عزت۔



دوسروں کی مدد

ہماری ہمیشہ یہ کوشش ہونی چاہیے کہ ہماری ذات سے دوسروں کو کسی نہ کسی طرح فائدہ پہنچتا رہے' وہی بڑا ہے' وہی قابل عزت جس سے دوسروں کو فیض پہنچتا رہے۔



اعتدال

افراط و تفریط سے ہٹ کر ہر بات میں اعتدال سے کام لینا چاہیے۔ یعنی بیچ کا

راستہ اختیار کرنا اچھا ہوتا ہے۔ برائی تو برائی ہے' انتہا پسندی تو اچھائی میں بھی اچھی نہیں ہوتی ہے۔ اعتدال قانون فطرت ہے۔ اسی لئے کہا گیا ہے:

خیر الامور اوسطها



محنت کی عادت

محنت کی عادت سے بڑھ کر کوئی عادت نہیں۔ محنت سے ہر مشکل آسان اور ہر کمی پوری ہو جاتی ہے۔ ذہانت کی کمی بھی' مواقع اور وسائل کی کمی بھی۔ محنت سے انسان کے جوہر ہی نہیں کھلتے' ترقی کے دروازے بھی کھلتے ہیں۔

حالی کا شعر ہے:

مشقت کی ذلت جنھوں نے اٹھائی
جہاں میں ملی آخر ان کو بڑائی

اقبال نے کہا:

سخت کوشی سے ہے تلخ زندگانی انگبیں



بے محنت پیہم کوئی جوہر نہیں کھلتا
روشن شرر تیشہ سے ہے خانہ فرہاد



پابندی وقت

وقت کی پابندی سے کام زیادہ بھی ہوتا ہے اور بہتر بھی۔ جب ایک کام وقت پر ہو تو دوسرے کام بھی وقت پر ہونے لگتے ہیں اور سب کی کارکردگی بڑھتی ہے۔ کسی کا وقت ضائع نہیں ہوتا۔ کسی کو پریشانی نہیں ہوتی۔ جن کو آگے بڑھنا ہوتا ہے وہ اپنے وقت کے استعمال کے بارے میں بہت محتاط ہوتے ہیں۔



بڑوں کا کہنا ماننا

جو بچے بڑوں کا کہنا مانتے ہیں' وہ ہر طرح سے فائدے میں رہتے ہیں۔

چاہو اگر بڑائی کہنا بڑوں کا مانو

گھر کے بڑے بھی ان سے اور زیادہ محبت کرتے ہیں اور ان کا کہا نہیں ٹالتے۔ ہمارے بڑوں سے بڑھ کر ہمارے برے بھلے کو کون جانتا ہے۔ اس لئے بڑوں کا کہنا ماننا ضروری بھی ہے اور اچھا بھی۔ جو بچے اپنے بڑوں کا کہنا نہیں مانتے' ان کے چھوٹے بھی ان کا کہنا ماننا ضروری نہیں سمجھتے۔



دوسروں کی عزت

دوسروں کی عزت کرنا گویا اپنی عزت کرنا ہے۔ ہر انسان خواہ چھوٹا ہو یا بڑا' بحیثیت انسان کے عزت کا مستحق ہوتا ہے۔ سب انسان برابر ہیں۔ بڑا وہ ہے جو دوسروں کی عزت کرے اور ان سے اچھی طرح پیش آئے۔



میٹھا بول

خوش اخلاقی اور بااخلاقی کا تعلق بھی بڑی حد تک عادت سے ہے۔ اس لئے بچپن سے خوش اخلاقی کی عادت ڈالنی چاہیے۔

بعض لوگوں کو احساس بھی نہیں ہوتا اور بے خیالی میں ایسے الفاظ استعمال کر جاتے ہیں جو بداخلاقی کے زمرے میں آتے ہیں۔ اس لئے شروع سے احتیاط کرنی چاہیے کہ ہم کیا کہہ رہے ہیں' کس سے کہہ رہے ہیں' اور ہمارا لب و لہجہ کیسا ہے۔ امام غزالی کا قول ہے کہ "لہجے کا اثر الفاظ سے بھی زیادہ ہوتا ہے۔" خوش اخلاقی سے بگڑے کام بنتے ہیں اور دشمن دوست بن جاتے ہیں۔ جب کہ بداخلاقی سے بنتے کام بگڑتے اور دوست' دشمن ہو جاتے ہیں۔ سچ ہے "میٹھے بول میں جادو ہے۔"

جہاں رام ہوتا ہے میٹھی زباں سے
نہیں لگتی کچھ اس میں محنت زیادہ
(حالی)



کاہلی

کاہلی سے خدا بچائے۔ کاہلی اپنے آپ کو برباد کرنے کا سب سے آسان طریقہ ہے۔ سستی اور کاہلی کا تعلق بھی بڑی حد تک عادت سے ہے۔ ایک بار کاہلی کی عادت پڑ جائے تو اس سے پیچھا چھڑانا مشکل ہوجاتا ہے۔ افراد کی طرح بعض اوقات قومیں بھی کاہلی کا شکار ہوجاتی ہیں۔

حالی نے کہا ہے:

سب ایسے تن آساں و بیکار و کاہل
تمدن کے حق میں ہے یہ زہر قاتل

یہ جب پھیلتے ہیں سمٹتی ہے دولت
یہ بڑھتے ہیں جوں جوں تو گھٹتی ہے دولت



استاد کا رتبہ

اسلام میں استاد کا رتبہ بہت بلند ہے' رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ استاد کی حیثیت روحانی باپ کی ہے اور اس کا حق اپنے شاگردوں پر اتنا ہی ہے جتنا کسی باپ کا حق اپنی اولاد پر ہوتا ہے۔



استاد کا منصب عالی

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے کہ:

"جس شخص نے مجھے ایک حرف بھی پڑھایا وہ میرا آقا ہے۔"

اگر ایک حرف پڑھانے والے کا رتبہ اس قدر بلند ہے تو اس استاد کی عظمت اور رتبے کا اندازہ لگائیے جو انسان کو نہ صرف علم کی دولت سے نوازتا ہے بلکہ اسے درس زندگی دیتا ہے۔ یعنی کامیاب زندگی بسر کرنے کے آداب بھی سکھاتا ہے۔



استاد کا مقام

استاد بلاشبہ دنیا کا سب سے خوش نصیب انسان ہے۔ خوش نصیب اس لحاظ سے کہ اسے وہ فرض سونپا گیا ہے جو خدا نے اپنے پیغمبروں اور رسولوں کو سونپا تھا' یعنی لوگوں کو تعلیم دینا اور دنیا میں علم کی روشنی پھیلانا۔



استاد کا مرتبہ

علم کا درجہ بہت بلند ہے اور جو شخص خود علم حاصل کرتا ہے اور پھر دوسروں تک اسے پہنچاتا ہے' یعنی اس علم کو آگے پھیلاتا ہے اور دنیا میں علم کی روشنی پھیلاتا ہے' اس کا مرتبہ کتنا بلند ہوگا؟



استاد کا احترام

جب استاد نہیں تھا تو دنیا میں جہالت کی تاریکی تھی۔ استاد نے اس تاریکی میں علم

کی شمع روشن کی تو یہ اندھیرا اجالے میں بدل گیا۔ علم کی بدولت دنیا میں تہذیبی ترقی ممکن ہوئی۔ اور تمدن کو فروغ حاصل ہوا۔ دنیا میں ہر قسم کی ترقی کا سہرا علم اور معلم' استاد کے سر ہے۔۔ اس لئے استاد کا احترام ہم سب پر لازم ہے۔



بزرگوں کی غلطی

شیخ سعدی کا مشہور قول ہے:

"خطائے بزرگاں گرفتن' خطا است"

یعنی بزرگوں کی غلطی پکڑنا غلطی ہے۔ سعدی کے اس قول میں جو نکتہ ہے وہ فارسی کے لفظ "گرفتن" میں مخفی ہے۔ جس کا لفظی ترجمہ پکڑنا کیا گیا ہے۔ اور صحیح کیا گیا ہے۔ کسی غلطی کو غلطی سمجھنا اور بات ہے اور اس کو پکڑنا اور بات ہے۔ سمجھنا ایک ذہنی عمل ہے اور پکڑنا ایک تنقیدی عمل ہے جس سے تذلیل یا کم از کم شرمندہ کرنے کا پہلو نکلتا ہے۔ جس چیز کو منع کیا گیا ہے وہ سمجھنا نہیں' پکڑنا ہے۔ بزرگ بھی آخر انسان ہی ہوتے ہیں۔ ان کی رائے بھی غلط ہوسکتی ہے۔ ان کی معلومات کے غلط یا پرانی ہونے کا امکان تو اور بھی زیادہ ہوتا ہے۔ چونکہ آج کل علم بہت تیزی سے آگے بڑھ رہا ہے۔ آج کی صحیح بات کل غلط ثابت ہو جاتی ہے یا اس کا کوئی نیا پہلو سامنے آجاتا ہے۔ مختصر یہ کہ بزرگوں کی غلطی پکڑنا اور وہ بھی اس انداز سے جس سے حفظ مراتب کی نفی ہوتی ہو' آداب کے خلاف ہے۔ البتہ بزرگوں سے شائستگی سے اختلاف رائے کیا جاسکتا ہے۔ آج کل کے بزرگ بھی اس کا برا نہیں مانتے۔ احترام بہ ہر صورت شرط ہے۔ یہاں ایک اور نکتہ قابل غور ہے۔ بعض نوجوانوں کو اکثر یہ غلط فہمی ہو جاتی ہے کہ چونکہ ان کے بزرگوں کی تکنیکی معلومات پرانی ہوگئی ہیں تو شاید ان کی قدریں بھی یا زندگی کے تجربات بھی دور از کار ہوگئے ہیں۔ نہیں! ایسا ہرگز نہیں! اس لئے نوجوانوں کو بھی ذرا سوچ سمجھ کے صحیح یا غلط فیصلہ دینا چاہیے۔



قربانی و ایثار

میزبان:

سوال۔ ایثار کا مطلب کیا ہے؟

جواب۔ ایثار کا مطلب ہے خود تکلیف اٹھا کر کسی کو آرام پہنچانا یا کسی کے کام آنا۔ ایثار کرنا بہت بڑی بات ہے۔

سوال۔ کیوں؟

جواب۔ اس لئے کہ ایثار کرنا آسان کام نہیں۔ اپنے وقت' اپنے پیسے یا فائدے کو کسی کی خاطر قربان کرنے کے لئے بڑا حوصلہ چاہیے۔ ایثار کرنا مشکل ضرور ہے لیکن ہے بہت ضروری۔ جب تک کوئی احسان نہ کرے' بات نہیں بنتی۔

سوال۔ اس کی کوئی مثال؟

جواب۔ مثال یہ ہے کہ ملک کی ترقی ان بے شمار لوگوں کی قربانیوں کی وجہ سے ممکن ہوتی ہے جو خاموشی سے گمنامی کی زندگی میں ملک و قوم کے لئے اپنا خون پسینہ ایک کرتے رہتے ہیں۔ ملک کا دفاع تو ظاہر ہے کہ بغیر جیالوں اور جانبازوں کی بے دریغ قربانیوں کے ممکن ہی نہیں۔ مختصر یہ کہ جو جہاں ہے' جان مارے تو بات بنے۔

سوال۔ طلباء کے لئے قربانی و ایثار کے جذبے کی کیا اہمیت اور ضرورت ہے؟

جواب۔ طلباء کے لئے تو قربانی و ایثار کے جذبے کی اہمیت سب سے زیادہ ہے' ان کی اپنی زندگی کے لئے بھی اور قومی زندگی کے لئے بھی۔ جو بچے خود غرض نہیں بلکہ ایثار شعار ہوتے ہیں یعنی جو دوسروں کے کام آتے ہیں اور ان کے لئے چھوٹی موٹی تکلیف اٹھانے سے گریز نہیں کرتے۔ وہ عزت اور سکون کی زندگی گزارتے ہیں۔ دوسرے بھی ان کے کام آتے ہیں۔ یہی بچے بڑے ہو کر

ملک و قوم کی خدمت ذوق و شوق سے کرتے ہیں۔ ایسے ہی خاموش اور گمنام خدمت گزاروں سے قومیں بنتی ہیں۔



احسان جتانا

خاموشی سے احسان کرنا جتنی اچھی بات ہے' احسان جتانا اتنی ہی بری بات ہے۔

سوال۔ کیوں؟

جواب۔ اس لئے کہ احسان جتانے کا مطلب یہ ہے کہ تم نیک نیتی یا بے غرضی سے کسی کے کام نہیں آئے بلکہ احسان جتا کر اپنے احسان کی قیمت فوری طور پر وصول کرنا چاہتے ہو۔ احسان جتانا خود غرضی اور کم ظرفی کی بدترین مثال ہے۔ اس سے تو بہتر تھا' احسان نہ کیا جاتا۔

سوال۔ احسان نہ کرنا بہتر کس طرح ہوتا؟

جواب۔ اس طرح کہ احسان جتا کر اس کی عزت نفس جو مجروح ہوئی' وہ اس تذلیل اور ذہنی اذیت سے بچ جاتا۔ ہر خوددار شخص تکلیف اٹھانے کو ذلت اٹھانے پر ترجیح دے گا۔



ساحل کی سوغات' خار و خس و خاشاک

ضرب کلیم کا شعر ہے:

دریا میں موتی' اے موج بیباک

ساحل کی سوغات' خار و خس و خاشاک

شاعر کہتا ہے' اے موج بیباک! موتی تو سمندر کی تہہ میں ملتے ہیں۔ پر سکون ساحل پر خس و خاشاک کے سوا کیا رکھا ہے۔ مطلب یہ کہ انسان کو جو کچھ حاصل کرنا ہوتا ہے وہ تن آسانی سے نہیں' سخت کوشی سے حاصل ہوتا ہے۔

اقبال نے ایک اور جگہ کہا ہے:

اگر خواہی حیات اندر خطر زی

یعنی اگر زندگی چاہتے ہو تو خطروں میں زندہ رہنا سیکھو۔ اقبال نے جو خطرے کے اندر جینے کو کہا' وہ در اصل زندگی کے نت نئے چیلنج قبول کرنے' جرات سے آگے بڑھنے' نئی راہیں نکالنے' نئے تجربے کرنے' نئے خواب دیکھنے' نئے طریق کار وضع کرنے کا رویہ اختیار کرنے کی تلقین ہے۔

طلباء کو خاص طور پر تحقیق' تجسس' تجربے اور تفکر کا رویہ اپنانا چاہیے' تعلیم میں بھی' زندگی میں بھی۔

اقبال کا شعر ہے:

سمجھتا ہے تو راز ہے زندگی
فقط ذوق پرواز ہے زندگی



تعلیم کی روح

تعلیم نصابی کتابیں رٹنے اور جیسے تیسے امتحان پاس کرنے کا نام نہیں۔ تعلیم کا اصل مقصد ذہن کی نشو و نما ہے' مطالعہ سے' مشاہدہ سے' تجربے سے دماغ کو روشن کرنا ہے۔

اس لئے صرف جاننا ہی کافی نہیں، سمجھنا بھی ضروری ہے۔ اور سمجھے بغیر سوچنا ممکن نہیں۔ اس لئے بہتر تعلیم وہ ہے، صحیح تعلیم وہ ہے جو سوچنے سمجھنے کی صلاحیت پیدا کرے۔



تربیت

زندگی کے سفر میں صرف علم کافی نہیں۔ صرف جاننے اور سمجھنے سے زندگی کی کٹھن منزلیں سر نہیں ہوتیں۔ علم ذریعہ ہے اور کردار مطلوب و مقصود۔ کردار کا تعلق تربیت سے ہے۔ اس لئے تربیت کی اہمیت رسمی تعلیم سے بھی زیادہ ہے۔



علم

محض علم تو دو دھاری تلوار ہے۔ یہ خیر کا ذریعہ بھی ہو سکتا ہے اور شر کا سبب بھی۔ تربیت سے علم "خیر کثیر" کا سبب بنتا ہے۔



آدمی اور انسان

غالب کا شعر ہے:

بس کہ دشوار ہے ہر کام کا آساں ہونا
آدمی کو بھی میسر نہیں انساں ہونا

آدمی طبعی عمل سے پیدا ہوتا ہے اور انسان تہذیبی عمل سے بنتا ہے۔ تعلیم و تربیت ہی وہ تہذیبی عمل ہے جس کے ذریعے آدمی انسان میں بدلتا ہے۔ جو اس کے اندر اس طرح چھپا ہوتا ہے جس طرح بیج میں پیڑ چھپا ہوتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ آدمی سے انسان بننے کا عمل ایک مشکل سفر ہے۔ ہر ایک کی قسمت میں انسان بننا بھی نہیں ہوتا۔



جی خوش ہوا ہے راہ کو پر خار دیکھ کر

راہ کے کانٹوں کو چار و ناچار برداشت کرنا ایک بات ہے۔ اور ان کو دیکھ کر خوش ہونا اور بات ہے۔ اور بڑے حوصلے کی بات ہے۔

جی خوش ہوا ہے راہ کو پر خار دیکھ کر

وہ کہہ سکتا ہے جسے اپنے زور بازو پر' اپنی قوت برداشت پر' اپنے عزم سفر پر اعتماد ہو اور بھرپور اعتماد ہو۔ یہ خطرپسندی' یہ ذوق سخت کوشی ہی زندگی میں کامیابی کی ضمانت ہے۔

چلا جاتا ہوں ہنستا کھیلتا موج حوادث سے
اگر آسانیاں ہوں زندگی دشوار ہو جائے



زہر کا پیالہ

ایسا اچھا کام جو مثال بن جائے' جس سے دوسروں کی راہیں روشن ہو جائیں' بہت

ہے۔ قدیم یونان کے اس درویش فلسفی نے اپنی ساری زندگی سچائی کی تلاش اور سچائی کی ترویج میں گزار دی۔ اور آخر میں سچائی ہی کی خاطر زہر کا پیالہ پی لیا اور خوشی خوشی پی لیا۔

زہر کا پیالہ اب علامت ہے اس تکلیف کی' اس قربانی کی' اس ایثار کی جو سچائی کے لئے' بھلائی کے لئے' دیانت کے لئے ہر بھلے اور اچھے آدمی کو کرنی پڑتی ہے۔ ہر دور میں' ہر عہد میں' ہر جگہ کسی نہ کسی کو سقراط بننا پڑتا ہے اور زہر کا پیالہ پینا پڑتا ہے۔ جو شخص ہنسی خوشی ایک اچھے کام کے لئے مشقتیں اٹھالیتا ہے' اذیتیں برداشت کرلیتا ہے وہ امر ہو جاتا ہے۔



باادب بانصیب ' بے ادب بے نصیب

چونکہ علم اور معلم لازم و ملزوم ہیں۔ معلم کی ذاتی قدر اصل میں علم کی قدر دانی ہے۔ اس لئے اکثر دیکھا گیا ہے کہ جو شاگرد اپنے اساتذہ کی زیادہ عزت کرتے ہیں وہ علم کے میدان میں اپنے ساتھیوں سے سبقت لے جاتے ہیں۔ اور جو طالب علم اپنے اساتذہ کی کما حقہ قدر نہیں کرتے وہ علم حاصل کرنے میں دوسروں سے پیچھے رہ جاتے ہیں۔ اسی لئے کہا گیا ہے:

"باادب بانصیب ' بے ادب بے نصیب"

ظاہر ہے استاد ایسے شاگردوں کی طرف زیادہ توجہ دیتے ہیں جو ان کی زیادہ عزت کرتے ہیں۔ یوں بھی علم ایک دولت ہے اور یہ دولت صرف اسی کو ملتی ہے جو اس کی اور اس دولت کے دینے والے محسن کی قدر کرتے ہیں۔



احترام استاد کا مطلب

یہ بات تو ہر شخص جانتا ہے کہ استاد کی شخصیت احترام کے لائق ہے۔ لیکن ہمیں یہ بھی جاننا چاہیے کہ احترام سے کیا مراد ہے اور ہم استاد کا کس طرح احترام کرتے ہیں؟ احترام استاد سے مراد ہے استاد سے ادب سے پیش آنا۔ یعنی استاد کا ادب کرنا۔ ادب کرنے کا مطلب ہے استاد سے ملاقات ہو تو سلام میں پہل کرنا۔ استاد کے ہر حکم کی تعمیل کرنا۔ استاد کی ضرورت کو اپنی ضرورت جاننا اور اس کے کام کو اپنا کام سمجھنا۔ لیکن احترام کا ایک دوسرا پہلو بھی ہے اور وہ یہ کہ استاد جو کچھ پڑھائے ہم اسے توجہ سے پڑھیں اور جو کام وہ کرنے کو دے اسے دلچسپی اور شوق سے کریں اور کوئی بات ایسی نہ کریں جس سے استاد ناراض ہو۔



قومی ترقی اور استاد

قوموں کی ترقی علم پر موقوف ہے اور علم کی ترقی کا دار و مدار دوسری چیزوں کے علاوہ استاد کی ذات پر ہے۔ استاد کی عزت جس قدر زیادہ ہوگی' اس کا درجہ جس قدر بلند ہوگا علم اسی قدر فروغ پائے گا اور ملک ترقی کرے گا۔ جو قوم اپنے استاد کی عزت کرنا نہیں جانتی وہ قوم کبھی ترقی نہیں کرسکتی۔ قومی زندگی میں استاد کی حیثیت روشنی کے مینار کی سی ہے۔ وہ ایسا چراغ ہے جس سے ہزاروں چراغ جلتے ہیں۔ صحیح استاد پوری قوم کا محسن ہوتا ہے۔



سکندر کا استاد

سکند اعظم اپنے استاد ارسطو کا بے حد احترام کرتا تھا۔ ایک روز اس کے درباریوں نے پوچھا:

"آپ اس بوڑھے فلسفی کا جتنا احترام کرتے ہیں اتنا اہتمام تو آپ اپنے باپ (فیلقوس) کی پذیرائی میں بھی نہیں کرتے۔"

سکندر اعظم نے جواب دیا:

"میرا باپ مجھے آسمان سے زمین پر لایا۔ (یعنی اس نے مجھے میرا جسمانی وجود دیا) اور میرا استاد مجھے زمین سے آسمان پر لے گیا۔" (یعنی اس نے میری تعلیم و تربیت سے مجھے وہ بنایا جو میں ہوں۔ میں سکندر اعظم اپنے استاد کی کاوشوں سے بنا۔)



اقبال کے اساتذہ

علامہ اقبال اپنے اساتذہ کا بے حد احترام کرتے تھے۔ سرفہرست مولوی میر حسن تھے۔ جن کے سامنے انہوں نے کبھی شعر پڑھنے کی جرات بھی نہیں کی۔ ان کے ساتھ ہوتے تو ادب سے سر جھکا کر دو قدم پیچھے رہتے۔ جب پنجاب کے گورنر میکیگن نے شمس العلماء کے خطاب کے سلسلہ میں اقبال سے پوچھا کہ مولوی میر حسن صاحب کی تصانیف کون کون سی ہیں تو انہوں نے بڑے فخر سے کہا:

"شاہ صاحب کی سب سے بڑی تصنیف میں خود ہوں۔"

گورنمنٹ کالج لاہور میں اقبال کے فلسفہ کے ایک استاد تھے پروفیسر آرنلڈ۔ اقبال ان کا بھی بڑا احترام کرتے تھے۔ ان کے انتقال کے بعد اقبال نے ان کی یاد میں ایک پر درد مرثیہ لکھا۔



رحمان کو رحمان ہے' شیطان کو شیطان ہے

سوال۔ اس کا کیا مطلب ہے؟

جواب۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ جو جیسا کرے گا ویسا بھرے گا۔ جو بیجے گا وہ کاٹے گا۔ جو بھلائی کرے گا وہ بھلائی پائے گا۔ جو نقصان پہنچائے گا وہ نقصان اٹھائے گا۔

سوال۔ کیسے؟

جواب۔ یہ دنیا کا دستور ہے۔ جیسا Cause ویسا Effect

کیا خوب سودا نقد ہے اس ہاتھ دے اس ہاتھ لے

سوال۔ یہ مصرعہ کس کا ہے؟

جواب۔ نظیر اکبر آبادی کا۔

سوال۔ اس نظم کے کچھ اور ٹکڑے؟

جواب۔

آرام دے' آرام لے دکھ درد دے آفات لے
آرام میں آرام ہے' آزار میں آزار ہے
نقصان میں نقصان ہے' احسان میں احسان ہے
اپنے نفع کے واسطے مت اور کا نقصان کر
نقصان تیرا بھی ہوئے اس بات پر دھیان کر
دل شاد رکھ دل شاد رہ' غمناک رکھ غمناک رہ



اخلاقی جرات

جرات تین قسم کی ہوتی ہے' جسمانی' ذہنی اور اخلاقی۔

سوال۔ جسمانی جرات Physical Courage سے کیا مراد ہے؟

جواب۔ جب بندہ جسمانی تکلیف یا خطرہ کو حوصلہ سے برداشت کرے تو یہ جسمانی جرات ہے۔

سوال۔ ذہنی جرات Intellectual Courage کیا ہوتی ہے؟

جواب۔ اگر کوئی اپنی رائے یا فیصلہ کی غلطی کو تسلیم کرے اور اسے اپنی انا کا مسئلہ نہ بنائے - اپنی رائے یا طریق کار کو تبدیل کرنے میں ہچکچاہٹ محسوس نہ کرے تو یہ ذہنی جرات ہوگی۔

سوال۔ اخلاقی جرات Moral Courage کا مطلب کیا ہے؟

جواب۔ اپنی غلطی کو ماننا، اپنے جرم کا اعتراف کرنا اور اس کی سزا بھگتنے کے لئے از خود تیار ہو جانا، اپنے وعدے یا عہد کو ہر قیمت پر نبھانا، سچ بولنا، صحیح گواہی دینا خواہ اس سے فائدہ ہو یا نقصان، اخلاقی جرات کی مثالیں ہیں۔ اخلاقی جرات کیریکٹر کی جان ہے۔ جس میں اخلاقی جرات یا Moral cowrage نہ ہو وہ کیریکٹر سے بھی عاری ہوتا ہے۔



غیبت، ایک حماقت اور ایک کمزوری

پیٹھ پیچھے کسی کی برائی کرنے کو غیبت کہتے ہیں۔ غیبت کرنا کردار کی کمزوری بھی ہے اور حماقت بھی۔

سوال۔ وضاحت کیجئے کہ غیبت کردار کی کمزوری کس طرح ہے اور حماقت کس طرح؟

جواب۔ غیبت کردار کی کمزوری اس طرح ہے کہ اگر کسی میں آپ کو کوئی برائی نظر آتی ہے تو اس کی اصلاح کی صورت نکالیں۔ اگر آپ میں ایسا کرنے کی اخلاقی جرات نہیں تو یہ آپ کے اپنے کردار کی کمزوری ہے۔ احساس کمتری کا شکار آدمی سب سے زیادہ غیبت کرتا ہے۔ چونکہ وہ سامنے آکر مقابلہ کرنے یا وار کرنے کا حوصلہ نہیں رکھتا اس لئے چھپ کر وار کرتا ہے۔ اور یوں اپنی دشمنی یا نفرت کا بزدلانہ اظہار کرتا ہے۔ غیبت کی بدترین صورت یہ ہے کہ سامنے خوشامد، پیچھے برائی۔ لاحول ولا قوۃ، یہ کمینگی کی انتہا ہے۔

سوال۔ غیبت حماقت کس طرح ہے؟

جواب۔ وہ اس طرح کہ جس کی غیبت کی جائے اس کو اس سے کچھ فرق نہیں

پڑتا۔ بیشتر صورتوں میں تو اس کو خبر ہی نہیں ہوتی کہ کون کہاں اس کے خلاف زہر اگل رہا ہے۔ وہ چین کی نیند سوتا ہے اور اپنے معمول کے کام جاری رکھتا ہے۔ لیکن جو غیبت کرتا ہے وقت تو اس کا ضائع ہوتا ہے' توانائی تو اس کی صرف ہوتی ہے۔ بجائے اس کے کہ وہ کوئی تعمیری کام کرے اور اپنے آپ کو آگے بڑھائے وہ ایک فضول تخریبی حرکت میں اپنے آپ کو الجھائے رکھتا ہے اور اپنا اعتبار اور سکون دونوں کھوتا ہے۔ یہ حماقت نہیں تو کیا ہے؟ غیبت کرنے والا عموماً" جھوٹا' نالائق' ناکام اور بزدل انسان ہوتا ہے۔

سوال۔ پھر اس مسئلہ کا کیا حل ہے؟

جواب۔ یہ کہ جتنی جلد ہوسکے انسان یہ عہد کرے' یہ اصول بنالے کہ جو ہو سو ہو' مجھے غیبت کرنے کی ذلالت اور حماقت نہیں کرنی۔ حضرت علیؓ کا قول ہے کہ۔

"تکلیف اٹھانا ذلت اٹھانے سے بہتر ہے۔"



صبر

میزبان: آج کا موضوع ہے صبر۔

سوال۔ صبر کو انگریزی میں کیا کہتے ہیں؟

جواب۔ صبر کے لئے انگریزی لفظ Patience ہے۔

سوال۔ صبر کیا ہے؟

جواب۔ کسی تکلیف کو سہنا۔ کسی زیادتی کو برداشت کرنا - ثابت قدمی صبر ہے۔

سوال- کیا در گزر کرنا بھی صبر ہے؟

جواب- جی ہاں ! در گزر کرنا' کسی کی زیادتی کو معاف کرنا' بدلہ لینے کی طاقت رکھتے ہوئے بھی بدلہ نہ لینا صبر ہے- بلکہ اصل صبر یہی ہے-

سوال- صبر کی اہمیت کیا ہے؟

جواب- صبر و تحمل' دوستی' رشتہ داری' بلکہ ہر قسم کے قریبی تعلقات کی ضمانت ہے-

سوال- کس طرح؟

جواب- دوستی میں' رشتے داری میں' اونچ نیچ تو ہوتی رہتی ہے- کبھی ایک طرف سے کبھی دوسری طرف سے- اگر ایسے موقعوں پر صبر و تحمل اور در گزر سے کام نہ لیا جائے تو دوستی ہو یا رشتہ داری' زیادہ دیر تک نہیں چل سکتی-

مختصر یہ کہ ہر قسم کے قریبی تعلقات صبر و تحمل سے باقی رہتے ہیں اور عفو و در گزر سے مستحکم ہوتے ہیں- جھگڑالو' بد مزاج اور حاسد انسان کو دوست تو دوست اپنے بہن بھائی بھی پسند نہیں کرتے-



صبر میں طاقت ہے - Patience is Power

سوال- کس طرح؟

جواب- جو صبر کرتا ہے' جو برداشت کرتا ہے' جو Tolerate کرتا ہے' جو لڑتا جھگڑتا نہیں وہ ذہنی دباؤ Tension کا شکار نہیں ہوتا- اس کی جسمانی اور ذہنی توانائی ضائع نہیں ہوتی- اس کا وقت بھی ضائع نہیں ہوتا- وہ صبر و شکر سے راضی بہ رضائے الٰہی اپنے کام میں مگن رہتا ہے اور بالآخر کامیاب ہوتا ہے- صبر

میں بڑی طاقت ہے۔ ان اللہ مع الصابرین

اللہ صبر کرنے والوں کا ساتھ دیتا ہے۔ صبر سے خوشی حاصل ہوتی ہے۔

Patience keeps you happy.

سوال۔ کس طرح؟

جواب۔ ذہنی سکون کی وجہ سے' حق پر ہونے کی وجہ سے۔ صبر کامیابی کی کنجی ہے۔

سوال۔ کس طرح؟

جواب۔ جنگ ہو یا امن' فرد ہو یا قوم' قوت برداشت ہی سے آخری فیصلہ ہوتا ہے۔ Patience کسی کمزوری یا مجبوری کا نام نہیں۔ قوت برداشت نام ہے زندگی کے سفر میں قدم قدم پر آزمائشوں اور مشکلات کا سامنا کرنے کا۔ جو صبر سے کام لیتا ہے' جو تکالیف برداشت کرنے کا حوصلہ رکھتا ہے' وہ بالآخر کامیابی سے ہمکنار ہوتا ہے۔ صبر کا تعلق صحت سے بھی ہے۔

سوال۔ کیسے؟

جواب۔ بے صبری' بے چینی سے جسمانی اور ذہنی دباؤ' Tension بڑھتا ہے اور صحت متاثر ہوتی ہے۔ جو صبر و شکر سے رہتا ہے' جس کو برداشت کی عادت ہوتی ہے' جو لڑتا جھگڑتا نہیں' وہ ذہنی طور پر بے چین نہیں رہتا۔ وہ ذہنی دباؤ کا شکار نہیں ہوتا۔ اس کی بھوک متاثر نہیں ہوتی۔ وہ آرام سے سوتا ہے۔ اس طرح صحت اچھی رہتی ہے۔



اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد

مولانا محمد علی جوہر کا شعر ہے:

قتل حسینؓ اصل میں مرگ یزید ہے
اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد

کربلا سچائی کے لئے سب کچھ قربان کردینے کی علامت ہے۔ ہر انسان کی اپنی کربلا ہوتی ہے' اپنا زہر کا پیالہ ہوتا ہے۔ ایک وقت آتا ہے جب اسے سچائی کے لئے ایک کٹھن اور پر خطر راستہ اختیار کرنا پڑتا ہے۔ جو نوجوان اس کربلا میں اترتا ہے' زہر کا پیالہ پینے کا حوصلہ رکھتا ہے' وہی بالاخر قبیلہ کی آنکھ کا تارا ہوتا ہے۔



آخر شب دید کے قابل تھی بسمل کی تڑپ

علامہ اقبال نے ۱۹۱۲ء میں ایک نظم کہی تھی۔ "شمع و شاعر"۔ اس کا ایک شعر ہے:

آخر شب دید کے قابل تھی بسمل کی تڑپ
صبح دم کوئی اگر بالائے بام آیا تو کیا

ایک وقت ہوتا ہے جب کسی درد کا مداوا ہوسکتا ہے۔ ایک لمحہ ہوتا ہے جب کسی مسئلہ کا حل ممکن ہوتا ہے۔ اگر وہ وقت گزر جائے' وہ لمحہ بیت جائے تو پھر نہ کوئی دوا کارگر ہوتی ہے اور نہ کوئی کاوش کام آتی ہے۔ اس شعر میں اقبال کا پیغام یہ ہے کہ جاگو اور بر وقت جاگو۔

حالی نے اسی بات کو مختلف انداز میں یوں کہا ہے:

حالی نشاط نغمہ و مے ڈھونڈتے ہو اب
آئے ہو وقت صبح' رہے رات بھر کہاں

محفل آرائی یا نشاط نغمہ و مے کا وقت تو رات کا ہوتا ہے۔ صبح ہوتے ہوتے تو محفل

اجڑنے لگتی ہے۔ جو محفل میں وقت صبح آئے گا' اسے بقول غالب:

داغ فراق صحبت شب کی جلی ہوئی
اک شمع رہ گئی ہے سو وہ بھی خموش ہے

کے سوا کیا ملے گا۔ وقت کی اس خصوصیت کا ادراک کہ وہ مسلسل گزر رہا ہے' وقت سے صحیح کام لینے کی ضمانت ہے۔ اس لئے جو کچھ کرنا ہے آج بلکہ اسی وقت کرو۔ اس بات کو ہندی کے مشہور شاعر تلسی داس نے سینکڑوں برس پہلے یوں کہا تھا:

کل کرو تو آج کرو آج کرو تو ابھی
ابھی اگر نہ کر سکے تو کر نہ سکو گے کبھی



خدمت

سوال۔ خدمت کا کیا مطلب ہے؟

جواب۔ خدمت کا مطلب ہے کسی کے کام آنا' کسی کا کام کرنا' یا کوئی ایسا کام کرنا جس سے دوسروں کو فائدہ پہنچے۔

سوال۔ کیا کسی کا بھلا چاہنا بھی خدمت ہے؟

جواب۔ جی ہاں! کسی کا بھلا چاہنا بھی خدمت ہے۔

سوال۔ کیا کسی کو Encourage کرنا بھی خدمت ہے؟

جواب۔ جی ہاں! کسی ساتھی یا کلاس فیلو کو Encourage کرنا بھی خدمت کی ایک صورت ہے۔

سوال۔ ایک مشہور مثل ہے۔ "خدمت میں عظمت ہے۔" کیا یہ صحیح ہے؟

جواب۔ جی ہاں! سو فیصد صحیح ہے۔

سوال۔ کیسے؟

جواب۔ خدمت کرنا کوئی آسان کام نہیں۔ جو خدمت کرتا ہے بالاخر اسے بڑائی حاصل ہوتی ہے۔

سوال۔ فارسی کی ایک مثل ہے۔ ''ہرچہ خدمت کرد او مخدوم شد'' جس نے خدمت کی وہ مخدوم ہوا۔ اس کا کیا مطلب ہے؟

جواب۔ جو خدمت کرتا ہے' اسے خادم اور جس کی خدمت کی جائے' اسے مخدوم کہتے ہیں۔ فارسی کی اس مثل کا مطلب ہے کہ جو خدمت کرتا ہے آخر کار اس کی خدمت بھی کی جاتی ہے۔

سوال۔ کیا خدمت سے محبت حاصل ہوتی ہے؟

جواب۔ یقیناً۔

سوال۔ وہ کیسے؟

جواب۔ جو خدمت کرتا ہے وہ خود بخود اچھا لگنے لگتا ہے۔ اسے اپنے اوپر Confidence بہت ہوتا ہے۔ اس کی Self-image روز بروز بہتر ہوتی جاتی ہے۔

سوال۔ کیا خدمت میں طاقت ہے؟

جواب۔ بلا شبہ ! خدمت بہت بڑی طاقت ہے۔ خاموش خدمت بڑی بڑی نفرتوں کو محبت میں بدل دیتی ہے۔ Devotion سے بڑے بڑے کارنامے انجام پاتے ہیں اور بڑے مشکل کام آسان ہو جاتے ہیں۔

سوال۔ کیا خدمت میں مضبوطی ہے؟

جواب۔ جی ہاں ! خدمت میں سچائی کی طرح مضبوطی ہے۔ جو خدمت کرتا ہے' وہ بہت مضبوط بن کر ابھرتا ہے۔

سوال۔ کیا خدمت اور صحت کا کوئی تعلق ہے؟

جواب۔ جی ہاں ! جو خدمت کرتا ہے ' جو محبت کرتا ہے' جو اپنے کام میں مگن رہتا ہے' اس کی صحت اچھی رہتی ہے۔

سوال۔ خود غرضی اور حسد کا صحت پر کیا اثر پڑتا ہے؟

جواب۔ خود غرضی اور حسد سے جسمانی اور ذہنی صحت بری طرح متاثر ہوتی ہے۔

سوال۔ کیا خدمت میں کامیابی ہے؟

جواب۔ بے شک خدمت میں کامیابی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔

ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین ○

خدمت وہ احسان ہے جو کبھی ضائع نہیں جاتا۔

جو خدمت کرتا ہے' وہ زندگی کی ہر منزل میں ہر طرح کامیاب رہتا ہے۔



دوسرا حصہ

(مذاکرے)

- کامیاب کون اور ناکام کون
- قوموں کا عروج و زوال
- احترام استاد
- سائنس کی محفل
- درس حدیث
- خواہ ظالم ہو یا مظلوم

کامیاب کون اور ناکام کون ؟

صدر ۔ حضرات ! آج کے مذاکرے کا موضوع ہے زندگی میں کامیاب کون اور ناکام کون ہوتا ہے۔ میں اشرف سے درخواست کروں گا کہ وہ بحث کا آغاز کریں۔

اشرف۔ میرا خیال ہے کہ پیسہ کامیابی کی پہلی شرط ہے۔ جن والدین کے پاس پیسہ ہوتا ہے وہ اپنے بچوں کو اعلیٰ سکولوں میں بھیجتے ہیں۔ ان کو اعلیٰ تعلیم ملتی ہے۔ وہ زندگی میں اعلیٰ مقام حاصل کرلیتے ہیں۔

انور۔ میں اشرف سے اختلاف کروں گا۔ اگر ایسا ہوتا تو تمام امیروں کے لڑکے سب سے زیادہ لائق ہوتے۔ اور جو جتنا مالدار ہوتا اس کے اتنے زیادہ مارکس ہوا کرتے۔ چونکہ ایسا نہیں۔ اس لئے یہ نتیجہ نکالنا مشکل ہے۔ تعلیمی کامیابی کے لئے پیسہ بنیادی چیز نہیں۔ ابھی کچھ دن ہوئے پنجاب یونیورسٹی میں بی ایس سی کے امتحان میں گاؤں کا ایک غریب لڑکا فرسٹ آیا تھا۔ اکثر غریب لڑکے امتحانات میں اعلیٰ کامیابیاں حاصل کرتے رہتے ہیں۔

صدر۔ اکرم ! آپ کی رائے کیا ہے؟

اکرم۔ میرے خیال میں ذہانت اہم چیز ہے۔ اصل فرق ذہانت سے پڑتا ہے۔

اختر۔ میں کچھ عرض کروں؟

صدر۔ فرمائیے !

اختر۔ مجھے اشرف اور اکرم دونوں سے اختلاف ہے۔ میرا خیال ہے کہ نہ پیسے سے اتنا فرق پڑتا ہے نہ ذہانت سے۔

اشرف۔ کیوں نہیں؟

اختر۔ دیکھیے ! اگر محض ذہانت سے فرق پڑتا تو ہر لڑکا اپنی ذہانت کے مطابق کامیاب ہوا کرتا۔ ماہرین نفسیات کہتے ہیں کہ ایسا نہیں ہے۔ اکثر بی اور سی

گریڈ کے لڑکے اے گریڈ کے لڑکوں سے زیادہ نمایاں کامیابی حاصل کرتے ہیں۔ ہمارا اپنا تجربہ بھی یہی ہے کہ بہت سے ذہین لڑکے شرارتیں ہی کرتے رہتے ہیں اور ان سے کم ذہین لڑکے اورعام سکولوں میں پڑھے لکھے ان سے بازی لے جاتے ہیں۔

صدر۔ آخر کیوں؟

عارف۔ اس کا جواب میں دیتا ہوں۔ ذہانت کا تھوڑا بہت فرق محنت اور لگن سے پورا ہو جاتا ہے اور وسائل کی تلافی بھی محنت اور شوق سے ہوجاتی ہے۔ قائد اعظم اور علامہ اقبال نے اپنی ابتدائی تعلیم بہت نامساعد حالات میں شروع کی۔ علامہ اقبال کا بچپن بہت غریبی میں گزرا۔ قائد اعظم نے ایک بار کہا تھا کہ "میں سٹریٹ لائٹ میں پڑھا ہوں۔" بہت سے سپاہیوں' این سی اوز اور جے سی اوز کے بچے جرنیل بنے ہیں۔ اس سے کیا ظاہر ہوتا ہے؟ کہ علم و ترقی کسی کی میراث نہیں۔ جو محنت کرے گا اسے پائے گا۔

صدر۔ آخر میں' میں بشیر سے کہوں گا کہ وہ اپنے خیالات کا اظہار کریں۔

بشیر۔ میرے خیال میں اصل چیز یہ ہے کہ آدمی کی سوچ ٹھیک ہو۔ اور سوچ کا ٹھیک ہونا بغیر علم و تجربے کے ممکن نہیں۔ اس لئے کامیاب وہ ہوگا جس کا رویہ ٹھیک ہے' جس کی سوچ ٹھیک ہے' جس کا شعور زیادہ ہے۔



قوموں کا عروج و زوال

میزبان: صدر مجلس' حاضرین گرامی!

آج کے مذاکرے کا عنوان ہے: "قوموں کا عروج و زوال"

انسانی تہذیب کی داستان ہزاروں سالوں پر پھیلی ہوئی ہے۔ مصری، سندھی، یونانی، رومی اور اسلامی تہذیبیں ابھریں اور ڈوبیں۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ عروج و زوال کے اسباب کیا ہیں؟ ایک قوم، ایک تہذیب ابھرتی ہے تو کیوں ابھرتی ہے ؟ اور جب اس کے اقبال کا آفتاب غروب ہوتا ہے تو کیوں ہوتا ہے؟

میں اشرف سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کریں۔

اشرف۔ قوموں کے عروج و زوال کے مسئلہ پر سب سے پہلے تیرہویں صدی میں ایک مسلمان مؤرخ ابن خلدون نے روشنی ڈالی۔ بعد کے مفکروں نے بھی اس اہم مسئلہ پر غور کیا ہے۔ بیشتر کا خیال یہ ہے کہ قوموں کے عروج و زوال کا تعلق اخلاق و کردار سے ہے۔ جب کوئی قوم آگے بڑھتی ہے تو اس کے اندر عزم ہوتا ہے، جوش و ولولہ ہوتا ہے، قومی عصبیت ہوتی ہے، قومی مفاد کے لئے قربانی دینے اور ایثار کرنے کا جذبہ ہوتا ہے۔ اقبال کا شعر ہے۔

سخت کوشی سے ہے تلخ زندگانی انگبیں

صدر مجلس۔ انور آپ کا کیا خیال ہے؟

انور۔ میں سمجھتا ہوں کہ مادی وسائل کی بڑی اہمیت ہے۔ بغیر مادی وسائل کے کوئی قوم آگے نہیں بڑھ سکتی۔ اور ترقی کے میدان میں کارہائے نمایاں انجام نہیں دے سکتی۔

اکرم۔ میں انور سے اختلاف کروں گا۔ وسائل کی دولت کی اہمیت تو ہے لیکن بنیادی اہمیت نہیں۔ اس کی مثال ہمارے سامنے ہے۔ سوئٹزرلینڈ کے وسائل بہت کم ہیں۔ اور وہاں ایک اونس لوہا بھی پیدا نہیں ہوتا۔ لیکن

انہوں نے گھڑی کی صنعت میں حیرت انگیز ترقی کی ہے- یہی حال جاپان کا ہے- جاپان کے وسائل بہت تھوڑے ہیں- لیکن پوری قوم محنتی اور جفاکش ہے- انہوں نے تھوڑے وسائل ہی سے کام لیا ہے - بلکہ دوسرے ملکوں کے وسائل سے بھی کام لیا ہے- عربوں کے پاس' لاطینی امریکہ اور افریقہ کے بعض ملکوں کے پاس' وسائل کی کمی نہیں' کسی اور چیز کی کمی ہے-

صدر مجلس- وہ کیا چیز ہے؟

اختر- میں عرض کرتا ہوں کہ وہ چیز علم ہے- سائنس اور ٹیکنالوجی- محنت اور مشقت بھی اس وقت ہی کام آتی ہے جب اس کے پیچھے علم اور ٹیکنالوجی کی طاقت ہو-خود مسلمانوں کی تاریخ اس بات کی شہادت دیتی ہے کہ مسلم تہذیب کے عروج کا دور یعنی دسویں اور گیارہویں صدی ان کے علوم و فنون کے کمال کا دور بھی ہے-

صدر- میں آخر میں عارف سے درخواست کروں گا کہ وہ بحث پر اختتامی تبصرہ کریں-

عارف- میں سمجھتا ہوں کہ سب مقرروں نے حقیقت کے ایک ایک پہلو سے پردہ اٹھایا ہے- میں یہ کہوں گا کہ قوموں کے عروج و زوال میں قومی کردار اہم رول ادا کرتا ہے- محنت' مشقت' جفاکشی' عزم اور حوصلے سے ٹیکنالوجی بھی حاصل ہوتی ہے اور قومی تعمیر بھی ہوتی ہے- دوسری جنگ عظیم میں جاپان اور جرمنی مکمل طور پر تباہ ہوگئے تھے- یہ ان قوموں کا حوصلہ' جفاکشی اور ایثار کا جذبہ ہے' معاملات اور تعلقات میں دیانت اور تعاون کا رویہ ہے کہ ان قوموں نے دوبارہ اپنا کھویا ہوا مقام حاصل کرلیا ہے- یہی چیز چین کی عظیم ترقی کی بنیاد ہے-

اخلاق کی دو قسمیں ہیں- ایک بنیادی تہذیبی اخلاق' دوسرا اسلامی اخلاق- بنیادی اخلاق یعنی دیانت' جفاکشی' انصاف پسندی اور رواداری- قومی

مفاد کے لئے ایثار ہر قوم کی تہذیبی ترقی کی بنیادی شرط ہے- خواہ وہ مسلم ہو یا غیر مسلم- اسلامی اخلاق بنیادی اخلاق سے آگے کی چیز ہے- اسلامی اخلاق اپنی قوم کے لئے ہی نہیں ساری اقوام کے لئے' ساری دنیا کے انسانوں کے لئے عدل' احسان' ایثار' خدمت اور محبت کی تعلیم دیتا ہے- افسوس کی بات ہے کہ اسلامی اخلاق تو کجا ہم بنیادی اخلاق سے بھی من حیث القوم بڑی حد تک محروم ہیں- اور یہی ہمارے زوال کا سبب ہے- ہمیں ایمان کی روشنی' علم کی قوت اور کردار کی توانائی کی ضرورت ہے اور یہی اسلام کا تقاضا ہے-

یقیں محکم' عمل پیہم' محبت فاتح عالم
جہاد زندگانی میں ہیں یہ مردوں کی شمشیریں



احترام استاد

صدر- حضرات! اس مذاکرے کا موضوع ہے: "احترام استاد"

یہ تو ہم سب جانتے ہیں کہ استاد کی عزت کرنی چاہیے- آج ہمیں اس امر پر غور کرنا ہے کہ اساتذہ کی عزت کیوں کرنی چاہیے؟ ان کی عزت کرنے اور نہ کرنے کے فوائد اور نقصانات کیا ہیں؟ سب سے پہلے میں اکرم سے درخواست کروں گا کہ اس موضوع پر گفتگو کا آغاز کریں-

اکرم- معزز سامعین! احترام استاد کوئی نئی چیز نہیں- بڑوں بڑوں نے اپنے استادوں کا احترام کیا ہے- اور اس طرح کیا ہے کہ اس کی مثال قائم کردی ہے- مشہور یونانی فلسفی ارسطو' سکندر اعظم کا استاد تھا- سکندر اپنے استاد

ارسطو کی کتنی قدر و منزلت کرتا تھا؟ اس کا اندازہ ایک واقعہ سے ہوتا ہے کہ۔

"ایک جشن فتح کے موقعہ پر اس کے استاد ارسطو کو دربار میں آنا تھا۔ جب ارسطو کے آنے کی اطلاع سکندر کو ہوئی تو وہ خود ننگے پاؤں دربار سے بہت دور اس کے استقبال کے لئے گیا اور اس کو عزت و احترام سے دربار میں لایا۔ اس طرح کہ ارسطو آگے آگے تھا اور سکندر اس سے ایک قدم پیچھے ادب سے سر جھکائے چل رہا تھا۔ دربار میں بھی اس نے ارسطو کو مسند پر بٹھایا اور خود اس کے قدموں میں بیٹھا۔ دربار کے بعد مصاحبوں نے سکندر سے پوچھا کہ حضور اتنی عزت تو آپ اپنے باپ فیلقوس کی بھی نہیں کرتے تھے' ایک بوڑھے فلسفی کو یہ مرتبہ دینے کا سبب کیا ہے؟ یہ سن کر سکندر نے کہا۔ میرے باپ نے مجھے فانی جسم دیا جو میرے مرنے کے ساتھ دفن ہوجائے گا لیکن میرے استاد نے مجھے وہ ذہن دیا' وہ کردار دیا جو کبھی فنا نہیں ہوگا اور رہتی دنیا تک میرے نام کو زندہ رکھے گا۔"

انور۔ موجودہ زمانے کا ایک واقعہ یاد آرہا ہے۔

صدر۔ فرمائیے۔

انور۔ یہ واقعہ علامہ اقبال سے متعلق ہے۔

" علامہ اپنے استاد مولوی میر حسن سے بے انتہا عقیدت رکھتے تھے۔ ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ وہ سیالکوٹ میں رحیما عطار کی دکان پر کھڑے حقہ پی رہے تھے کہ یکایک مولوی صاحب ادھر آنکلے۔ اقبال نے حقے کو وہیں چھوڑا اور بھاگ کر ان کے پیچھے ہولیے۔ اس وقت وہ زر دوزی کے کام کی سلیم شاہی جوتی پہنے

ہوئے تھے۔ بھاگ دوڑ میں ایک جوتی پاؤں سے نکل گئی۔ علامہ نے اس کی پرواہ نہیں کی اوراسی طرح بڑے ادب سے سر جھکائے مولوی صاحب کو ان کے گھر کے دروازے تک چھوڑ کر واپس آئے ۔ اقبال اس زمانے میں ایم اے کے طالب علم تھے اور بہت ٹھاٹھ باٹھ سے رہتے تھے۔ رحیما عطار کو یہ دیکھ کر بہت تعجب ہوا۔ اس نے پوچھا تو کہا' رحیمے ! تجھے کیا معلوم کہ شاہ صاحب کا مرتبہ کیا ہے۔"

مولوی صاحب سے علامہ کی عقیدت کا یہ عالم تھا کہ ۱۹۲۳ء میں جب علامہ کو سر کا خطاب ملنے لگا تو گورنر پنجاب نے علامہ سے شمس العلماء کے خطاب کے لئے کوئی نام مانگا۔ علامہ نے فوراً" مولوی صاحب کا نام پیش کردیا۔ گورنر نے پوچھا' مولوی صاحب کی کوئی تصنیف بھی ہے؟ علامہ نے بے ساختہ جواب دیا:

"ان کی سب سے بڑی تصنیف میں خود ہوں۔ جسے گھر بلا کر "سر" کا خطاب دیا جا رہا ہے۔"

احترام استاد کی اس سے بڑی مثال اور کیا ہوسکتی ہے؟

اشرف۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ مولوی میر حسن بڑے پائے کے استاد تھے۔ اقبال ہی کی طرح ان کے ایک دوسرے شاگرد رکن الدین بھی' جو سیشن جج تھے' ان کی اتنی عزت کرتے تھے کہ جب ملاقات سے فارغ ہو کر جاتے تو الٹے پاؤں چل کرجاتے۔ تاکہ مولوی صاحب کی طرف پیٹھ نہ ہو۔ ان کا ایک سکھ شاگرد نہال سنگھ سیالکوٹ کا ڈپٹی کمشنر ہوگیا تھا۔ جب کبھی وہ گاڑی میں جا رہا ہوتا اور مولوی صاحب پر نظر پڑتی تو فوراً" گاڑی رکوا کر نیچے اتر آتا اور ادب سے ان کے پیچھے چلتا۔ مولوی صاحب کے سامنے وہ کبھی گاڑی میں سوار نہ ہوتا۔

صدر۔ سبحان اللہ ' کس پائے کے استاد تھے۔ اور کیسے سعادت مند شاگرد

تھے۔ یہ مثالیں احترام استاد کی تھیں۔ اب ہمیں یہ غور کرنا ہے کہ احترام استاد کیوں ضروری ہے' عرفان آپ کچھ روشنی ڈالیں۔

عرفان۔ احترام استاد کیوں ضروری ہے؟ اس کا جواب وہی ہے جو سکندر نے دیا تھا۔ استاد ہمیں دنیا کی سب سے قیمتی چیز دیتا ہے۔ ہمیں آدمی سے انسان بناتا ہے۔ استاد ہماری تربیت کرتا ہے۔ یہ بہت بڑا احسان ہے' کرم ہے۔ اس لئے شکر گزاری کے طور پر استاد کی عزت کرنی چاہیے۔

صدر۔ اختر! آپ کا کیا خیال ہے؟

اختر۔ میں سمجھتا ہوں کہ بات اس سے بھی آگے ہے۔ استاد علم کی سمبل یا علامت ہے۔ استاد کی عزت اصل میں علم کی عزت اور منزلت ہے۔ جو استاد کی عزت نہیں کرتا' اصل میں وہ علم اور روشنی کو مسترد کرتا ہے۔ اسی لئے کہا گیا ہے جو طالب علم استاد کی عزت نہیں کرتا' وہ کبھی علم حاصل نہیں کر سکتا۔ باادب بانصیب۔ بے ادب بے نصیب۔

صدر۔ ہمیں کھوج تو اس بات کا لگانا ہے کہ استاد کی عزت کرنے سے علم کیوں بڑھتا ہے۔ اور عزت نہ کرنے سے علم کیوں گھٹتا ہے۔

عارف۔ میں عرض کرتا ہوں۔

صدر۔ فرمایئے!

عارف۔ اس کا نفسیاتی نکتہ یہ ہے کہ جو طالب علم استاد کی عزت کرتا ہے اس کو صحیح معنوں میں علم کی طلب ہوتی ہے۔ اور جب کوئی طالب علم اپنے استاد کی سچے دل سے عزت کرتا ہے تو استاد کا دل خوش ہوتا ہے اور وہ اسے شوق اور محبت سے پڑھاتا ہے۔ اس طرح طالب علم مزید فائدہ اٹھاتا ہے۔ اس لئے عام طور پر یہ دیکھا گیا ہے کہ جو طالب علم جتنا زیادہ اساتذہ کا احترام کرتا ہے اتنا ہی زیادہ وہ اچھا طالب علم ہوتا ہے اور زیادہ کامیاب ہوتا ہے۔ گویا اساتذہ کی عزت کرنے کا سب سے زیادہ فائدہ طلباء کو پہنچتا ہے۔ اگر کسی استاد کی صحیح طور پر عزت نہ کی جائے تو اس کا موڈ خراب ہوجاتا ہے۔

اس کا رویہ سخت ہوجاتا ہے۔ کلاس کی فضا میں کھچاؤ آجاتا ہے اور پھر نہ استاد اچھی طرح پڑھا سکتا ہے اور نہ پڑھنے والے اچھی طرح پڑھ سکتے ہیں۔ یہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ بعض کم سمجھ' بدنصیب طالب علم اساتذہ کی خاطرخواہ عزت نہ کرکے صرف اپنا اور دوسروں کا تعلیمی نقصان ہی نہیں کرتے ہیں بلکہ ایک گناہ کے مرتکب بھی ہوتے ہیں۔ یہ مانی ہوئی بات ہے کہ جو ماں کا نافرمان ہو اور اساتذہ کی عزت نہ کرے وہ دنیا میں کبھی پنپ نہیں سکتا۔

صدر۔ عارف صاحب نے بڑے اچھے نکتے پیدا کئے۔ اور بڑی خوبصورتی سے احترام استاد کی نفسیاتی توجیہہ کی۔ میں اس میں صرف اتنا اضافہ کروں گا کہ استاد کی تعظیم و تکریم اظہار شکرگزاری کا ایک طریقہ بھی ہے۔ اور یہ بہت بڑی سعادت ہے۔



سائنس کی محفل

میزبان : مسدس حالی میں حالی نے مسلمانوں کے دور عروج کے بارے میں لکھا ہے۔

ہر اک میکدہ سے بھرا جا کے ساغر
ہر اک گھاٹ سے آئے سیراب ہو کر
گرے مثل پروانہ ہر روشنی پر
گرہ میں لیا باندھ حکم پیمبر
کہ حکمت کو اک گم شدہ لال سمجھو
جہاں پاؤ اپنا اسے مال سمجھو

حکمت' سائنس اور فلسفہ کا مطالعہ مسلمانوں پر فرض ہے۔ بغیر سائنس

اور حکمت کے مسلمان کی تعلیم مکمل نہیں ہوتی۔ اس لئے سائنسی مطالعے کو ہمارے سکول میں بڑی اہمیت دی جاتی ہے۔

اس سمت میں پہلا قدم یہ ہے کہ ہمیں معلوم ہو کہ سائنس کے میدان میں مسلمان سائنس دانوں اور موجدوں نے کیا کیا کارنامے انجام دیئے ہیں۔ چنانچہ سائنس کی اس محفل میں چند مشہور سائنس دانوں اور موجدوں کا تذکرہ کیا جائے گا۔

اکرم۔ سائنس کی بنیاد مشاہدے اور تجربے پر ہے۔ سوشل سائنسز میں پہلا مشہور نام نویں صدی عیسوی کے یعقوبی کا ہے۔ احمد بن ابی یعقوب اسلامی دنیا کا پہلا جغرافیہ نویس ہے جس کی کتاب اسماء البلدان اٹھارہویں صدی تک یورپ کی یونیورسٹیوں میں جغرافیے کے نصاب کی حیثیت سے پڑھائی جاتی رہی۔

انور۔ دسویں صدی کا ابن مسکویہ وہ نامور مسلمان سائنس دان ہے جس کی کتاب "تہذیب الاخلاق" نظریہ ارتقاء Theory of Evolution پر بنیادی کام کی حیثیت رکھتی ہے۔ ابن مسکویہ کی دوسری دریافت سمندر کے مد و جزر کے متعلق تھی۔

اشرف۔ ابن الہیثم' دسویں صدی کا یہ مسلم سائنس دان' یورپ میں بھی علم المناظر کا امام تصور کیا جاتا ہے۔ یہ پہلا شخص ہے جس نے شیشوں' آئینوں اور پانی سے گزرتے وقت روشنی کے انعطاف پر تجربے کئے۔

اشعر۔ جابر ابن حیان (زمانہ ۷۲۱ تا ۸۰۶) یورپ میں بابائے کیمیاء کے لقب سے مشہور ہوا۔ جابر پہلا کیمیاء دان ہے جس نے کیمسٹری کو جوہری نظریئے سے قریب کیا۔

اجمل۔ الخوارزمی۔ نویں صدی کا محمد ابن موسیٰ خوارزمی ریاضی اور ہیئت کے علوم کا امام ہے۔ کیپلر اور کوپرنیکس نے خوارزمی کے ہی کام سے فائدہ اٹھایا۔

اکبر۔ الکندی۔ یعقوب بن اسحاق بن حسام کندی۔ یونانی اورہندی زبان اور فلسفے کا عالم تھا۔ اس کا زمانہ نویں صدی ہے ۔کندی ارسطو کے فلسفے کا فاضل تھا۔ اس نے علم طبعیات میں روشنی کی عددی شاخ پر بہت کام کیا۔

احمر۔ الطبری ۔ نویں صدی کا ابوموسیٰ علی بن طبری۔ طب' فلسفہ' ہیئت کا ماہر تھا۔ اس کی کتاب فردوس الحکمت' اسلامی طب پر سب سے قدیم اور مستند کتاب ہے۔

اصغر۔ رازی۔ دسویں صدی کا (۹۲۵ -۸۶۴ء) ابوبکر محمد ابن الزکریا الرازی دنیا کے پہلے طبی انسائیکلوپیڈیا الحاوی کا مصنف اپنے دور کاسب سے بڑا طبیب تھا۔ علم کیمیاء اور فلسفے میں بھی اسے دخل تھا۔

ابرار۔ الفارابی۔ (زمانہ ۹۵۰-۸۷۰ء) ابونصر محمد بن محمد الفارابی بے نظیر حکیم اور طبیب ہونے کے علاوہ موسیقی کا ماہر بھی تھا۔

اسلم۔ الزہراوی۔ (زمانہ ۱۰۰۴-۹۳۶) ابوالقاسم بن ابن العباس الزہراوی۔ اسلامی دنیا ہی کا نہیں بلکہ پوری دنیا کا پہلا نامور سرجن ہے جس نے انسانی اعضاء کی تحقیق کے لئے پوسٹ مارٹم کی ضرورت پر زور دیا اور سرجری کی پہلی کتاب لکھی۔

اسد۔ البیرونی۔ (زمانہ ۱۰۴۸-۹۷۳) کتاب الہند کا مشہور مصنف ابوالریحان محمد ابن احمد البیرونی علم ہیئت کا عالم تھا۔

ارشد۔ بوعلی سینا (زمانہ ۱۰۳۷-۹۸۰ء) تھرما میٹر کا موجد اور القانون کا مصنف بوعلی الحسین ابن عبد اللہ طب اور فلسفے کا امام تھا۔

انعام۔ عمر خیام۔ (۱۱۲۴-۱۰۳۸ء) ابوالحسن عمر بن ابراہیم الخیام فلسفے اور ہیئت میں اونچا مقام رکھتا تھا۔



درس حدیث

قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے

میزبان : احادیث پاک ہمارے لئے حکم کا درجہ رکھتی ہیں۔ ان کی عقلی توجیہہ کرنا لازمی نہیں۔ ان پر عمل کرنا ضروری ہے۔ لیکن اگر احادیث کی حکمتوں کو سمجھنے کی بھی کوشش کی جائے تو انہیں زندگی کی گوناگوں صورتوں پر منطبق کرنے میں آسانی ہوگی اور اس طرح احادیث سے روشنی حاصل کرنے کا دائرہ بہت وسیع ہوجائے گا۔ آج جس حدیث کو مطالعہ کے لئے منتخب کیا گیا ہے وہ صحیح بخاری و مسلم کی وہ مشہور حدیث ہے جس میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ انسان اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک وہ اپنے بھائی کے لئے بھی اسی چیز کو پسند نہ کرے جسے وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے۔"

اس پر تدبر و تفکر کے لئے میں سب سے پہلے شفیع صاحب کو دعوت دیتا ہوں۔

شفیع۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ جس قسمیہ انداز سے یہ حدیث شروع ہوتی ہے، اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس حدیث پر بہت زیادہ زور دینا مقصود ہے۔ دوسرے یہ کہ اس میں کردار کو ایمان کا حوالہ بتایا گیا ہے یعنی اصل میں مومن وہ ہے جس کا سماجی رویہ احسان اور ایثار کا ہو۔ جو دوسرے مسلمانوں کے مفاد کو اپنے مفاد کی طرح ملحوظ رکھے۔

میزبان۔ آخر کیوں؟ اس کی بھی وضاحت کیجئے۔

شفیع۔ دیکھیے ! اس مسئلہ کے تین پہلو ہیں۔ ایک مسلمان دوسرے مسلمان

بھائی کا بھلا کیوں چاہے؟ اگر چاہے تو اس میں اس کا بھلا کیا ہے؟ اگر نہ چاہے تو اس کا نقصان کیا ہو گا؟

میزبان : تھامس ہابس وغیرہ مغربی فلسفیوں کا تو خیال ہے کہ انسان فطری طور پر خود غرض ہے۔ وہ سب سے پہلے اپنے فائدے کے بارے میں سوچتا ہے۔ ساری تگ و دو اپنے مفاد کے تابع ہوتی ہے۔

شفیع۔ یہ محض ایک مفروضہ ہے۔ جس کو بنیاد بنا کر ایڈم سمتھ وغیرہ نے مغرب کے سرمایہ دارانہ نظام اور نو آبادیاتی مہم جوئی کو فلسفیانہ جواز مہیا کیا۔ یہاں اس بحث میں الجھنے کا موقع نہیں۔ ہم مسلمان انسانی فطرت کے اس تصور کو صحیح نہیں مانتے۔ ہاں یہ درست ہے کہ انسان میں خیر و شر دونوں کی صلاحیت موجود ہے۔ ۔ اصل موضوع کی طرف لوٹتے ہوئے میں پہلے اس سوال کا جواب دوں گا کہ دوسرے مسلمان بھائی کا بھلا چاہنا کیوں ضروری ہے؟ اس لئے کہ ایسا کرنا توحید پر ایمان کا تقاضا ہے۔ جب خالق ایک ہے تو اس کے سارے بندے حیاتیاتی طور پر اور اخلاقی طور پر اخوت کے رشتے میں بندھ جاتے ہیں۔

بنی آدم اعضائے یک دیگراند

انسان آپس میں ایک ہی جسم کے اعضا کی طرح ہیں۔ اس حوالے سے دوسرے انسانوں کا بھلا چاہنا اخلاقی فرض ہی نہیں، عقلی اور منطقی تقاضا بھی ہے۔ اب میں دوسرے سوال کی طرف آتا ہوں کہ دوسرے کے مفاد کو ملحوظ رکھنے میں فائدہ کیا ہے؟ اس کا جواب تو واضح ہے کہ ایسا کرنا ایک سماجی ضرورت ہی نہیں ہر شخص کے اپنے دور رس مفاد میں بھی ہے۔ جو دوسرے کے مفاد کو ملحوظ رکھے گا وہ اس کے مفاد کا خیال رکھے گا۔ اس طرح باہمی اعتماد اور مروت کی فضا پیدا ہوگی۔ جس سے آخر کار سب کو فائدہ

ہو گا۔ یہاں فائدے سے مراد مادی فائدہ ہی نہیں ذہنی اطمینان اور نفسیاتی طور پر تحفظ کا احساس بھی ہے۔ دوسرے سے بھلائی کرکے خودی قوی ہوتی ہے۔ ہر صحیح کام کر کے خصوصاً" احسان و ایثار کرکے انسان کی خودی کو تقویت پہنچتی ہے۔ جو بھلا کرتا ہے' ہمدردی اور دردمندی کا رویہ اختیار کرتا ہے وہ دوسرے انسانوں سے محبت کے رشتے میں جڑ جاتاہے۔ اسے کبھی نفسیاتی تنہائی کا سامنا نہیں کرناپڑتا۔

میزبان : دوسرے کا بھلا نہ چاہنے میں نقصان کیا ہے؟

شفیع۔ ایک خود غرضی دوسری خود غرضی کو جنم دیتی ہے۔ جو شخص دوسروں کے مفادات کا لحاظ نہیں کرتا دوسرے اس کے مفاد کو پس پشت ڈال دینے میں دیر نہیں کرتے۔ اس لئے انصاف کرنا ایک سماجی اور سیاسی ضرورت تو ہے ہی لیکن احسان و ایثار کے رویے کی عملی ضرورت بھی کم نہیں۔ جس معاشرہ میں یا سماجی گروپ میں باہمی مروت کا برتاؤ زیادہ ہوتا ہے اس کے افراد اپنے آپ کو زیادہ محفوظ محسوس کرتے ہیں۔ **نتیجتاً**" ایک دوسرے سے اور زیادہ تعاون کرتے ہیں۔ دنیا کے دوسرے معاشرے انصاف کو بنیاد بنانے کا دم بھرتے ہیں۔ اسلام انصاف سے بہت آگے جا کر احسان اور ایثار کو تعلقات کی بنیاد بناتاہے۔

میزبان : اب میں عقیل صاحب سے درخواست کروں گا کہ وہ سکول کی زندگی کے حوالے سے مثالوں کے ذریعے واضح فرمائیں کہ اس حدیث کو ہم طلبہ کہاں کہاں یاد رکھیں؟

عقیل۔ یہ آپ نے بہت اہم سوال پوچھا ہے۔ احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور آیات الٰہی کو صرف جاننا ہی کافی نہیں' ان کا مفہوم اور منشا سمجھ کر ان کو روزانہ کی زندگی میں منطبق کرنے ہی سے ان سے پورا استفادہ کیا جاسکتا ہے۔ مثلاً" اس حدیث کو سکول اور کالج کی زندگی میں سامنے رکھا جائے تو

اس سے طلبہ کی زندگی بہت خوشگوار ہو سکتی ہے۔

میزبان: مثلاً"۔

عقیل۔ مثلاً" میں بہت چھوٹی چھوٹی باتوں کی مثال دیتا ہوں۔ کلاس میں ہر لڑکے کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ آگے بیٹھے اور اچھی جگہ بیٹھے۔

میزبان: اچھی جگہ سے کیا مراد ہے؟

عقیل ۔ اچھی جگہ سے مراد وہ جگہ ہے جو آرام دہ ہو' ڈیسک کرسی بہتر ہو' موسم کے لحاظ سے بہتر ہو۔ یعنی گرمیوں میں جہاں ہوا زیادہ آئے اور جاڑوں میں جہاں ہوا کم اور دھوپ زیاہ آتی ہو۔ اب اگر اس چھوٹی سی بات میں لڑکے ایک دوسرے کا خیال رکھیں اور جگہ بدل بدل کر بیٹھیں یا کم از کم باری باری ہر ایک کو اچھی جگہ بیٹھنے کا موقع دیں تو گویا یہ حدیث کی تعمیل ہوگی۔ یہی اصول ہوسٹل کے کمروں' ڈائننگ ہال' کھیل کے میدان غرض ہر جگہ اپنایا جاسکتا ہے۔ ابھی پچھلے دنوں جب ہمارا سکول پکنک پر گیا تھا تو میں نے دیکھا کہ بعض لڑکوں نے کوشش کی کہ وہ بس میں آتے جاتے وقت کھڑکی کی طرف بیٹھیں۔ ظاہر ہے کہ ادھر سے ٹھنڈی ہوا بھی آرہی تھی اورباہر کے نظارے بھی نظر آرہے تھے۔ اس موقع پر اس حدیث کا اطلاق اس طرح ہوتا کہ جو لڑکا ایک بار اچھی جگہ بیٹھ گیا تھا وہ دوسری بار خود وہ جگہ کسی دوسرے لڑکے کو دیتا۔ سکول کی زندگی میں قدم قدم پر اس طرح کی صورت حال ہوتی ہے کہ اس حدیث سے روشنی حاصل کی جاسکتی ہے۔ مجھے پھر ایک چھوٹی سی مثال یاد آئی۔ کلاس میں بعض لڑکوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ اپنے لئے زیادہ سے زیادہ توجہ حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اپنے اور دوسروں کے اچھے نوٹس کی دوسروں کو ہوا تک نہیں دیتے۔ یہ سب حرکتیں اس حدیث پاک کی نفی ہیں۔ یہ حدیث ایک ایسا نسخہ کیمیاء ہے

جس سے ہماری معاشرتی زندگی میں ایک انقلاب آسکتا ہے۔



خواہ ظالم ہو یا مظلوم

میزبان : حاضرین گرامی ! آج کے مذاکرہ میں مطالعہ کا موضوع یہ حدیث ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

"اپنے مسلمان بھائی کی مدد کرو۔ خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔"

ایک شخص نے عرض کیا اے رسول اللہ ! مظلوم کی تو میں مدد کرتا ہوں۔ مگر ظالم کی مدد کیسے کروں؟ آپ نے فرمایا :

"اسے ظلم سے باز رکھ ! یہی تیرا اس کی مدد کرنا ہے۔"

اب میں صدر مجلس قبلہ حافظ عبد اللہ صاحب سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ مذاکرہ کا آغاز فرمائیں۔

حافظ۔ یہ وہ مشہور حدیث ہے جو بخاری اور مسلم' حدیث کی دونوں کتابوں میں ہے۔ اس کو رسول اللہ ﷺ کے خادم خاص حضرت انس رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔ اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ حدیث سورہ مائدہ کی ان دو آیتوں کی تفسیر ہے۔

و تعاونوا علی البر و التقوی ○ و لا تعاونوا علی الاثم والعد وان○

یعنی نیکی اور پرہیز گاری کے کاموں میں ایک دوسرے کے مددگار ہو جاؤ لیکن زیادتی اور برائی کے کاموں میں ایک دوسرے کے مددگار نہ بنو۔

میزبان : اب میں نعمان صاحب سے عرض کروں گا کہ اس حدیث مبارکہ کی کچھ وضاحت فرمائیں۔

نعمان۔ یہ حدیث اسلام کی بنیادی تعلیمات میں سے ہے۔ اسلام سے پہلے

عربوں کے ہاں تعاون و عدم تعاون کی بنیاد قبائلی عصبیت پر تھی۔ حق و صداقت اس کا پیمانہ نہ تھا۔ وہ اپنے قبیلہ کا ساتھ دیتے تھے خواہ وہ صحیح ہو یا غلط۔ اسی کا نام جاہلیت ہے۔ اسلام نے حق و صداقت کو معیار بنا کر اس طرح معاشرہ میں تعاون اور عدم تعاون کا ایک ایسا عالمگیر معیار پیش کیا جس کی بنیاد حق و انصاف پر ہے۔

میزبان : رحمان صاحب آپ کا کیا خیال ہے؟

رحمان۔ میں اس پر یہ اضافہ کروں گا کہ یہ جاہلیت صرف قبل اسلام عربوں تک محدود نہیں' آج کل بھی دنیا میں قومی'نسلی' لسانی اور مذہبی عصبیتیں عام ہیں۔ اس نوع کی قوم پرستی یا نیشنلزم کے خلاف اقبال نے اتنا کچھ لکھا' کہا۔ لیکن آج بھی دنیا کا اصول یہی ہے۔

مائی کنٹری' رائٹ آر رانگ۔ یعنی وہی پرانی جاہلیت۔

میزبان : آخر میں محمود صاحب سے گزارش کروں گا کہ وہ طلبہ کی زندگی کے حوالے سے اس حدیث پاک پر روشنی ڈالیں۔

محمود۔ طلبہ میں گروپ سپرٹ خاص طور سے بہت قوی ہوتی ہے۔ عموماً" وہ اپنی ٹیم' اپنے ہاؤس' اپنے سکول کو ہر قیمت پر جیتتا دیکھنا چاہتے ہیں۔ ان کی پسند و ناپسند بھی اسی گروپ سپرٹ کے تابع ہوتی ہے۔ زمانہ طالب علمی کے رویے بعد کو زندگی کے رویے بن جاتے ہیں۔ اس لئے تعلیمی اداروں میں حق و انصاف کے رویہ کی تربیت کا خاص خیال رکھنا ضروری ہے۔ مقابلے کے کھیلوں میں اگر کسی نے فاؤل کیا ہے تو اس کے اپنے ٹیم کیپٹن کو اس کا نوٹس لینا چاہیے۔ اسی طرح اگر دوست کوئی غلطی کرتا ہے یا کسی غلطی پر اصرار کرتا ہے تو دوستی کا تقاضا یہ ہے کہ اس کو ٹوکا جائے۔ اور اگر ضرورت پڑے' اس کے خلاف گواہی بھی دی جائے۔ اسی طرح اکثر دیکھا گیا ہے کہ بعض طلبہ حریف ٹیم کے اچھے کھیل کی بالکل تعریف نہیں کرتے۔ ریفری

اگر ان کی ٹیم کے خلاف فیصلہ دے تو اس کو برا بھلا کہتے ہیں اور مخالف ٹیم کو سزا دے تو کہتے ہیں واہ واہ۔

عقیل۔ مجھے عرض کرنے کی اجازت ہے؟

میزبان: بسرو چشم۔

عقیل۔ میں صرف یہ کہوں گا کہ حق و ناحق کے رویے کی تربیت سکول سے بھی پہلے شعوری طور پر گھر سے شروع ہونی چاہیے۔ جب بھی بچہ کھیل میں، پڑھنے میں، لڑائی جھگڑے میں غلط رویے کا مظاہرہ کرے اس کی گرفت کی جائے۔ اور انصاف و عدل کے رویے کی شعوری طور پر نشو و نما کی جائے۔

میزبان: آپ سب حضرات کا بے حد شکریہ - یہ مذاکرہ یہاں ختم ہوتا ہے۔

کسی پاس دولت یہ رہتی نہیں
سدا ناؤ کاغذ کی بہتی نہیں
سدا عیش دوراں دکھاتا نہیں
گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں



○ رب زدنی تحیرا

اے اللہ! میری حیرت میں اضافہ فرما۔

(دعائے نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

تیسرا باب

(روشنی کی تلاش)

پہلا حصہ

حالی - پہلا قومی شاعر

سوال- مولانا حالی کون تھے؟

جواب- مولانا حالی قومی شاعر اور قومی ادیب تھے۔

سوال- قومی شاعر اور قومی ادیب ہونے کا کیا مطلب ہے؟

جواب- اس کا مطلب ہے کہ انہوں نے جو شاعری کی اور جو کتابیں لکھیں وہ قوم کے لئے لکھیں- مسلمانوں کی ترقی کے لئے لکھیں-

سوال- مثلاً؟

جواب- مثلاً ان کی مشہور نظم ہے- "مد و جزر اسلام" جو مسدس حالی کے نام سے مشہور ہے- اس نظم میں انہوں نے مسلمانوں کے عروج و زوال کی داستاں بیان کی-

سوال- کب؟

جواب- ۱۸۷۲ء میں-

سوال- کیوں؟

جواب- حالی' سرسید کے ذہنی ساتھیوں میں سے تھے-

سوال- ذہنی ساتھی ہونے کا کیا مطلب ہے؟

جواب- ذہنی ساتھی ہونے کا مطلب ہے کہ وہ سرسید کے مشن سے اتفاق کرتے تھے-

سوال- سرسید کا مشن کیا تھا؟

جواب- بحیثیت قوم مسلمانوں کی بھلائی' بہتری' ترقی جدید تعلیم کے ذریعے-

سوال- پھر فرق کیا تھا؟

جواب۔ فرق یہ تھا کہ سرسید مسلمانوں کی ترقی کا کام تعلیم کے ذریعے کر رہے تھے۔ حالی نے یہی کام اپنی قومی شاعری کے ذریعے کیا۔

سوال۔ حالی نے مسدس کیوں لکھی؟

جواب۔ سرسید کے کہنے پر۔

سوال۔ وہ کیسے؟

جواب۔ سرسید نے حالی سے کہا۔

"خدا نے تمہیں شاعر بنایا ہے۔ تم اپنی شاعری کے ذریعے مسلمانوں کو جگاؤ۔"

سوال۔ پھر حالی نے کیا کیا؟

جواب۔ حالی نے مسدس لکھی۔

سوال۔ اس کا کچھ اثر ہوا؟

جواب۔ اس نظم نے مسلمانوں میں ایک تہلکہ مچا دیا۔ سرسید' مسدس حالی پر بڑا فخر کرتے تھے۔

سوال۔ کیسے؟

جواب۔ وہ کہا کرتے تھے کہ۔

"قیامت کے دن خدا پوچھے گا۔ دنیا میں کوئی نیک کام بھی کیا؟ میں سر جھکا کر عرض کروں گا' حالی سے مسدس لکھوائی تھی۔"

سوال۔ مسدس حالی کے کچھ ٹکڑے سنوایئے؟

جواب۔ سب سے پہلے تو مسدس سے وہ نعت سنئے جو دنیا کی بہترین نعتوں میں سے ایک ہے۔

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا

سوال۔ کوئی اور چیز؟

جواب۔ مسدس سے چنے ہوئے کچھ اشعار سنئے۔

سوال۔ حالی کب پیدا ہوئے؟

جواب۔ ۱۸۳۷ء میں۔

سوال۔ کہاں؟

جواب۔ پانی پت میں۔

سوال۔ تعلیم کہاں پائی؟

جواب۔ زیادہ تر دہلی میں۔ وہاں غالب سے بھی نیاز حاصل رہا۔

سوال۔ حالی کی دوسری کتابیں؟

جواب۔ سرسید کی سوانح عمری "حیات جاوید" غالب کی سوانح عمری "یادگار غالب" اور "مقدمہ شعر و شاعری" حالی جدید اردو شاعری کے بانیوں میں سے تھے۔

سوال۔ حالی کا انتقال کب ہوا؟

جواب۔ ۱۹۱۴ء میں۔

سوال۔ حالی کا پاکستان سے کیا تعلق ہے؟

جواب۔ حالی نے سرسید کی طرح مسلمانوں کو ان کے قومی وجود کا احساس دلایا' انہیں جگایا۔ یوں پاکستان کے لئے راہ ہموار کی۔ آج بھی مسدس حالی مسلمانوں کی قومی نظم ہے۔

○○○

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا



وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا
مرادیں غریبوں کی بر لانے والا
مصیبت میں غیروں کے کام آنے والا
وہ اپنے پرائے کا غم کھانے والا
فقیروں کا ملجا، ضعیفوں کا ماویٰ
یتیموں کا والی، غلاموں کا مولیٰ

خطا کار سے در گزر کرنے والا
بد اندیش کے دل میں گھر کرنے والا
مفاسد کا زیر و زبر کرنے والا
قبائل کو شیر و شکر کرنے والا
اتر کر حرا سے سوئے قوم آیا
اور اک نسخۂ کیمیاء ساتھ لایا

مس خام کو جس نے کندن بنایا
کھرا اور کھوٹا الگ کر دکھایا
عرب جس پہ قرنوں سے تھا جہل چھایا

پلٹ دی بس اک آن میں اس کی کایا
رہا ڈر نہ بیڑے کو موج بلا کا
ادھر سے ادھر پھر گیا رخ ہوا کا

وہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوت ہادی
عرب کی زمیں جس نے ساری ہلا دی
نئی اک لگن سب کے دل میں لگا دی
بس اک روز میں سوئی بستی جگا دی
پڑا ہر طرف غل، یہ پیغام حق سے
کہ گونج اٹھے دشت و جبل نام حق سے



اٹھو اہل وطن کے دوست بنو

مولانا حالی کہتے ہیں:

بیٹھے بے فکر کیا ہو ہم وطنو
اٹھو اہل وطن کے دوست بنو

مرد ہو تو کسی کے کام آؤ
ورنہ کھاؤ پیو، چلے جاؤ

مولانا حالی کہتے ہیں:

جاگنے والو! غافلوں کو جگاؤ
تیرنے والو! ڈوبتوں کو تراؤ

تم اگر چاہتے ہو ملک کی خیر
نہ کسی ہم وطن کو سمجھو غیر

ملک ہیں اتفاق سے آزاد
شہر ہیں اتفاق سے آباد



یوم اقبال

شاعر دو قسم کے ہوتے ہیں- ایک وہ جو اپنے دکھ سکھ یا خوشی و غم کو خوب صورت الفاظ اور خوبصورت انداز سے دنیا کے سامنے پیش کردیتے ہیں- اس طرح کہ آپ بیتی جگ بیتی معلوم ہونے لگتی ہے- دوسری طرح کے شاعر اپنے دکھ درد کی باتیں نہیں کرتے بلکہ زندگی کے بڑے بڑے بنیادی مسئلوں کو اپنی شاعری کا موضوع بناتے ہیں- پہلی طرح کے شاعر زندگی کو سنوارتے ہیں- دوسری طرح کے زندگی کو بناتے ہیں- رومی، سعدی، عبداللطیف بھٹائی، بابا فرید، بلھے شاہ اور اقبال کا شمار دوسری قسم کے شاعروں میں ہوتا ہے-

اقبال کو دو امتیاز حاصل تھے- شاعر ہونے کے ساتھ ساتھ وہ بہت بڑے مفکر اور سیاسی مدبر بھی تھے- ان کی شاعری نے پورے مشرق کو جگا دیا اور ایک نئے شعور کے نور سے جگمگا دیا- اور ان کی غیر معمولی سیاسی سمجھ بوجھ نے برصغیر کے مسلمانوں کو نہ صرف ایک وطن کا تصور دیا- بلکہ اس وطن پاکستان کے لئے ایک واضع نصب العین کی نشاندہی بھی کی-

اقبال نے پاکستان کا تصور دسمبر ۱۹۳۰ء میں الہ آباد کے مقام پر مسلم لیگ کے سالانہ جلسہ کی صدارت کرتے ہوئے پیش کیا- اور پاکستان کے نصب العین کی نشاندہی ان خطوط میں ہے جو اقبال نے ۳۷-۱۹۳۶ء کے عرصہ میں قائد اعظم کو لکھے-

اقبال کے بچپن کے چند واقعات پیش کئے جاتے ہیں- یہ بتانے کے لئے کہ بڑے آدمی آسمان سے نہیں اترتے، اچھے گھروں میں اور اچھے استادوں کے زیر سایہ پروان چڑھتے ہیں-

"اقبال نے اپنی فارسی کی نظم "اسرار خودی" میں اپنے بچپن کا یہ واقعہ لکھا ہے کہ جب وہ چھوٹے سے تھے تو دروازے پر ایک فقیر آیا جو بڑا ڈھیٹ تھا۔ اقبال نے غصے میں آکر اس کو دھتکارا اور پھر دھکا دے دیا۔ وہ گر پڑا اور اس کی جھولی سے بھیک کی چیزیں زمین پر گر پڑیں۔ اقبال کے والد شیخ نور محمد نے یہ نظارہ دیکھا تو تڑپ اٹھے اور اقبال سے سخت ناراضگی کے لہجے میں کہا' یہ تم نے کیا کیا؟ یہ انسان نہیں؟ قیامت کے دن میں خدا کو کیا جواب دوں گا کہ ایک بچے کی تربیت بھی نہ کرسکا؟ علامہ اقبال لکھتے ہیں کہ اس واقعہ نے میرے دل پر گہرا اثر کیا۔"

اقبال نے اپنے والد سے ایک اور مکالمہ کا ذکر بھی کیا ہے۔

" جیسا کہ سب کو معلوم ہے' علامہ اقبال کے والد شیخ نور محمد کا شمار سیالکوٹ کے پہنچے ہوئے بزرگوں میں ہوتا تھا۔ وہ ان پڑھ فلسفی کے لقب سے مشہور تھے۔ اور قرآن حکیم پر گہری نظر رکھتے تھے۔ ان ہی کی تربیت سے اقبال روز صبح سویرے نماز کے بعد قرآن کی تلاوت کیا کرتے تھے۔ ایک روز انہوں نے اقبال سے کہا کہ بیٹے ! قرآن اس طرح پڑھا کرو کہ جیسے یہ تم پر اتر رہا ہے۔ جب اقبال نے اس قول پر تعجب کا اظہار کیا تو انہوں نے وضاحت کی کہ قاری پر قرآن اترنے کا مطلب کیا ہے۔"

اسی بات کو بعد میں اقبال نے یوں بیان کیا ہے۔

یہ راز کسی کو نہیں معلوم کہ مومن
قاری نظر آتا ہے حقیقت میں ہے قرآن

اقبال کے وہ استاد جنہوں نے اقبال کو اقبال بنایا مولوی سید میر حسن تھے۔ اقبال

بچپن میں ان کا بے حد ادب کرتے تھے اور ان کی خدمت کو اپنے لئے سعادت سمجھتے تھے- چنانچہ اقبال اکثر مولوی صاحب کے گھر کا سودا سلف لا دیا کرتے تھے- ایک بار مولوی صاحب نے دیکھا تو منع کیا- اقبال پھر بھی یہ خدمت بجا لاتے رہے- ایک روز جو مولوی صاحب کی نظر پڑی تو کہنے لگے-

"اقبال! میں نے کتنی دفعہ کہا ہے کہ میرے گھر کا سودا سلف نہ لایا کرو- تم میرے شاگرد ہو' نوکر نہیں-"

اقبال نے ادب سے برجستہ کہا:

"شاگرد نوکر!"

اسی طرح کا ایک اور قصہ ہے کہ:

"اقبال گورنمنٹ کالج لاہور میں پڑھتے تھے- چھٹی میں گھر آئے ہوئے تھے- اور رحیما عطار کی دکان پر کھڑے حقہ پی رہے تھے کہ مولوی میر حسن صاحب پر نظر پڑی- حقے کو وہیں چھوڑا اور بھاگ کر آداب بجا لائے- اور پیچھے چلنے لگے- دکان سے بھاگتے ہوئے ایک جوتی وہیں رہ گئی تھی- اسی طرح چلتے چلتے مولوی صاحب کو ان کے گھر تک چھوڑ کر آئے-"

"اقبال اپنے ایک اور انگریز استاد پروفیسر آرنلڈ کا بھی بہت احترام کرتے تھے- ان کی یاد میں اقبال نے ایک نظم لکھی- اور لندن میں انہی کے کہنے پر انہوں نے شاعری ترک نہیں کی-"

ان چند واقعات سے ظاہر ہوتا ہے کہ اقبال ایک بہت بڑے شاعر اور مفکر ہی نہیں ایک بڑے انسان بھی تھے-

○○○

اقبال کا تعارف

اقبال ایک عظیم شاعر تھے۔ وہ قوم کے لئے ایک پیغام لے کر آئے۔ آزادی کا پیغام۔ خود شناسی کا پیغام۔ محبت۔ کوشش اور محنت کا پیغام۔ اتفاق اور اتحاد کا پیغام!

اقبال ایک عظیم اسلامی مفکر تھے۔ وہ ساری دنیا کے مسلمانوں کو ایک ملت سمجھتے تھے۔ انہوں نے ملت اسلامیہ کو متحد اور مستحکم کرنے کے لئے اپنی نظم اور نثر کے ذریعے بڑی جد و جہد کی۔ لیکن وہ ایک آفاقی انسان بھی تھے۔ انہوں نے بہت سی نظمیں پوری دنیا کے انسانوں کے لئے بھی لکھیں۔

اقبال کا پیغام ہے:

- اپنے آپ کو پہچانو!
- اپنی ذات کے امکانات کو بروئے کار لاؤ!
- اپنے اندر کی مخفی قوتوں کو ابھارو!
- کسی مقصد کی لگن اپنے اندر پالو!
- مقصد سے عشق کرو!
- مقصد کے حصول کی جد و جہد میں انسان کی پوشیدہ صلاحیتیں آشکارا ہوتی ہیں!



اقبال کا پیغام نوجوانوں کے نام

اقبال نے کہا:

فقط ذوق پرواز ہے زندگی

حرکت' تگ و دو ہی زندگی کا راز ہے

جو ٹھہرے ذرا کچل گئے ہیں

چونکہ کوشش ہی سب کچھ ہے:

زندہ ہر ایک چیز ہے کوشش ناتمام سے

جہد مسلسل Ruthless struggle کلام اقبال کا ایک Core concept بنیادی تصور ہے:

تو رہ نورد شوق ہے منزل نہ کر قبول

اقبال کا پیغام' عمل کا پیغام ہے:

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی

اقبال کا پیغام سخت کوشی کا پیغام ہے:

سخت کوشی سے ہے تلخ زندگانی انگبیں

زندگی کی ترجیحات کا یقین کامیاب زندگی کی پہلی شرط ہے۔ اس سلسلہ میں اقبال نے واضح طور پر فیصلہ دیا:

شمشیر و سناں اول طاؤس و رباب آخر

اقبال نے نوجوانوں کو حوصلہ دلایا' ان کو یوں Encourage کیا:

شاہیں کبھی پرواز سے تھک کر نہیں گرتا
پر دم ہے اگر تو' تو نہیں خطرہ افتاد

زور کس پر ہوا' پر دم ہونے پر عزم و امنگ پر _ Vision اور Will پر۔ ماحول کا اثر فضا کا اثر اپنی جگہ۔ لیکن ہر ایک پر ماحول کا اثر یکساں نہیں ہوتا۔

ایک جگہ اقبال نے ایک خوبصورت تمثیل سے نوجوانوں کو یاد دلایا:

پرواز ہے دونوں کی اسی ایک جہاں میں
کرگس کا جہاں اور ہے شاہیں کا جہاں اور

اقبال نے نوجوانوں کو غیرت مندی کا سبق دیا:

غیرت ہے بڑی چیز جہان تگ و دو میں

اے طائر لاہوتی اس رزق سے موت اچھی
جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی

اقبال نے زندگی میں ڈسپلن کی اہمیت کو اجاگر کیا:

صنوبر باغ میں آزاد بھی ہے پا بہ گل بھی ہے
انہی پابندیوں میں حاصل آزادی کو تو کر لے

اقبال نے نوجوانوں کو ملت سے رشتہ استوار رکھنے کی تلقین کی:

پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ
فرد قائم ربط ملت سے ہے تنہا کچھ نہیں

اقبال نے تعلیم میں تحقیق پر زور دیا:

جہان تازہ کی افکار تازہ سے ہے نمود

ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں

آئین نو سے ڈرنا طرز کہن پہ اڑنا
منزل یہی کٹھن ہے قوموں کی زندگی میں

اقبال نے نوجوانوں کو ان کاRole Description بھی دیا:

یقیں محکم، عمل پیہم، محبت فاتح عالم
جہاد زندگانی میں ہیں یہ مردوں کی شمشیریں

سبق پھر پڑھ صداقت کا عدالت کا شجاعت کا
لیا جائے گا تجھ سے کام دنیا کی امامت کا

اقبال نے نوجوانوں کو اپنی Roots اپنے ماضی سے اپنے رشتے مضبوط کرنے کو کہا:

کبھی اے نوجواں مسلم تدبر بھی کیا تو نے
وہ کیا گردوں تھا تو جس کا ہے اک ٹوٹا ہوا تارا
تجھے اس قوم نے پالا ہے آغوش محبت میں
کچل ڈالا تھا جس نے پاؤں میں تاج سر دارا

اقبال کو نوجوانوں سے بڑی امیدیں بھی تھیں:

جوانوں کو مری آہ سحر دے
پھر ان شاہیں بچوں کو بال و پر دے
خدایا آرزو میری یہی ہے
میرا نور بصیرت عام کر دے



اقبال بیت بازی کا پہلا سیٹ



مشرق سے ہو بیزار نہ مغرب سے حذر کر
فطرت کا اشارہ ہے کہ ہر شب کو سحر کر

رفعت میں مقاصد کو ہمدوش ثریا کر
خود داری ساحل دے، آزادی دریا دے

یہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدے سے دیتا ہے آدمی کو نجات

تجھے کتاب سے ممکن نہیں فراغ کہ تو
کتاب خواں ہے مگر صاحب کتاب نہیں

نشاں یہی ہے زمانے میں زندہ قوموں کا
کہ صبح و شام بدلتی ہیں ان کی تقدیریں

نگہ بلند، سخن دل نواز، جاں پر سوز
یہی ہے رخت سفر میر کارواں کے لئے

یہ راز کسی کو نہیں معلوم کہ مومن
قاری نظر آتا ہے حقیقت میں ہے قرآن

نہیں یہ شانِ خودداری چمن سے توڑ کر تجھ کو
کوئی دستار میں رکھ لے، کوئی زیبِ گلو کر لے

یہ ہے مقصد گردشِ روزگار
کہ تیری خودی تجھ پہ ہو آشکار

روزِ حساب جب مرا پیش ہو دفترِ عمل
آپ بھی شرمسار ہو مجھ کو بھی شرمسار کر

رنگ ہو یا خشت و سنگ چنگ ہو یا حرف و صوت
معجزہ فن کی ہے خونِ جگر سے نمود

دو نیم ان کی ٹھوکر سے صحرا و دریا
سمٹ کر پہاڑ ان کی ہیبت سے رائی

یہ دستورِ زباں بندی ہے کیسا تیری محفل میں
یہاں تو بات کرنے کو ترستی ہے زباں میری

یہ غازی یہ تیرے پراسرار بندے
جنہیں تو نے بخشا ہے ذوقِ خدائی

یہ نغمہ فصل گل و لالہ کا نہیں پابند
بہار ہو کہ خزاں' لا الٰہ الا اللہ

ہوس نے کردیا ہے ٹکڑے ٹکڑے نوع انساں کو
اخوت کا بیاں ہو جا محبت کی زباں ہو جا

اللہ کو پامردی مومن پہ بھروسہ
ابلیس کو یورپ کی مشینوں کا سہارا
افراد کے ہاتھوں میں ہے اقوام کی تقدیر
ہر فرد ہے ملت کے مقدر کا ستارا

اپنے من میں ڈوب کر پا جا سراغ زندگی
تو اگر میرا نہیں بنتا نہ بن اپنا تو بن

نہ تو زمیں کے لئے ہے نہ آسماں کے لئے
جہاں ہے تیرے لئے تو نہیں جہاں کے لئے

یوں تو سید بھی ہو' مرزا بھی ہو' افغان بھی ہو
تم سبھی کچھ ہو بتاؤ تو مسلمان بھی ہو

وہی جہاں ہے ترا جس کو تو کرے پیدا
یہ سنگ و خشت نہیں جو تیری نگاہ میں ہے

یہ بتان عصر حاضر کہ بنے ہیں مدرسے میں
نہ ادائے کافرانہ نہ تراش آذرانہ

ہر درد مند دل کو رونا مرا رلا دے
بے ہوش جو پڑے ہیں شاید انہیں جگا دے

یہ کاروان ہستی ہے تیز گام ایسا
قومیں کچل گئی ہیں جس کی روا روی میں

نشہ پلا کے گرانا تو سب کو آتا ہے
مزہ تو جب ہے کہ گرتوں کو تھام لے ساقی

یارب دل مسلم کو وہ زندہ تمنا دے
جو قلب کو گرما دے جو روح کو تڑپا دے

یقیں محکم، عمل پیہم، محبت فاتح عالم
جہاد زندگانی میں ہیں یہ مردوں کی شمشیریں

نہ وہ عشق میں رہیں گرمیاں نہ وہ حسن میں رہیں شوخیاں
نہ وہ غزنوی میں تڑپ رہی نہ وہ خم ہے زلف ایاز میں

نظارے رہے وہی فلک پر
ہم تھک بھی گئے چمک چمک کر

رہتے ہیں ستم کش سفر سب
انسان، شجر، حجر، سب

بے لوث محبت ہو بے باک صداقت ہو
سینوں میں اجالا کر دل صورت مینا دے

یہ ہندی وہ خراسانی یہ افغانی وہ تورانی
تو اے شرمندہ ساحل اچھل کر بیکراں ہو جا

اس قوم کو شمشیر کی حاجت نہیں رہتی
ہو جس کے جوانوں کی خودی صورت فولاد

دیار عشق میں اپنا مقام پیدا کر
نیا زمانہ، نئے صبح و شام پیدا کر

رفعت میں مقاصد کو ہمدوش ثریا کر
خود داری ساحل دے آزادی دریا دے

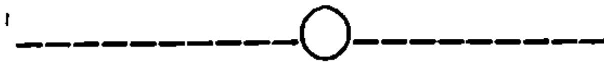
یہی مقصود فطرت ہے یہی رمز مسلمانی
اخوت کی جہانگیری محبت کی فراوانی

یہ پیام دے گئی ہے مجھے باد صبح گاہی
کہ خودی کے عارفوں کا ہے مقام پادشاہی

یوں ہاتھ نہیں آتا وہ گوہر یک دانہ
یک رنگی و آزادی اے ہمت مردانہ!

ہے وہی ساز کہن مغرب کا جمہوری نظام
جس کے پردوں میں نہیں ہے از نوائے قیصری

یہ فیضان نظر تھا یا کہ مکتب کی کرامت تھی
سکھائے کس نے اسماعیل کو آداب فرزندی



اقبال بیت بازی کا دوسرا سیٹ

مسجدیں مرثیہ خواں ہیں کہ نمازی نہ رہے
یعنی وہ صاحب اوصاف حجازی نہ رہے

یہ ہند کے فرقہ ساز اقبال آذری کر رہے ہیں گویا
بچا کے دامن بتوں سے اپنا غبار راہ حجاز ہو جا

آشنا اپنی حقیقت سے ہو اے دہقاں ذرا
دانہ تو، کھیتی بھی تو، باراں بھی تو، حاصل بھی تو

وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

اوروں کا ہے پیام اور مرا پیام اور ہے
عشق کے دردمند کا طرز کلام اور ہے

یہ بت کہ تراشیدہ تہذیب نوی ہے
غارت گر کاشانہ ء دین نبوی ہے

یوں تو روشن ہے مگر سوز دروں رکھتا نہیں
شعلہ ہے مثل چراغ لالہ ء صحرا ترا

اس موج کے ماتم میں روتی ہے بھنور کی آنکھ
دریا سے اٹھی لیکن ساحل سے نہ ٹکرائی

یقیں محکم، عمل پیہم، محبت فاتح عالم
جہاد زندگانی میں ہیں یہ مردوں کی شمشیریں

نظر کو خیرہ کرتی ہے چمک تہذیب حاضر کی
یہ صناعی مگر جھوٹے نگوں کی ریزہ کاری ہے

یہ بتان عصر حاضر کہ بنے ہیں مدرسے میں
نہ ادائے کافرانہ، نہ تراش آذرانہ

ہے دوڑتا اشہب زمانہ
کھا کھا کے طلب کا تازیانہ

ہے مگر اس نقش میں رنگ ثبات دوام
جس کو کیا ہو کسی مرد خدا نے تمام

مری نوائے پریشاں کو شاعری نہ سمجھ
کہ میں ہوں محرم راز درون میخانہ

ہے شباب اپنے لہو کی آگ میں جلنے کا نام
سخت کوشی سے ہے تلخ زندگانی انگبیں

نسل گر مسلم کی مذہب پر مقدم ہوگئی
اڑ گیا دنیا سے تو مانند خاک رہ گزر

راہ یک گام ہے ہمت کے لئے عرش بریں
کہہ رہی ہے یہ مسلمان سے معراج کی رات

تمنا آبرو کی ہو اگر گلزار ہستی میں
تو کانٹوں میں الجھ کر زندگی کرنے کی خو کرلے

یہ کلی بھی اس گلستان خزاں منظر میں تھی
ایسی چنگاری بھی یا رب اپنی خاکستر میں تھی

یہی آئین قدرت ہے یہی اسلوب فطرت ہے
جو ہے راہ عمل میں گامزن محبوب فطرت ہے

یہ موج نفس کیا ہے ؟ تلوار ہے
خودی کیا ہے ؟ تلوار کی دھار ہے



اقبال بیت بازی کا تیسرا سیٹ

اس بیت بازی کی خاص شرط یہ ہے کہ یہ بھی بتایا جائے کہ شعر کہاں سے لیا گیا ہے۔ اور بند پورا پڑھا جائے۔

"بال جبرئیل" سے رباعی حاضر ہے۔

محبت کا جنوں باقی نہیں ہے
مسلمانوں میں خوں باقی نہیں ہے

صفیں کج، دل پریشاں، سجدہ بے ذوق
کہ جذب اندروں باقی نہیں ہے

جواب میں "بال جبریل" کی ہی رباعی سنئے۔

یہی آدم ہے سلطاں بحر و بر کا
کہوں کیا ماجرا، اس بے بصر کا
نہ خود بیں، نے خدا بیں، نے جہاں بیں
یہی شہکار ہے تیرے ہنر کا

"بال جبریل" کا قطعہ ہے۔

انداز بیاں گرچہ بہت شوخ نہیں ہے
شاید کہ اتر جائے ترے دل میں مری بات
یا وسعت افلاک میں تکبیر مسلسل
یا خاک کی آغوش میں تسبیح و مناجات

وہ مذہب مردان خود آگاہ و خدا مست
یہ مذہب ملا و جمادات و نباتات

بال جبریل سے رباعی پیش ہے۔

ترا اندیشہ افلاکی نہیں ہے
تری پرواز لولاکی نہیں ہے
یہ مانا اصل شاہینی ہے تیری
تری آنکھوں میں بے باکی نہیں ہے

"بانگ درا" کی نظم "طلوع اسلام" کا شعر ہے۔

یہی مقصود فطرت ہے یہی رمز مسلمانی
اخوت کی جہانگیری' محبت کی فراوانی
یہ ہندی وہ خراسانی یہ افغانی وہ تورانی
تو اے شرمندہ ساحل اچھل کر بے کراں ہو جا

اسی نظم کا شعر ہے۔

ابھی تک آدمی صید زبون شہر یاری ہے
قیامت ہے کہ انساں نوع انساں کا شکاری ہے

اسی نظم میں ہے۔

یقیں افراد کا سرمایہ تعمیر ملت ہے
یہی قوت ہے جو صورت گر تقدیر ملت ہے

"طلوع اسلام" ہی کا شعر ہے۔

یقیں محکم، عمل پیہم، محبت فاتح عالم
جہاد زندگانی میں ہیں یہ مردوں کی شمشیریں

"خضر راہ" کا شعر ہے۔

نسل گر مسلم کی مذہب پر مقدم ہو گئی
اڑ گیا دنیا سے تو مانند خاک رہ گزر

"بانگ درا" کا شعر ہے۔

رفعت میں مقاصد کو ہمدوش ثریا کر
خود داری ساحل دے آزادی دریا دے

"بانگ درا" ہی کا شعر سنئے۔

یہ کلی بھی اس گلستان خزاں منظر میں تھی
ایسی چنگاری بھی یا رب اپنی خاکستر میں تھی

آپ نے جو شعر پڑھا ہے وہ نظم "فاطمہ بنت عبد اللہ" کا ہے۔ اسی نظم کا شعر جواباً" عرض ہے۔

یہ جہاد اللہ کے رستے میں بے تیغ و سپر
ہے جسارت آفریں شوق شہادت کس قدر

"بانگ درا" کا شعر ہے۔

رہ گئی رسم اذاں' روح بلالی نہ رہی
فلسفہ رہ گیا' تلقین غزالی نہ رہی

آپ نے جو شعر پڑھا ہے' وہ "شکوے" کے ایک بند کا دوسرا شعر ہے۔ قاعدے کے لحاظ سے پورا بند پڑھیئے۔

پورا بند تو یاد نہیں "فاطمہ بنت عبد اللہ " سے ایک شعر پڑھتا ہوں۔

رقص تیری خاک کا کتنا نشاط انگیز ہے
ذرہ ذرہ زندگی کے سوز سے لبریز ہے

"بانگ درا" کی نظم "بزم انجم" کا شعر ہے۔

یہ کاروان ہستی ہے تیز گام ایسا
قومیں کچل گئی ہیں جس کی روا روی میں

"بانگ درا" سے ایک قطعہ پیش ہے۔

نشہ پلا کے گرانا تو سب کو آتا ہے
مزہ تو جب ہے کہ گرتوں کو تھام لے ساقی
جو بادہ کش تھے پرانے وہ اٹھتے جاتے ہیں
کہیں سے آب بقائے دوام لے ساقی
کٹی ہے رات تو ہنگامہ گستری میں تری
سحر قریب ہے اللہ کا نام لے ساقی

"بانگ درا" کی نظم " تصویر درد" کا شعر سنئے۔

یہ خاموشی کہاں تک' لذت فریاد پیدا کر
زمیں پر تو ہو اور تیری صدا ہو آسمانوں میں

اسی نظم کا اگلا شعر ہے۔

نہ سمجھوگے تو مٹ جاؤ گے اے ہندوستاں والو
تمہاری داستاں تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں

اسی نظم ''تصویر درد'' کا مطلع ہے۔

نہیں منت کش تاب شنیدن داستاں میری
خموشی گفتگو ہے' بے زبانی ہے زباں میری

اس سے اگلا شعر ہے۔

یہ دستور زباں بندی ہے کیسا تیری محفل میں
یہاں تو بات کرنے کو ترستی ہے زباں میری

اس نظم کا ایک شعر مجھ سے بھی سنئے۔

یہ استغنا ہے پانی میں نگوں رکھتا ہے ساغر کو
تجھے بھی چاہیے مثل حباب آب جو رہنا

''تصویر درد'' ہی کا شعر ہے۔

اجاڑا ہے تمیز ملت و آئیں نے قوموں کو

مرے اہل وطن کے دل میں کچھ فکر وطن بھی ہے

"بال جبریل" کی ایک غزل کا شعر ہے۔

یہ مشت خاک یہ صرصر، یہ وسعت افلاک
کرم ہے یا کہ ستم، تیری لذت ایجاد

"ارمغان حجاز" کی نظم "بڈھے بلوچ کی نصیحت" کا شعر ہے۔

دیں ہاتھ سے دے کر اگر آزاد ہو ملت
ہے ایسی تجارت میں مسلماں کا خسارا

اسی نظم کا شعر ہے۔

افراد کے ہاتھوں میں ہے اقوام کی تقدیر
ہر فرد ہے ملت کے مقدر کا ستارا

اسی نظم کا ایک اور شعر مجھ سے سنئے۔

اللہ کو پامردی مومن پہ بھروسہ
ابلیس کو یورپ کی مشینوں کا سہارا

"ضرب کلیم" کی ایک غزل کا آخری شعر ہے۔

اگرچہ بت ہیں جماعت کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذاں لا الٰہ الا اللہ

"جواب شکوہ" کا بند ہے۔

ہم تو مائل بہ کرم ہیں کوئی سائل ہی نہیں
راہ دکھلائیں کسے ؟ رہروِ منزل ہی نہیں
تربیت عام تو ہے جوہر قابل ہی نہیں
جس سے تعمیر ہو آدم کی یہ وہ گِل ہی نہیں
کوئی قابل ہو تو ہم شانِ کئی دیتے ہیں
ڈھونڈنے والے کو دنیا بھی نئی دیتے ہیں

"بال جبریل" کا شعر ہے۔

نہ تھا اگر تو شریکِ محفل قصور میرا ہے یا کہ تیرا
مرا طریقہ نہیں کہ رکھ لوں کسی کی خاطر مے شبانہ

اسی غزل کا مقطع ہے۔

ہوا ہے گو تند و تیز لیکن چراغ اپنا جلا رہا ہے
وہ مردِ درویش جس کو حق نے دیے ہیں اندازِ خسروانہ

"بال جبریل" کا شعر ہے۔

ہے شباب اپنے لہو کی آگ میں جلنے کا نام
سخت کوشی سے ہے تلخ زندگانی انگبیں

"ارمغان حجاز" کی ایک غزل کا شعر ہے۔

نشاں یہی ہے زمانے میں زندہ قوموں کا

کہ صبح و شام بدلتی ہیں ان کی تقدیریں

"بال جبریل" کا شعر ہے۔

نہ تخت و تاج میں' نے لشکر و سپاہ میں ہے
جو بات مرد قلندر کی بارگاہ میں ہے

"ضرب کلیم" سے ایک قطعہ سنئے۔ عنوان ہے "صبح"

یہ سحر جو کبھی فردا ہے کبھی ہے امروز
نہیں معلوم کہ ہوتی ہے کہاں سے پیدا
وہ سحر جس سے لرزتا ہے شبستان وجود
ہوتی ہے بندہ مومن کی اذاں سے پیدا

"بانگ درا" کا شعر ہے۔

آج بھی ہو جو براہیم کا ایماں پیدا
آگ کرسکتی ہے انداز گلستاں پیدا

"بزم انجم" کا شعر ہے۔

آئین نو سے ڈرنا طرز کہن پہ اڑنا
منزل یہی کٹھن ہے قوموں کی زندگی میں

"بال جبریل" کی ایک غزل میں ہے۔

نگہ بلند' سخن دلنواز' جاں پرسوز

یہی ہے رخت سفر میر کارواں کے لیے

"ضرب کلیم" کی مشہور غزل "لاالٰہ الا اللہ" کا شعر ہے۔

یہ دور اپنے براہیم کی تلاش میں ہے
صنم کدہ ہے جہاں لا الٰہ الا اللہ

"ضرب کلیم" کے "مرد مسلماں" کا ایک شعر سنئے۔

ہر لحظہ ہے مومن کی نئی شان نئی آن
گفتار میں کردار میں اللہ کی برہان

"بال جبریل" کی ایک نظم "ایک نوجوان کے نام" میں یہ شعر ہے۔

نہ ڈھونڈ اس چیز کو تہذیب حاضر کی تجلی میں
کہ پایا میں نے استغنا میں معراج مسلمانی

اسی عنوان سے ایک اور شعر ہے۔

نہ ہو نومید' نومیدی زوال علم و عرفان ہے
امید مرد مومن ہے خدا کے راز دانوں میں

"بال جبریل" کی نظم "روح ارضی آدم کا استقبال کرتی ہے" کا شعر ہے۔

ناپید ترے بحر تخیل کے کنارے
پہنچیں گے فلک تک تری آہوں کے شرارے

نظم ''مرد مسلمان'' کا شعر ہے۔

یہ راز کسی کو نہیں معلوم کہ مومن
قاری نظر آتا ہے حقیقت میں ہے قرآن

مسجد قرطبہ میں ''مومن کی صفات میں'' ایک شعر ہے۔

نرم دم گفتگو' گرم دم جستجو
رزم ہو یا بزم ہو' پاک دل و پاک باز

''خضر راہ'' میں ہے۔

زندگانی کی حقیقت کوہ کن کے دل سے پوچھ
جوئے شیر و تیشہ و سنگ گراں ہے زندگی

''بزم انجم'' کا شعر سنئے۔

یہ کاروان ہستی ہے تیز گام ایسا
قومیں کچل گئی ہیں جس کی روا روی میں

''بال جبریل'' ہی کی غزل کا ایک دلکش شعر ہے۔

نہ بادہ ہے نہ صراحی نہ دور پیمانہ
فقط نگاہ سے رنگیں ہے بزم جانانہ

''خضر راہ'' میں ہے۔

ہے وہی ساز کہن مغرب کا جمہوری نظام

جس کے پردے میں نہیں ہے از نوائے قیصری

"بال جبریل" کی ایک غزل کا مطلع ہے۔

یہ پیام دے گئی ہے مجھے باد صبح گاہی
کہ خودی کے عارفوں کا ہے مقام پادشاہی

"بال جبریل" کا شعر ہے۔

یہیں بہشت بھی ہے حور و جبرئیل بھی ہے
تری نگہ میں ابھی شوخئ نظارہ نہیں

"بانگ درا" کا شعر ہے۔

نرالا سارے جہاں سے اس کو عرب کے معمار نے بنایا
بنا ہمارے حصار ملت کی اتحاد وطن نہیں ہے

"بانگ درا" ہی کا شعر ہے۔

یہ ہند کے فرقہ ساز اقبال آذری کر رہے ہیں گویا
بچا کے دامن بتوں سے اپنا' غبار راہ حجاز ہو جا

"بال جبریل" کی ایک غزل کا مقطع ہے۔

اگر ہو عشق تو ہے کفر بھی مسلمانی
نہ ہو تو مرد مسلماں بھی کافر و زندیق

"بال جبریل" کی نظم "ذوق و شوق" کا ایک شعر ہے۔ جو غالباً فلسطین میں لکھا گیا۔

قافلہ حجاز میں ایک حسین بھی نہیں
گرچہ ہے تاب دار ابھی گیسوئے دجلہ و فرات

"سلطان ٹیپو کی نصیحت" کا مطلع ہے۔

تو رہ نورد شوق ہے منزل نہ کر قبول
لیلیٰ بھی ہم نشیں ہو تو محمل نہ کر قبول

"ضرب کلیم" کی نظم بعنوان "جاوید سے" کا شعر ہے۔

لیکن یہ دور ساحری ہے
انداز ہیں سب کے جادوانہ

اسی کتاب کی نظم "شاعر" کا مقطع ہے۔

ہر لحظہ نیا طور، نئی برق تجلی
اللہ کرے مرحلہ شوق نہ ہو طے

"بال جبریل" کا شعر ہے۔

یہ بتان عصر حاضر کہ بنے ہیں مدرسے میں
نہ ادائے کافرانہ نہ تراش آذرانہ

اسی مجموعے کا شعر ہے۔

ہوئی نہ زاغ میں پیدا بلند پروازی

خراب کر گئی شاہیں بچے کو صحبت زاغ

"مسجد قرطبہ" کے ایک شعر کا دوسرا مصرعہ ہے۔

غالب و کار آفریں، کارکشا، کارساز

جس کا پہلا مصرعہ ہے۔

ہاتھ ہے اللہ کا بندہ مومن کا ہاتھ

"بال جبریل" کی غزل کا شعر ہے۔

غواص محبت کا اللہ نگہباں ہو
ہر قطرہ دریا میں، دریا کی ہے گہرائی



سر، آپ کا شکریہ

سر،
آپ نے ہمیں
Learning to Learn
Learning to Think
اور
Learning to Evaluate
کے معانی سے
آشنا کیا

سر،
آپ نے ہماری
Creativity
کو ابھارا
آپ نے ہمیں
مطالعے،
مشاہدے،
تجربے،
تحقیق
Research
سے
علم کو
تلاش کرنا
سکھایا
Life Long
Self-Learning
اور
Learning To Be
کی راہ پر
ڈالا

سر،
آپ کا شکریہ
بار بار شکریہ
God Bless You
Now and Forever

سر،
آپ نے اپنی زندگی سے،
اپنے لائف سٹائل سے
جو درس زندگی دیا
وہ کبھی پرانا
کبھی Irrelevant نہ ہوگا
اس کی قیمت
اس کی ضرورت
وقت کے ساتھ ساتھ
بڑھتی ہی جائے گی

اپنے رول ماڈل سے
درس زندگی دینا
جینے کا سلیقہ سکھانا
Art of Living سے آشنا کرنا
زندگی کی
Core Values
اور
Basic Life Skills
کی
Awareness دینا
پوری شخصیت کو
Build - up کرنا
پوری Self-image کو
Positive
آب و رنگ دینا
کتنا ضروری
اور کتنا
بڑا کام ہے
میرے عظیم استاد
اور عظیم تر انسان
آپ کا شکریہ
آج بھی
اور تازندگی!

مس ر میڈم آپ کا شکریہ

مس ر میڈم
آپ کے پڑھانے کے
سٹائل سے
ہمیں اندازہ ہوا
کہ
Creative Teaching
کیا ہوتی ہے
معلومات اور علم میں
کیا فرق ہے
اور کیا فرق ہے
علم حاصل کرنے میں
اور علم پیدا کرنے میں

مس ر میڈم
آپ سے پڑھا تو پتہ چلا کہ
استاد کا رول ماڈل
Role Model
کیا ہوتا ہے
اور کیا فرق ہے
مدرس
Instructor
معلم
Educator

اور مربی
Mentor
میں

مس ر میڈم
آپ کا شکریہ
آج بھی
اور تازندگی

مس ر میڈم
آپ کو دیکھا
تو ہم نے جانا کہ
حسن طبیعت
کیا ہوتا ہے
سوز دروں
کیا چیز ہے
خلوص کے
کیا معنی ہیں
Commitment
کسے کہتے ہیں
کیا فرق ہے
خبر میں اور

نظر میں
اور کیا
مطلب ہے
گرتوں کو تھام لینے کا

مس ر میڈم
زندگی کے سفر میں
یہ آگہی
یہ Awareness
ہماری راہیں
مسلسل
روشن رکھے گی
کتنی بڑی بات ہے
ذہن کے دریچے کو کھولنا
کتنا عظیم احسان ہے
آدمی سے انسان بنانا

مس ر میڈم
آپ کا شکریہ
God Bless you
God Bless you
Now and Forever

ماؤں کا دن

ماں، عظیم ماں!

اللہ کی رحمت

ماں!

جنت کا راستہ

ماں!

ہر تکلیف میں پہلا سہارا

ماں!

دکھ سکھ کا پہلا ساتھی

ماں!

ہر خوف سے اماں

ماں!

آندھیوں میں جائے پناہ

ماں!

تپتی دھوپ میں ٹھنڈی چھاں

ماں!

زندگی میں پہلی روشنی

ماں!

پہلا رول ماڈل Role Model

ماں!

میری اچھی ماں!

میری عظیم ماں!

آپ کا شکریہ

آج بھی اور تا زندگی!

OO

ماں کا آٹوگراف

مرے بچے
تو اپنی
لوحِ آئندہ پہ
سارے
خوبصورت لفظ لکھنا

سدا سچ بولنا
احسان کرنا
پیار بھی کرنا
مگر
آنکھیں کھلی رکھنا

(پروین شاکر)



ماں کا آٹوگراف

آگہی
کی جستجو میں
نگری نگری پھرنا
کیریئر بھی بنانا
لیکن
میرے بیٹے !
کامیابی کی
کوئی منزل ہو
آزمائش کا کوئی مقام ہو
کبھی دل میں کھوٹ
نہ آنے دینا
کبھی دل میں
کھوٹ نہ
آنے دینا



کتاب کا دن:

کتاب کیا ہے

- کتاب علم کا خزانہ ہے۔
- کتاب روشنی کا مینار ہے۔
- کتاب بہترین دوست ہے۔
- کتاب تنہائی کا ساتھی ہے۔
- کتابیں تین قسم کی ہوتی ہیں۔ تفریحی، علمی، اخلاقی۔
- کچھ کتابیں صرف تصویریں دیکھنے کے لئے، کچھ ورق الٹنے کے لئے، کچھ سرسری طور پر پڑھنے کے لئے اور کچھ لفظ بہ لفظ مطالعہ کرنے کے لئے ہوتی ہیں۔
- جو کتاب زیادہ دلچسپ ہو ضروری نہیں کہ زیادہ مفید بھی ہو۔
- جو کتاب ذرا مشکل سے سمجھ میں آئے عموماً" زیادہ کام کی ہوتی ہے۔
- ایک اچھی کتاب جہاں کچھ سوالوں کا جواب دیتی ہے تو کچھ سوال ذہن میں چھوڑ بھی جاتی ہے۔
- کتاب وہ بھی اچھی ہوتی ہے جو دماغ کو روشن کرے لیکن سب سے اچھی کتاب وہ ہے جو آدمی کو انسان بنائے۔
- جس طرح انسان اپنے دوستوں سے پہچانا جاتا ہے اسی طرح انسان ان کتابوں سے بھی پہچانا جاتا ہے جو وہ پڑھتا ہے۔
- اچھی کتاب کبھی پرانی نہیں ہوتی۔
- ایک مصنف کی شخصیت کا بہترین حصہ اس کی کتابوں میں ہوتا ہے۔
- ایک مصنف اپنی کتابوں میں زندہ رہتا ہے۔
- بیوقوف ٹھوکر کھا کر سنبھلتا ہے، گویا اپنے تجربے سے سیکھتا ہے۔ عقلمند دوسروں کے تجربات یعنی کتابوں اور استادوں سے بھی سیکھتا ہے۔

- ایک کتاب ایک آدمی کے لئے کچھ' دوسرے آدمی کے لئے کچھ ہوتی ہے۔
- ہر کتاب سے انسان اپنی عقل اور تجربے کے مطابق سیکھتا ہے۔
- دنیا کو بدلنے میں کتابوں نے اہم کردار ادا کیا ہے۔
- ایک اچھی کتاب کو نوجوانی میں پڑھنا ایسا ہے جیسے چودھویں رات کے چاند کو ایک بند کمرے کے دریچے سے دیکھا جائے۔ اسی کتاب کو ادھیڑ عمر میں پڑھنا ایسا ہے جیسے چودھویں کے چاند کو گھر کے آنگن سے دیکھا جائے اور بڑھاپے میں اسی کتاب کو پڑھنا ایسا ہے جیسے چودھویں کے چاند کو کھلے میدان میں دریا کے کنارے کھڑے ہو کر دیکھا جائے۔
- ہر چھپی ہوئی چیز جس کی جلد خوشنما اور کور خوبصورت ہو کتاب نہیں ہوتی۔



کتاب نما

سوال۔ علم کیا ہے؟
جواب۔ تجربہ۔

سوال۔ کتاب کیا ہے؟
جواب۔ لکھا ہوا تجربہ۔

سوال۔ کیسا تجربہ؟
جواب۔ اہم تجربہ۔

سوال۔ کس کا؟
جواب۔ کسی عظیم شخصیت کا۔

سوال۔ ہم کتابیں کیوں پڑھتے ہیں؟
جواب۔ تاکہ عظیم شخصیتوں کے عظیم تجربات یا علم سے استفادہ کرسکیں۔

سوال۔ اگر ہم کتابیں نہ پڑھیں تو؟
جواب۔ تو ہم ہزاروں سال میں حاصل کئے ہوئے اس تمام علم سے محروم ہوجائیں گے جو کتابوں کی شکل میں محفوظ ہے۔

سوال۔ اگر ہم صرف اپنے تجربات سے سیکھنا چاہیں تو؟
جواب۔ تو ساری زندگی گزار کر بھی ہم اتنا علم حاصل نہ کرسکیں گے جتنا پتھر کے زمانے کے لوگوں کو حاصل تھا۔

سوال۔ علم حاصل کرنے کا سب سے مؤثر طریقہ کیا ہے؟
جواب۔ سوچ سمجھ کر۔

سوال۔ کیا صرف نصابی کتابیں پڑھنا کافی ہے؟

جواب۔ ہرگز نہیں!

سوال۔ کیوں؟

جواب۔ چونکہ نصابی کتابوں میں کسی مضمون کی بنیادی باتوں کا بہت مختصر تعارف ہوتا ہے۔ تفصیل نصابی کتابوں سے باہر بے شمار کتابوں میں بکھری ہوتی ہے۔

سوال۔ کون زیادہ سیکھتا ہے؟

جواب۔ جو نصاب سے باہر زیادہ پڑھتا اور سوچتا ہے۔

سوال۔ کتابیں کتنی قسم کی ہوتی ہیں؟

جواب۔ کتابیں تین قسم کی ہوتی ہیں۔

سوال۔ کون کون سی؟

جواب۔ معلوماتی، علمی اور تفریحی۔

سوال۔ ہم کیا پڑھیں؟

جواب۔ تینوں قسموں کی کلاسیکی کتابیں اپنے اپنے وقت پر۔

سوال۔ کلاسیکی سے کیا مراد ہے؟

جواب۔ معیاری، اعلیٰ درجے کی۔ ہر موضوع پر معیاری یا کلاسیکی کتابیں پڑھنی چاہئیں۔

سوال۔ اردو کی چند معیاری کتابوں کے نام؟

جواب۔ کس موضوع پر؟

سوال۔ مذہب پر؟

جواب۔ سیرت النبی، الفاروق، روشنی۔

سوال۔ تاریخ پر؟

جواب۔ تاریخ اسلام، دنیا کی کہانی، کمپنی کی حکومت، قصص ہند۔

سوال۔ سوانح حیات یا بائیو گرافی؟

جواب۔ جہان دانش، شہاب نامہ۔

سوال۔ پاکستانیت پر؟

جواب۔ جد و جہد آزادی، پاکستان کی نظریاتی بنیادیں، معمار قوم محمد علی جناح۔

سوال۔ داستان، ناول، افسانہ؟

جواب۔ طلسم ہوش ربا (انتخاب) فسانہ آزاد (انتخاب) باغ و بہار۔ توبتہ النصوح۔ فردوس بریں۔ زاد راہ۔ معظم علی۔ اور تلوار ٹوٹ گئی۔

سوال۔ ادب؟

جواب۔ مضامین سر سید۔ خطوط غالب۔ سیپارہ دل۔ گنجھائے گراں مایہ۔ زندگی (از فضل حق)۔ درس زندگی (از پطرس)۔ اردو کا انشائی ادب (از وحید قریشی)۔ آواز دوست (از مختار مسعود)۔

سوال۔ شاعری؟

جواب۔ مسدس حالی۔ شاہنامہ اسلام۔ بانگ درا۔ ضرب کلیم۔ بال جبریل۔



دوسرا حصہ

- یوم پاکستان
- سرسید، پاکستان کے مورث اعلیٰ
- چوہدری رحمت علی
- یوم باب الاسلام
- یوم دفاع
- دفاع پاکستان
- یوم اقوام متحدہ
- بچوں کا عالمی دن
- سفید چھڑی کا دن
- یوم ہلال احمر (ریڈ کراس)
- یوم مئی

یوم پاکستان

سوال۔ آج کی تقریب کس سلسلہ میں ہے؟

جواب۔ ۲۳ مارچ یوم پاکستان کے سلسلہ میں۔

سوال۔ یوم پاکستان ۲۳ مارچ کو کیوں منایا جاتا ہے؟

جواب۔ چونکہ ۲۳ مارچ ۱۹۴۰ء کو قرارداد پاکستان منظور ہوئی تھی۔

سوال۔ قرارداد کا مطلب کیا ہے؟

جواب۔ قرارداد کا مطلب ہے تحریری بیان' عہد یا عزم۔

سوال۔ قرارداد پاکستان کا مطلب کیا ہے؟

جواب۔ قرارداد پاکستان کا مطلب ہے پاکستان کو بنانے کا عہد۔

سوال۔ قرارداد پاکستان کو قرارداد پاکستان کیوں کہتے ہیں؟

جواب۔ مسلمانوں کی سب سے بڑی سیاسی جماعت مسلم لیگ نے اس قرار داد کے ذریعہ پاکستان بنانے کا عہد کیا تھا۔ اس لئے اس کو قرارداد پاکستان کہتے ہیں۔

سوال۔ قرارداد پاکستان کو انگریزی میں کیا کہتے ہیں؟

جواب۔ پاکستان ریزولیوشن ۔

سوال۔ قرارداد پاکستان کب منظور ہوئی؟

جواب۔ ۲۳ مارچ ۱۹۴۰ء

سوال۔ کہاں؟

جواب۔ لاہور میں۔

سوال۔ کس جگہ؟

جواب۔ منٹو پارک میں جس کا موجودہ نام اقبال پارک ہے۔ مسلم لیگ کا یہ جلسہ جس میں قرارداد پاکستان منظور ہوئی تھی، ٹھیک اس جگہ منعقد ہوا تھا جہاں مینار پاکستان تعمیر ہوا ہے۔

سوال۔ قرارداد پاکستان کیا ہے؟

جواب۔ قرارداد پاکستان میں کہا گیا ہے کہ مسلمان ایک علیحدہ قوم ہیں۔ چنانچہ انہیں حق پہنچتا ہے کہ وہ ہندوستان کے ان علاقوں میں جیسے شمالی مغربی صوبے اور مشرقی حصے میں جہاں وہ اکثریت میں ہیں، اپنی آزاد ریاستیں قائم کریں۔

سوال۔ قرارداد پاکستان مسلم لیگ کے جلسہ میں کس نے پیش کی؟

جواب۔ بنگال کے مولوی اے کے فضل حق نے۔

سوال۔ اس کی تائید کس نے کی؟

جواب۔ سب سے پہلے یوپی کے چوہدری خلیق الزماں نے۔ ان کے بعد دوسرے صوبوں کے لیڈروں نے۔

سوال۔ یہ قرارداد کس کی صدارت میں منظور ہوئی؟

جواب۔ قائد اعظم محمد علی جناح کی صدارت میں۔

سوال۔ قائد اعظم نے قرارداد پاکستان کے سلسلہ میں کیا کیا؟

جواب۔ قرارداد پاکستان تیاری ہوئی۔ انہوں نے اپنی صدارتی تقریر میں قرارداد کی بھرپور وضاحت کی۔

سوال۔ لفظ پاکستان کی تاریخ کیا ہے؟

جواب۔ لفظ پاکستان سب سے پہلے چوہدری رحمت علی نے استعمال کیا تھا۔

سوال۔ کب؟

جواب۔ اپنی ایک کتاب میں۔

سوال۔ کتاب کا کیا نام تھا؟

جواب۔ Now Or Never ''اب یا کبھی نہیں۔''

سوال۔ لفظ پاکستان کا لفظی مطلب کیا ہے؟

جواب۔ پاک لوگوں کا وطن۔



سرسید، پاکستان کا مورث اعلیٰ

سوال۔ آج کیا ہے؟

جواب۔ آج یوم سرسید ہے۔ آج کی تاریخ ۱۷ اکتوبر ۱۸۱۷ء کو سرسید پیدا ہوئے تھے۔

سوال۔ سرسید کون تھے؟

جواب۔ سرسید آج سے سو سال پہلے مسلمانوں کے بہت بڑے لیڈر تھے۔

سوال۔ سرسید کا پورا نام کیا تھا؟

جواب۔ سرسید کا پورا نام تھا سید احمد خان، ''سر'' ان کا خطاب تھا۔

سوال۔ سرسید کو اس زمانے کا سب سے بڑا لیڈر کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب۔ سرسید نے تین بڑے کام کیے۔

۱۔ مسلمانوں کی صحیح سیاسی رہنمائی کی۔

۲۔ مسلمانوں کو ان کی علیحدہ قومیت کا احساس دلایا۔

۳۔ مسلمانوں میں انگریزی کے ذریعے سے جدید تعلیم کا آغاز کیا۔

سوال۔ علیحدہ قومیت سے کیا مراد ہے؟

جواب۔ سرسید نے مسلمانوں سے کہا، تم علیحدہ قوم ہو، ہندو علیحدہ قوم ہیں۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ بحیثیت قوم کے اپنے آپ کو مضبوط کریں۔

سوال۔ اس زمانے میں ہندوستان پر کس کی حکومت تھی؟

جواب۔ انگریز کی حکومت تھی۔ ہندو اور انگریز دونوں مسلمانوں کے خلاف تھے۔

سوال۔ سرسید نے جدید تعلیم کو کس طرح رائج کیا؟

جواب۔ انہوں نے انگریزی کے سکول کھولے اور علی گڑھ میں مسلمانوں کے

لئے پہلا کالج کھولا جو بعد میں یونیورسٹی بنا اور مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے نام سے مشہور ہوا۔

سوال۔ سرسید کا پاکستان سے کیا تعلق ہے؟

جواب۔ سرسید کو پاکستان کا باوا آدم کہا جاتا ہے۔

سوال۔ کیوں؟

جواب۔ تین وجوہ سے۔

۱۔ سرسید نے دوقومی نظریہ پیش کیا جو پاکستان کی بنیاد بنا۔
۲۔ سرسید نے مسلمانوں میں جدید تعلیم عام کی۔
۳۔ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے طلباء نے پاکستان بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔

سوال۔ سرسید کی کسی تقریر کا کوئی ٹکڑا سنائیے؟

جواب۔ سرسید نے ۱۸۶۷ء میں بنارس کے کمشنر مسٹر شیکسپئر سے کہا:

"دوستو! ہماری تعلیم پوری اس وقت ہوگی جب ہماری تعلیم ہمارے ہاتھ میں ہوگی۔ ہم اپنی تعلیم کے آپ مالک ہوں گے۔ فلسفہ ہمارے دائیں ہاتھ میں ہوگا اور نیچرل سائنس ہمارے بائیں ہاتھ میں 'لا الہ اللہ محمد رسول اللہ کا تاج سر پر۔"

سوال۔ سرسید نے پاکستان کے بارے میں کیا کہا؟

جواب۔ سرسید نے پاکستان کا لفظ تو استعمال نہیں کیا لیکن ۱۸۹۸ء میں اپنے انتقال سے چند ماہ پہلے انہوں نے کہا:

I think time is not far off when you will have to manage your own affairs.

یعنی وہ دن دور نہیں جب آپ لوگ خودمختار ہوں گے۔



چوہدری رحمت علی

سوال۔ چوہدری رحمت علی کون تھے؟

جواب۔ چوہدری رحمت علی پاکستان کے محسنوں اور بانیوں میں سے ایک تھے۔

سوال۔ ان کا کارنامہ کیا ہے؟

جواب۔ چوہدری رحمت علی نے ۱۹۱۵ء سے مسلمانوں کے لئے ایک علیحدہ وطن کے بارے میں سوچنا شروع کردیا تھا۔ انہوں نے لفظ پاکستان وضع کیا۔

سوال۔ کیا چوہدری رحمت علی کی علامہ اقبال سے بھی ملاقات تھی؟

جواب۔ جی ہاں!

سوال۔ چوہدری رحمت علی علامہ سے کب ملے؟

جواب۔ دسمبر ۱۹۳۲ء میں۔ جب علامہ گول میز کانفرنس کے سلسلہ میں لندن میں ٹھہرے ہوئے تھے۔

سوال۔ کیا چوہدری رحمت علی علامہ کے خطبہ الٰہ آباد سے واقف تھے؟

جواب۔ جی ہاں! واقف تھے۔

سوال۔ کیا علامہ نے اپنی سکیم کے لئے پاکستان کا لفظ استعمال کیا تھا؟

جواب۔ جی نہیں۔

سوال۔ پاکستان کا لفظ سب سے پہلے کس نے استعمال کیا؟

جواب۔ پاکستان کا لفظ چوہدری رحمت علی ہی نے بنایا تھا اور انہوں نے ہی سب سے پہلے اپنی کتاب ”اب یا کبھی نہیں“ میں استعمال کیا تھا۔

سوال۔ کیا چوہدری رحمت علی نے کوئی اور کتاب بھی لکھی؟

جواب۔ جی ہاں!

سوال۔ اس کا نام کیا ہے؟

جواب۔ اس کا نام تھا "The Father land of Pak Nation"

سوال۔ چوہدری رحمت علی کہاں رہتے تھے؟

جواب۔ انگلستان میں۔

سوال۔ ان کا انتقال کب ہوا؟

جواب۔ ۱۹۵۱ء میں۔

سوال۔ کہاں؟

جواب۔ کیمبرج یونیورسٹی میں۔

سوال۔ وہ دفن کہاں ہیں؟

جواب۔ وہیں کیمبرج میں۔

سوال۔ وہ پیدا کہاں ہوئے تھے؟

جواب۔ لدھیانہ میں۔

سوال۔ کب؟

جواب۔ ۱۸۹۳ء میں۔

سوال۔ انہوں نے ابتدائی تعلیم کہاں پائی؟

جواب۔ لاہور میں۔ ۱۸۹۳ء میں وہ انگلستان چلے گئے۔ وہیں بیرسٹری کا امتحان پاس کیا اور باقی زندگی کیمبرج یونیورسٹی ہی میں گزاری۔



یوم باب الاسلام

سوال۔ آج کون سا دن منایا جارہا ہے؟

جواب۔ یوم باب الاسلام۔

سوال۔ کس سلسلہ میں؟

جواب۔ آج ۱۰ رمضان ہے۔ آج محمد بن قاسم کی فتح سندھ کی یاد میں یوم باب الاسلام منایا جارہا ہے۔

سوال۔ محمد بن قاسم کون تھا؟

جواب۔ محمد بن قاسم ایک کم عمر جرنیل تھا جس نے سندھ فتح کرکے یہاں اسلامی حکومت کی ابتدا کی۔ گویا پاکستان کی ابتدا کی۔

سوال۔ یہ کب کی بات ہے؟

جواب۔ یکم رمضان تا ۱۰ رمضان ۹۳ ہجری یا ۷۱۲ عیسوی۔

سوال۔ محمد بن قاسم کا مقابلہ کس سے ہوا؟

جواب۔ سندھ کے ہندو حاکم راجہ داہر سے۔

سوال۔ محمد بن قاسم کی فوج کی تعداد کتنی تھی؟

جواب۔ کل بارہ ہزار عرب اور تین ہزار سندھی۔

سوال۔ اور راجہ داہر کی فوج کتنی تھی؟

جواب۔ ۶۰ ہزار فوجی اور ایک سو جنگی ہاتھی۔

سوال۔ محمد بن قاسم نے کتنا علاقہ فتح کیا؟

جواب۔ ملتان تک کا سارا علاقہ۔

سوال۔ فتح کے وقت محمد بن قاسم کی عمر کیا تھی؟

جواب۔ سترہ برس۔

سوال۔ محمد بن قاسم کہاں پیدا ہوا؟

جواب۔ طائف میں۔ اور بصرہ میں فوجی تربیت حاصل کی۔

سوال۔ محمد بن قاسم پر کوئی ناول ہے؟

جواب۔ محمد بن قاسم پر ایک تاریخی ناول نسیم حجازی نے لکھا ہے۔



یوم دفاع

سوال۔ یوم دفاع کب منایا جاتا ہے؟

جواب۔ یوم دفاع ہر سال ۶ ستمبر کو منایا جاتا ہے۔

سوال۔ کس لئے؟

جواب۔ ۱۹۶۵ء کی جنگ میں پاکستان کی فتح کی یاد میں۔

سوال۔ ۱۹۶۵ء کی جنگ کب شروع ہوئی؟

جواب۔ ۶ ستمبر ۱۹۶۵ء کو۔

سوال۔ کہاں اور کیسے؟

جواب۔ واہگہ بارڈر' لاہور پر بھارت کے حملہ سے۔

سوال۔ جنگ ستمبر کتنے دن جاری رہی؟

جواب۔ ۱۷ دن۔ ۲۳ ستمبر تک۔

سوال۔ جنگ ستمبر میں کن کن محاذوں پر بازار جنگ زیادہ گرم رہا؟

جواب۔ راجھستان' لاہور' سیالکوٹ اور کشمیر سیکٹر میں۔

سوال۔ جنگ ستمبر میں ٹینکوں کا بہت بڑا معرکہ کہاں ہوا؟

جواب۔ سیالکوٹ سیکٹر میں چونڈہ کے مقام پر۔

سوال۔ کب؟

جواب۔ ۱۸ ستمبر کو۔

سوال۔ اس کا انجام کیا ہوا؟

جواب۔ دشمن کو عبرتناک شکست ہوئی۔

سوال۔ جنگ ستمبر میں پاکستان ائیر فورس کی کارکردگی کیسی رہی؟

جواب۔ نہایت شاندار۔

سوال۔ اس کی کوئی مثال؟

جواب۔ سکواڈرن لیڈر ایم ایم عالم نے صرف دومنٹ میں دشمن کے پانچ طیارے مار گرائے۔

سوال۔ جنگ ستمبر میں پاکستان نیوی نے کیا کیا؟

جواب۔ پاکستان نیوی نے اپنا فرض نہایت کامیابی سے ادا کیا۔

سوال۔ مثلاً؟

جواب۔ مثلاً دشمن کے ایک بحری اڈہ دوارکا مکمل طور پر تباہ کرکے پاکستان نیوی نے تاریخی کارنامہ انجام دیا۔

سوال۔ جنگ ستمبر کے ہیروز؟

جواب۔ پاکستان آرمی کا ہر جیالا اپنی جگہ ہیرو تھا۔

سوال۔ پھر بھی دو ایک نام جو زیادہ نمایاں رہے؟

جواب۔ بریگیڈیئر شامی شہید (ہلال جرات)، میجر عزیز بھٹی شہید (نشان حیدر)، سکواڈرن لیڈر سرفراز رفیقی شہید (ستارہ جرات)

سوال۔ جنگ ستمبر میں دشمن کو کتنا نقصان اٹھانا پڑا؟

جواب۔ دشمن کے ۴۷۸ ٹینک، ۱۱۰ ہوائی جہاز تباہ ہوئے اور ۹۵۰۰ فوجی مارے گئے۔

سوال۔ اس جنگ میں کون کون سے شہر دشمن کے حملوں کا براہ راست نشانہ بنے؟

جواب۔ تین شہر۔ لاہور، سرگودھا اور سیالکوٹ۔

سوال۔ ان کے شہریوں نے دشمن کے حملوں کا کس طرح مقابلہ کیا؟

جواب۔ نہایت مردانہ وار' بڑے حوصلے سے۔

سوال۔ اس کا اعتراف کس طرح کیا گیا؟

جواب۔ تینوں شہروں کو ہلال استقلال دیا گیا۔

سوال۔ کیا یوم دفاع صرف ستمبر ۱۹۶۵ء کی جنگ کی یاد کے لئے مخصوص ہے؟

جواب۔ نہیں ! اس موقع پر جنگ دسمبر کے شہیدوں اور غازیوں کو بھی خراج تحسین پیش کیا جاتا ہے۔

سوال۔ جنگ دسمبر کب شروع ہوئی؟

جواب۔ ۳ دسمبر ۱۹۷۱ء کو۔

سوال۔ کہاں؟

جواب۔ یوں تو دسمبر ۱۹۷۱ء کی جنگ مشرقی اور مغربی پاکستان دونوں محاذوں پر ہوئی لیکن اس کا اصل مرکز مشرقی پاکستان ہی تھا۔

سوال۔ یہ جنگ کب ختم ہوئی؟

جواب۔ ۱۶ دسمبر ۱۹۷۱ء کو۔

سوال۔ اس کا نتیجہ کیا رہا؟

جواب۔ بھارتی جارحیت کی مدد سے مشرقی پاکستان کی بغاوت کامیاب ہوئی۔

سوال۔ اس جنگ میں پاکستانی افواج کی کارکردگی کیسی رہی؟

جواب۔ پاکستانی جیالوں نے اپنا فرض ادا کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔

سوال۔ جنگ دسمبر ۱۹۷۱ء میں نشان حیدر کا اعزاز کتنے شہیدوں کو دیا گیا؟

جواب۔ چار شہیدوں کو۔

سوال۔ کون کون سے؟

جواب۔ میجر اکرم شہید کو مشرقی پاکستان کے محاذ جنگ پر' میجر شبیر شہید' لانس نائیک محمد محفوظ شہید اور سوار محمد حسین شہید کو مغربی محاذوں پر نشان حیدر دیا گیا۔

سوال۔ کیا ۱۹۷۱ء میں نشان حیدر کا اعزاز کسی اور کو بھی ملا تھا؟

جواب۔ جی ہاں!

سوال۔ کب اور کہاں؟

جواب۔ دسمبر ۷۱ء کی جنگ باقاعدہ چھڑنے سے پہلے۔ لیکن اسی سلسلہ میں اگست ۱۹۷۱ء میں نشان حیدر کا اعزاز نوجوان پائلٹ آفیسر راشد منہاس شہید نے حاصل کیا۔

سوال۔ شہادت کے وقت راشد منہاس کی عمر کیا تھی؟

جواب۔ صرف بیس سال۔ پاکستان کا یہ جاں نثار ۱۷ فروری ۱۹۵۱ء کو پیدا ہوا اور ۲۰ اگست ۱۹۷۱ء کو اس نے اپنی جان اپنے ہاتھوں سے پاکستان کو پیش کر دی۔

سوال۔ پاکستان کا کوئی اور نشان حیدر بھی ہے؟

جواب۔ جی ہاں! پاکستان کے دو اور نشان حیدر بھی ہیں۔ پاکستان کا پہلا نشان حیدر کیپٹن محمد سرور شہید نے ۱۹۴۸ء میں کشمیر کے محاذ پر حاصل کیا۔ ۱۹۵۸ء میں مشرقی پاکستان میں لکشمی پور کے معرکے میں میجر محمد طفیل شہید نشان حیدر کے اعزاز سے سرفراز ہوئے تھے۔

سوال۔ یوم دفاع کا پیغام کیا ہے؟

جواب۔ یوم دفاع' پاکستان کو مضبوط سے مضبوط تر بنانے کے عہد وفا کا دن ہے۔

○○○

دفاع پاکستان

دفاع پاکستان کے سلسلہ میں قائداعظم نے اپنے اس عزم کا اظہار کیا:

"خدا کی قسم جب تک ہمارے دشمن ہمیں اٹھا کر بحیرہ عرب میں نہ پھینک دیں، ہم ہار نہیں مانیں گے۔"

"پاکستان کی حفاظت کے لئے میں تنہا لڑوں گا۔ اس وقت تک لڑوں گا جب تک میرے ہاتھوں میں سکت اور میرے جسم میں خون کا ایک قطرہ بھی موجود ہے۔ مجھے آپ سے یہ کہنا ہے کہ کبھی اگر کوئی ایسا وقت آجائے کہ پاکستان کی حفاظت کے لئے جنگ لڑنی پڑے تو کسی صورت میں ہتھیار نہ ڈالیں۔ اور پہاڑوں میں، جنگلوں میں اور دریاؤں میں جنگ جاری رکھیں۔"

دفاع پاکستان ہی کے موضوع پر قائداعظم نے ایک اور موقع پر فرمایا:

"مجھے یقین ہے کہ جب پاکستان کے دفاع اور قومی سلامتی اور حفاظت کے لئے آپ کو بلایا جائے گا تو آپ اپنے اسلاف کی روایات کے مطابق شاندار کارناموں کا مظاہرہ کریں گے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ پاکستان کے ہلالی پرچم کو سربلند رکھیں گے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ اپنی عظیم قوم کی عزت اور وقار کو برقرار رکھیں گے۔"

OOO

یوم اقوام متحدہ

میزبان۔ آج کا موضوع ہے۔ یو این او ڈے۔

سوال۔ آج ہی کیوں؟

جواب۔ چونکہ آج ۲۴ اکتوبر ہے ۔ ۲۴ اکتوبر کو دنیا میں یو این او ڈے منایا جاتا ہے۔

سوال۔ ۲۴ اکتوبر ہی کو کیوں؟

جواب۔ چونکہ ۲۴ اکتوبر ۱۹۴۵ء کو یو این او قائم ہوئی تھی۔

سوال۔ کہاں؟

جواب۔ سان فرانسسکو میں۔

سوال۔ سان فرانسسکو کہاں ہے؟

جواب۔ امریکہ کے مغربی ساحل پر۔

سوال۔ یو این او کا کیا مطلب ہے؟

جواب۔ یو این او کا مطلب ہے ”یونائیٹڈ نیشنز آرگنائزیشن“

UNITED NATIONS ORGANIZATION

سوال۔ یو این او کو اردو میں کیا کہتے ہیں؟

جواب۔ انجمن اقوام متحدہ۔

سوال۔ یو این او کا صدر دفتر کہاں ہے؟

جواب۔ امریکہ کے شہر نیو یارک میں۔

سوال۔ یو این او کیوں بنائی گئی؟

جواب۔ دنیا میں امن قائم رکھنے کے لئے۔ دنیا کو بہتر بنانے کے لئے۔

سوال۔ یو این او کے دو اہم ترین ادارے کون کون سے ہیں؟

جواب۔ جنرل اسمبلی اور سیکورٹی کاؤنسل۔

سوال۔ جنرل اسمبلی کے کتنے ممالک ممبر ہیں؟

جواب۔ ۱۷۰

سوال۔ سکیورٹی کاؤنسل کے مستقل اراکین کی تعداد کتنی ہے؟

جواب۔ پانچ۔

سوال۔ وہ ممالک کون کون سے ہیں؟

جواب۔ امریکہ' روس' برطانیہ' چین اور فرانس۔

سوال۔ سکیورٹی کاؤنسل کے غیر مستقل اراکان کی تعداد کتنی ہے؟

جواب۔ دس۔

سوال۔ سیکورٹی کے دس غیر مستقل ارکان کتنے عرصے کے لئے منتخب ہوتے ہیں؟

جواب۔ دو سال کے عرصہ کے لئے۔

سوال۔ آج کل یو این او کا سیکرٹری جنرل کون ہے؟

جواب۔ کوفی عنان۔

سوال۔ یو این او کے خاص خاص ادارے کون سے ہیں؟

جواب۔ ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن' یونیسکو' یونیسف' انٹرنیشنل کورٹ آف جسٹس۔



بچوں کا عالمی دن

میزبان: آج ہم بچوں کا عالمی دن منا رہے ہیں۔

سوال۔ آج ہی کیوں؟

جواب۔ آج اکتوبر کا پہلا پیر ہے نا۔ بچوں کا عالمی دن ہر سال اکتوبر کے پہلے پیر کو منایا جاتا ہے۔

سوال۔ دنیا بھر میں؟

جواب۔ جی ہاں! دنیا بھر میں۔

سوال۔ کس وجہ سے؟

جواب۔ چونکہ یونیسف UNICEF نے اکتوبر کے پہلے پیر کو بچوں کا عالمی دن قرار دیا ہے۔

سوال۔ یونیسف کیا ہے؟

جواب۔ یونیسف' یو این او کا ایک ذیلی ادارہ ہے۔

سوال۔ یونیسف کا کام کیا ہے؟

جواب۔ بچوں کے حقوق کا تحفظ کرنا' بچوں کی بہتری کے لئے کام کرنا۔

سوال۔ بچوں کا عالمی دن کیوں منایا جاتا ہے؟

جواب۔ دنیا کو بچوں کے حقوق کا احساس دلانے کے لئے۔ یہ یاد دلانے کے لئے کہ بچے ہی دنیا کا مستقبل ہیں۔ بہتر دنیا کا مطلب ہے بہتر بچے۔

سوال۔ بچوں کو بہتر کیسے بنائیں؟

جواب۔ بہتر تعلیم سے' بہتر تربیت سے' بہتر تفریح سے۔

سوال۔ دنیا بھر کے بچے یہ دن کس طرح مناتے ہیں؟

جواب۔ تفریحی اور تعلیمی پروگراموں کے ذریعے سے یہ دن بچوں کی پہچان کا دن ہے۔ اس لئے یہ دن بچوں کے لئے خوشی کا دن ہے۔



سفید چھڑی کا دن

سوال۔ آج کی تقریب کا موضوع کیا ہے؟
جواب۔ آج ہم "سفید چھڑی کا دن" منا رہے ہیں۔

سوال۔ سفید چھڑی کا کیا مطلب ہے؟
جواب۔ سفید چھڑی دنیا بھر کے نابینا لوگ استعمال کرتے ہیں۔ سفید چھڑی نابینائی کی علامت ہے۔

سوال۔ سفید چھڑی کا دن کیوں منایا جاتا ہے؟
جواب۔ سفید چھڑی کا دن منانے کا مقصد ہے کہ ہم جو اپنی آنکھ سے دیکھ سکتے ہیں ان لوگوں کی مدد کریں جو اپنی آنکھوں سے دیکھ نہیں سکتے۔ سفید چھڑی کی عزت کرنی چاہیے۔

سوال۔ کس طرح؟
جواب۔ اگر کوئی سفید چھڑی لے کر سڑک پر جارہا ہے تو اس کو راستہ دیں۔ اگر وہ سڑک پار کر رہا ہے تو سفید چھڑی کو دیکھ کر اپنی گاڑی کو روکیں اور اسے سڑک پار کرنے دیں۔

سوال۔ سفید چھڑی کیا صرف سڑک کے لئے ہے؟
جواب۔ نہیں ! نابینا کہیں بھی ہو' اس کے ہاتھ میں چھڑی نہ بھی ہو' تب بھی ہمیں اس کی مدد کرنی چاہئیے۔

سوال۔ صرف نابینا لوگوں کی؟
جواب۔ صرف نابیناؤں کی ہی نہیں ! جو بھی کسی طرح سے کسی جسمانی یا ذہنی کمی کا شکار ہے یہ ہمارا اخلاقی فرض ہے کہ ہم اس کی مدد کریں' اس طرح جس طرح وہ چاہتا ہے۔

سوال۔ اس کا مطلب ہے کہ مدد اس طرح کی جائے جس سے اس کی عزت نفس (Self Respect) اور خود اعتمادی (Self Confidence) کو نقصان نہ پہنچے۔

○○○

یوم ہلال احمر (ریڈ کراس)

میزبان۔ آج کا موضوع ہے، ریڈ کراس۔

سوال۔ ریڈ کراس کا کیا معنی ہیں؟

جواب۔ ریڈ کراس کے معنی ہیں سرخ صلیب - کراس نشان کو عربی میں صلیب کہتے ہیں۔

سوال۔ کراس یا صلیب کیا ہے؟

جواب۔ کراس کا نشان عیسائیوں کا مذہبی نشان ہے۔

سوال۔ ریڈ کراس کیا ہے؟

جواب۔ ریڈ کراس ایک بین الاقوامی رفاہی ادارہ ہے۔

International Welfare Organization

سوال۔ بین الاقوامی رفاہی ادارہ ہونے کا کیا مطلب ہے؟

جواب۔ چونکہ یہ ادارہ تمام دنیا کی بھلائی کے لئے کام کرتا ہے۔ بلا کسی امتیاز کے تمام قوموں کی خدمت کرتا ہے اس لئے اسے بین الاقوامی رفاہی ادارہ کہتے ہیں۔

سوال۔ ریڈ کراس کا خاص کام کیا ہے؟

جواب۔ ریڈ کراس کا ادارہ عام حالات میں بیماروں کے علاج معالجے میں مدد کرتا ہے - صحت کی سکیمیں چلاتا ہے۔ لیکن اس کا خاص مقصد، دنیا میں کسی جگہ پر بھی کوئی خاص مصیبت ٹوٹے یا تباہی آئے، تو متاثرہ انسانوں کو مدد پہنچانا ہے۔

سوال۔ مثلاً؟

جواب۔ لوگ کسی جنگ سے متاثر ہوں۔ کہیں زلزلہ یا سیلاب آجائے یا کہیں کوئی متعدی بیماری پھوٹ پڑے۔ قحط پڑ جائے یعنی خوراک کی شدید قلت ہو جائے تو ایسے مصائب میں ریڈ کراس کی تنظیم اپنی امدادی کارروائیاں شروع کر دیتی ہے۔ ریڈ کراس کا مقصد انسان دوستی اور خدمت ہے۔

سوال۔ ریڈ کراس کا ادارہ کب قائم ہوا؟

جواب۔ ۱۸۶۴ء میں۔

سوال۔ کہاں؟

جواب۔ مغربی یورپ کا ایک چھوٹا خوبصورت ملک سوئٹزرلینڈ ہے۔ اس کا صدر مقام جنیوا ہے۔ ۱۸۶۴ء میں جنیوا کنونشن میں یہ ادارہ قائم ہوا۔ سفید زمین پر سرخ کراس یا صلیب کا نشان اس ادارہ کا علامتی نشان ہے۔

سوال۔ ریڈ کراس کی شاخیں اب تک دنیا کے کتنے ملکوں میں ہیں؟

جواب۔ ۶۸ ملکوں میں۔

سوال۔ کیا پاکستان بھی ان ملکوں میں سے ایک ہے؟

جواب۔ جی ہاں! ۱۹۴۷ء سے پاکستان میں ریڈ کراس قائم ہے۔۱۹۷۴ء میں پاکستان میں ریڈ کراس سوسائٹی کا نام تبدیل کرکے انجمن ہلال احمر رکھ دیا گیا۔

سوال۔ کیا ریڈ کراس اور ہلال احمر ایک ہی چیز ہے؟

جواب۔ جی ہاں! دونوں کا مقصد ایک اور کام بھی ایک ہے۔

سوال۔ پھر دو نام کیوں؟

جواب۔ چونکہ کراس، صلیب عیسائیوں کا مذہبی نشان ہے۔ اس لئے دنیا کے بیشتر مسلمان ملکوں میں اس کا نام ہلال احمر ہی ہے۔

سوال۔ ہلال احمر کا مطلب کیا ہے؟

جواب۔ ہلال چاند' احمر بہ معنی سرخ۔ ہلال چونکہ مسلمانوں کا قومی نشان ہے اس لئے سفید زمین پر سرخ ہلال مسلمانوں کی رفاہی تنظیم ہلال احمر کا علامتی نشان ہے۔ ہسپتالوں اور ایمبولینسوں اور فرسٹ ایڈ پوسٹوں پر ہلال احمر بنا ہوا ہوتا ہے۔ یاد رہے کہ فلاحی ہسپتال دنیا میں سب سے پہلے مسلمانوں ہی نے قائم کئے۔ جنگی قیدیوں کے مصائب دور کرنا مسلمانوں کا مذہبی فریضہ ہے۔ اس موضوع پر بہت حدیثیں ہیں۔



یوم مئی

میزبان: آج کا موضوع ہے' یوم مئی۔

سوال۔ یوم مئی کیا ہے؟

جواب۔ شمسی کیلنڈر کے ہر سال کے پانچویں مہینے کا نام مشہور رومی دیوی سے آیا کے نام پر مئی ہے۔ قدیم زمانہ میں مئی کی پہلی تاریخ کو ایک موسمی تہوار کے طور پر منایا جاتا تھا۔ لیکن موجودہ یوم مئی کا تعلق اس پرانے یوم مئی سے مختلف ہے۔

سوال۔ موجود یوم مئی کیا ہے؟

جواب۔ موجودہ یوم مئی مزدوروں کے حقوق کے دن کے طور پر تمام دنیا میں منایا جاتا ہے۔ اس کی اپنی تاریخ ہے۔

سوال۔ کیا؟

جواب۔ یکم مئی ۱۸۸۶ء کو امریکہ کے شہر شکاگو میں مزدوروں کے حقوق کے لئے احتجاج کیا گیا' جس میں بہت سے مزدور مارے گئے۔ اس جد و جہد کی یاد میں مزدوروں کے دن کے طور پر یوم مئی ۱۸۹۰ء سے دنیا بھر میں منایا جاتا ہے۔

سوال۔ کیا یوم مئی ہر ملک میں یکم مئی ہی کو منایا جاتا ہے؟

جواب۔ نہیں ! بعض ملکوں میں دوسری تاریخوں کو بھی منایا جاتا ہے۔ تاہم پاکستان میں یوم مئی یکم تاریخ کو ہی منایا جاتا ہے۔



چوتھا باب

(پاکستانیات)

(الف) نظریہ پاکستان

(ب) ملی نظمیں اور ترانے

نظریہ پاکستان:

- نشان عزم عالی شان، پاکستان
- یہ تیرا پاکستان ہے، یہ میرا پاکستان ہے
- ہمارا سکول، ہمارا پاکستان
- نظریہ پاکستان
- قومی ترانے کی تشریح
- ارشادات قائد اعظم
- گمنام محسنوں کو سلام

ملی نظمیں اور ترانے:

- ملت کا پاسباں ہے محمد علی جناح
- گہنا گیا وہ چاند مگر اس کے نور سے
- محمد علی جناح
- دیس کی آن، قائد اعظم
- جس دیس کی دھرتی میں
- اے وطن، اے وطن
- اے وطن تو نے پکارا تو لہو کھول اٹھا
- منزل مراد پاکستان
- عالم میں انتخاب پاکستان

نشان عزم عالی شان پاکستان

پاکستان ہی وہ منزل مراد ہے جس کی ابتداء وہ پہلی اذان تھی جو سندھ کے ریگزاروں میں محمد بن قاسم نے دی۔

یہ پاک سرزمین' یہ کشور حسین' یہ مرکز یقین' یہ ارض پاک ہی وہ منزل ہے' وہ نشان عزم عالیشان ہے جس کے لئے بر صغیر کے مسلمان صدیوں جد و جہد کرتے رہے۔ خدا کرے یہ پرچم ستارہ و ہلال' یہ رہبر ترقی و کمال ہمیشہ پائندہ تابندہ رہے اور اس پر تاابد سایہ خدائے ذوالجلال رہے۔ آمین!

یہ تیرا پاکستان ہے
یہ میرا پاکستان ہے

اس میں کوئی شک نہیں کہ ارض پاک کا ذرہ ذرہ ہمارا ہے۔ اس کے کوہ و دمن' اس کے دشت و دریا' اس کے گل و نسترن ہمارے ہیں۔ اس کی بہاریں اس کی فضائیں ہماری ہیں۔ اس ارض پاک کو شاد و آباد رکھنا بھی ہمارا ہی کام ہے۔ جس پیڑ کی چھاؤں میں انسان بیٹھا ہوا ہو اس کی جڑوں کو پانی دینے میں اس کا اپنا ہی فائدہ ہے۔ پاکستان ہے تو ہم بھی ہیں۔ پاکستان مستحکم و محفوظ رہے گا تو زمانہ کی ہوائے گرم سے ہم بھی محفوظ رہیں گے۔

شاد باد منزل مراد　　　مرکز یقین شاد باد

ہمارا سکول' ہمارا پاکستان

پاکستان ہی ہمارا سب کچھ ہے۔ پاکستان کو مضبوط بنانا اپنے آپ کو مضبوط بنانا ہے۔ پاکستان کو مضبوط بنانے کے لئے' پاکستان کی تعمیر کرنے کے لئے آپ کو دور جانے کی

ضرورت نہیں۔ آپ کا کلاس روم ہی آپ کا پاکستان ہے۔ آپ کا سکول ہی آپ کا پاکستان ہے۔

نظریۂ پاکستان

نظریہ پاکستان کی بنیاد دو قومی نظریہ ہے۔ اس ضمن میں قائد اعظم نے فرمایا:

"پاکستان اسی دن وجود میں آگیا تھا جب ہندوستان میں پہلا ہندو مسلمان ہوا تھا۔ یہ اس زمانے کی بات ہے جب یہاں مسلمانوں کی حکومت بھی قائم نہیں ہوئی تھی۔ مسلمانوں کی قومیت کی بنیاد کلمہ توحید ہے' وطن نہیں۔ اور نہ ہی نسل۔ ہندوستان کا جب پہلا فرد مسلمان ہوا تو وہ پہلی قوم کا فرد نہیں رہا وہ ایک جداگانہ قوم کا فرد ہوگیا۔ ہندوستان میں ایک نئی قوم وجود میں آگئی۔"

(مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے طلبہ سے خطاب۔ ۸ مارچ ۱۹۴۴ء)

اسی تقریر میں آگے چل کر آپ نے فرمایا:

"آپ نے غور فرمایا کہ پاکستان کے مطالبے کا محرک جذبہ کیا تھا؟ مسلمانوں کے لئے ایک جداگانہ مملکت کی وجہ جواز کیا تھی؟ تقسیم ہند کی ضرورت کیوں پیش آئی؟ اس کی وجہ نہ ہندوؤں کی تنگ نظری ہے نہ انگریزوں کی چال۔ یہ اسلام کا بنیادی مطالبہ تھا۔"

اس تقریر سے اس گمراہ کن خیال کی بھی تردید ہوتی ہے کہ پاکستان کے مطالبے کو ہندوؤں کی تنگ دلی نے جنم دیا یا یہ محض معاشی خوشحالی حاصل کرنے کا ذریعہ تھا یا صرف سیاسی اقتدار کے حصول کا وسیلہ تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ سیاسی اقتدار کا حصول بھی ضروری تھا۔ معاشی اور اقتصادی خوشحالی بھی مد نظر تھی۔ لیکن اس سے بھی اہم تر مسئلہ اور اصل مسئلہ مسلمانوں کے قومی وجود' مسلمانوں کے بحیثیت مسلمان زندہ رہنے

اور ترقی کرنے کا مسئلہ تھا جو بغیر پاکستان کے حصول کے ممکن نہیں تھا۔

قومی ترانے کی تشریح

قومی ترانے کی دھن احمد جی چھاگلہ نے ۱۹۴۷ء میں تیار کی تھی۔ ۱۹۵۲ء میں حفیظ جالندھری نے قومی ترانے کے الفاظ موزوں کئے۔ قومی ترانے میں پانچ پانچ مصرعوں کے تین بند ہیں۔

قومی ترانے کا پہلا بند اور اس کا مطلب:

پاک سرزمین شادباد — کشور حسین شادباد
تو نشان عزم عالی شان — ارض پاکستان
مرکز یقین شادباد

اے ہماری پاک سرزمین تو ہمیشہ خوش رہے۔ اے ہمارے خوبصورت وطن تو شاد رہے۔ اے پاکستان کی سرزمین! تو اونچے اور عالی شان ارادوں کا نشان ہے۔ تو ہمارے ایمان اور یقین کا مرکز ہے۔ خدا تجھے ہمیشہ سلامت اور خوش رکھے۔

قومی ترانے کا دوسرا بند اور اس کا مطلب:

پاک سرزمین کا نظام — قوت اخوت عوام
قوم، ملک، سلطنت — پائندہ تابندہ باد
شاد باد منزل مراد

پاک سرزمین کا آئین سب پاکستانیوں کے جذبہ اخوت اور قوت کی نشانی ہے۔ خدا ہمارے ملک اور ہماری قوم کو ہمیشہ قائم رکھے۔ یہ ملک ہمیشہ کامیابی اور ترقی حاصل کرتا رہے۔

قومی ترانے کا تیسرا بند اور اس کا مطلب

پرچم ستارہ و ہلال　　　　رہبر ترقی و کمال
ترجمان ماضی شان حال　　　　جان استقبال
سایہ خدائے ذوالجلال

اس بند میں پاکستان کے قومی پرچم کے حوالے سے کہا گیا ہے کہ چاند ستارہ ترقی و کمال کا راستہ دکھاتا ہے۔ یہ جھنڈا ہمیں ماضی کی عظمتوں اور ترقیوں کی یاد دلاتا ہے۔ اور موجودہ دور کی شان و شوکت کی نشانی ہے اور مستقبل کی جان ہے۔ خدا اسے ہمیشہ اونچا رکھے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کا سایہ ہمیشہ ہمیشہ اس ملک پر قائم رہے۔

ارشادات قائد اعظم

○ قومی شعور

۱۲ اپریل ۱۹۴۸ء کی صبح اسلامیہ کالج پشاور کے طلباء کے سپاسنامہ کے جواب میں قائد اعظم نے فرمایا:

"یاد رکھیے! ہم ایک ایسی مملکت کی تعمیر میں حصہ لے رہے ہیں جو تمام اسلام کے امور میں پورا پورا حصہ لے گی۔ اس لئے ہمیں بہت وسیع النظر ہونا چاہیے۔ ہماری نظر صوبوں کی حدود اور قوم پرستی کی دیواروں کے پار جانی چاہیے۔ ہمیں وطن کا وہ شعور پیدا کرنا چاہیے جو ہم سب کو ایک متحد اور مضبوط قوم کے سانچے میں ڈھال دے۔ منزل مقصود تک پہنچنے کا صرف یہی ایک طریقہ ہے۔ اس منزل مقصود کے لئے ہم نے زبردست جد د

جہد کی ہے۔ اس کی خاطر لاکھوں مسلمانوں نے اپنا سب کچھ بلکہ اپنی جانیں تک قربان کر دیں۔"

○ آزادی کے معانی

۲۴ مارچ ۱۹۴۸ء کو ڈھاکہ یونیورسٹی کے جلسہ تقسیم اسناد سے خطاب کرتے ہوئے قائد اعظم نے فرمایا:

" آزادی کے معنی مطلق العنانی نہیں۔ آزادی کے معنی ہرگز یہ نہیں کہ آپ دوسروں کے مفاد یا مملکت کے مفاد کو نظر انداز کرکے جو چاہیں کریں۔"

"اب ہم سب کو جس چیز کی ضرورت ہے وہ جذبہ تعمیر ہے۔ آزادی قائم رکھنے کے لئے تعمیری کام کرنا' حصول آزادی کے لئے جد وجہد کرنے سے کہیں سے زیادہ مشکل ہے۔"

○ تشکیل پاکستان

پاکستان ایک آزاد مملکت کی حیثیت سے ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو معرض وجود میں آیا۔ لیکن اس کی تاریخ بہت پرانی ہے۔ اس نکتہ کی وضاحت خود قائد اعظم نے اپنی ایک تقریر میں کی۔ ۸ مارچ ۱۹۴۴ء کو مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے قائد اعظم نے فرمایا:

" پاکستان اسی دن وجود میں آگیا تھا جب ہندوستان میں پہلا ہندو مسلمان ہوا تھا۔ یہ اس زمانے کی بات ہے جب یہاں مسلمانوں کی حکومت بھی قائم نہیں ہوئی تھی۔ مسلمانوں کی قومیت کی بنیاد کلمہ توحید ہے' وطن نہیں۔ اور نہ ہی نسل۔"

"ہندوستان کا پہلا فرد مسلمان ہوا تو وہ پہلی قوم کا فرد نہیں رہا۔ وہ ایک جداگانہ قوم کا فرد ہوگیا۔ ہندوستان میں ایک نئی قوم وجود میں آگئی۔"

مسلمانوں کے علیحدہ قوم ہونے کا مطلب کیا تھا؟ اس امر کی توجیہہ بھی قائد اعظم نے کی ہے۔ یکم جولائی ۱۹۴۴ء کو قائد اعظم نے ایک تقریر میں فرمایا:

"ہم مسلمان اپنی تابندہ تہذیب اور تمدن کے لحاظ سے ایک قوم ہیں۔"

"زبان و ادب' فنون لطیفہ' فن تعمیر' نام و نسب' شعور اقدار وتناسب' قانون و تمدن' رسم و رواج' تاریخ و روایات اور رجحان و مقاصد' غرض ہر ایک لحاظ سے ہمارا اپنا انفرادی زاویہ نگاہ اور فلسفہ حیات ہے۔ بین الاقوامی قانون کی ہر تعریف ہماری قومیت کو سلامی دینے کے لئے تیار ہے۔"

پاکستان کو حاصل کرنے کا بلند ترین مقصد کیا تھا؟ اس کی وضاحت قائد اعظم نے ۱۲ جنوری ۱۹۴۸ء کو ان الفاظ میں کی:

"ہم نے پاکستان کا مطالبہ ایک زمین کا ٹکڑا حاصل کرنے کے لئے نہیں کیا تھا۔ بلکہ ہم ایک ایسی تجربہ گاہ حاصل کرنا چاہتے تھے جہاں ہم اسلامی اصولوں کو آزما سکیں۔"

○ اتحاد' ایمان' تنظیم

قائداعظم نے قوم کو جو ٹھوس نعرہ دیا ہے اتحاد' ایمان' تنظیم۔ یہ کوئی سیاسی نعرہ نہیں تھا جو کسی وقتی مصلحت کے تحت کسی محدود وقتی مقصد کو بروئے کار لانے کے لئے بلند کیاگیا ہو۔ یہ قائد اعظم کی اپنی زندگی کے رہنما اصول تھے جن پر وہ تمام زندگی خود کاربند رہے اور کامیابی سے ہمکنار ہوئے۔ انہی بنیادی اصولوں کوانہوں نے اپنے ورثے کے طور پر قوم کے سپرد کیا۔

آج قائد اعظم خود دنیا میں موجود نہیں۔ لیکن ان کے دیئے ہوئے اصول قوم کی رہنمائی کے لئے روشنی کے مینار کی طرح موجود ہیں۔ اتحاد' ایمان' تنظیم کا نعرہ ایک تکون ہے جس میں بنیادی اہمیت ایمان کو حاصل ہے۔ اتحاد اور تنظیم' ایمان کے بغیر ممکن نہیں۔ قائد اعظم نے قوم کو اتحاد' ایمان' تنظیم کی بار بار تلقین کی۔

۲۷ جون ۱۹۴۶ء کو مسلم لیگ کونسل بمبئی سے خطاب کرتے ہوئے قائد اعظم نے فرمایا:

"میں محسوس کرتا ہوں کہ اب مسلم لیگ کے لئے وہ وقت آگیا ہے جب ہمارا نعرہ اتحاد' ایمان اور تنظیم ہونا چاہیے۔ اگر ہماری قوم میں کافی طاقت نہیں ہے تو ہمیں کافی طاقت پیدا کرنا ہوگی۔"

۲۵ جون ۱۹۴۷ء کو آپ نے فرمایا:

"مسلمانوں کی نجات ان کے اتحاد' ایمان اور تنظیم میں پنہاں ہے۔"

۷ جولائی ۱۹۴۷ء کو لندن مسلم لیگ کی دعوت کے جواب میں قائد اعظم نے یہ تار دیا:

"پاکستان بن گیا' اس کا اس سے بڑا ثبوت اور کیا ہوگا کہ آپ حصول پاکستان کی خوشی میں ایک ضیافت منعقد کر رہے ہیں۔ اور اس میں مجھے بھی مدعو کیا ہے۔ اب ہمارے سامنے پاکستان کی تعمیرو ترقی کا زیادہ بڑا اور مشکل کام ہے جو ہماری طاقت و توانائی کے ایک ایک ذرے کا تقاضا کرتا ہے۔ انشاء اللہ ہم اس نئی اور سب سے بڑی اسلامی مملکت کو مکمل اتحاد' ایمان اور تنظیم سے دنیا کی ایک عظیم اور مثالی مملکت بنادیں گے۔"

پاکستان بننے کے چند مہینے بعد ۳۰ اکتوبر ۱۹۴۷ء کو قائد اعظم نے لاہور ریڈیو سے قوم کو یوں خطاب کیا:

"اگرچہ افق پر تاریکی کے بادل چھائے ہوئے ہیں۔ لیکن میں آپ سے اپیل کرتا ہوں اور قوم کے نام پیغام دیتا ہوں کہ اپنے اندر جذبہ اور جوش و خروش پیدا کرو۔ اور حوصلے اور امید کے ساتھ اپنے کام کئے جاؤ۔ ان شاء اللہ کامیابی ہماری ہے۔ ان مشکل حالات میں کیا ہم مایوس ہو کر بیٹھ جائیں؟ ہرگز نہیں۔ اسلام کی تاریخ اولوالعزمی' حوصلے اور مستقل مزاجی کی بے شمار مثالوں سے بھری پڑی ہے۔ پس مشکلوں' رکاوٹوں اور مصیبتوں کے باوجود آگے بڑھتے جاؤ۔ مجھے یقین ہے کہ سات کروڑ افراد کی ایسی متحد قوم جو عظیم ارادے کی مالک ہو' عظیم تہذیب رکھتی ہو' عظیم تاریخ کی وارث ہو' اسے کسی قسم کا اندیشہ نہیں ہونا چاہیے۔ اب یہ آپ پر ہے کہ کام کریں۔ کام' کام' کام۔ کامیابی ہمارا مقدر ہے۔ اور اپنا یہ نعرہ کبھی نہ بھولیے۔"اتحاد' ایمان' تنظیم۔"

۱۰ فروری ۱۹۴۸ء کو آسٹریلیا کے لوگوں کے نام نشریاتی پیغام میں قائد اعظم نے "ایمان" کی یوں وضاحت کی:

"ہماری وحدت اور ہم آہنگی کا راز ہے ایمان' اللہ پر ہمارا ایمان' اپنی ذات پر ہمارا ایمان' اپنی تقدیر پر ہمارا ایمان۔"

۲۸ مارچ کو ڈھاکہ کے جلسہ عام میں قائد اعظم نے فرمایا:

" پاکستان' مسلمانوں کے اتحاد کا مظہر ہے۔ اور اسے ایسا ہی رہنا چاہیے۔ سچے مسلمانوں کی حیثیت سے آپ کا فرض ہے کہ آپ دل و جان سے اس کی پاسبانی اور حفاظت کریں۔ اگر ہم یہ سمجھنے لگیں کہ ہم پہلے بنگالی' پنجابی' سندھی' پٹھان وغیرہ ہیں اور مسلمان اور پاکستانی محض اتفاقیہ' تو جان لیجئے کہ پاکستان کا شیرازہ بکھر جائے گا۔"

اتحاد کی ضرورت پر ۱۷ اپریل ۱۹۴۸ء کو پشاور میں قبائلی سرداروں سے خطاب کرتے

ہوئے آپ نے فرمایا:

"ہم مسلمان، ایک خدا، ایک رسول، ایک کتاب پر یقین رکھتے ہیں۔ پس لازمی اور ناگزیر ہے کہ ہم ملت کی حیثیت سے بھی ایک ہوں۔"

پاکستان فضائیہ کے حوالے سے تنظیم کی اہمیت اور ضرورت پر آپ نے فرمایا:

"ہوائی جہازوں اور ان کے عملے کی تعداد سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اصل چیز فضائیہ میں جذبہ شوق اور سخت نظم و ضبط ہے۔ میں آپ کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ صرف نظم و ضبط اور خود اعتمادی ہی پاکستان فضائیہ کو پاکستان کے شایان شان بنا سکتی ہے۔"

پاکستان بحریہ کے جہاز "دلاور" کے افتتاح پر قائد اعظم نے ایمان، تنظیم کی اہمیت پر ان الفاظ میں اظہار خیال کیا:

"پاکستان کے دفاع کو مضبوط سے مضبوط تر بنانے میں ہر ایک اپنی جگہ الگ الگ انتہائی اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اس کے لئے آپ کا نعرہ یہ ہونا چاہیے "ایمان، تنظیم، ایثار"

○ پاکستان کب وجود میں آیا؟

قائد اعظم نے ۸ مارچ ۱۹۴۴ء کو علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے طلباء سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

"پاکستان اسی دن وجود میں آگیا تھا جب ہندوستان میں پہلا ہندو مسلمان ہوا تھا۔ یہ اس زمانہ کی بات ہے جب یہاں مسلمانوں کی حکومت بھی قائم نہیں ہوئی تھی۔"

○ اسلامی اصولوں کی تجربہ گاہ

۱۴ جنوری ۱۹۴۸ء کی صبح اسلامیہ کالج' پشاور کے طلباء سے خطاب کرتے ہوئے قائد عظم نے فرمایا:

" ہم نے پاکستان کا مطالبہ زمین کا ایک ٹکڑا حاصل کرنے کے لئے نہیں کیا تھا۔ بلکہ ہم ایک ایسی تجربہ گاہ حاصل کرنا چاہتے تھے جہاں ہم اسلامی اصولوں پر عمل کرسکیں۔"

○ تعلیم کی اہمیت

۲۴ مارچ ۱۹۴۸ء کی صبح ڈھاکہ یونیورسٹی کے جلسہ تقسیم اسناد کی صدارت کرتے ہوئے قائد اعظم نے طلباء سے کہا:

" اگر آپ اپنے والدین کے ساتھ اور اپنی مملکت کے ساتھ انصاف کرنا چاہتے ہیں تو آپ کا پہلا کام یہ ہے کہ اپنی تعلیم پر پوری پوری توجہ دیں۔"

○ گمراہ نہ ہوں

قائد اعظم نے ۲۱ مارچ ۱۹۴۸ء کو ڈھاکہ کے جلسہ عام میں طلباء کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

" میرے نوجوان دوستو! اب میں آپ ہی کو پاکستان کا حقیقی معمار سمجھتا ہوں۔ اور دیکھنا چاہتاہوں کہ آپ اپنی باری آنے پر کیا کچھ کرکے دکھاتے ہیں۔ آپ اس طرح رہیں کہ کوئی آپ کو گمراہ نہ کرسکے۔ اپنی صفوں میں مکمل اتحاد اور استحکام پیدا کریں اور ایک مثال قائم کریں کہ نوجوان کیا کچھ

کر سکتے ہیں۔"

۳۰ اکتوبر ۱۹۴۷ء میں طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے قائد اعظم نے فرمایا:

" اپنا اخلاق بہر صورت بلند رکھیے اور موت سے نہ ڈریئے۔ ہمارا مذہب ہمیں یہی سکھاتا ہے کہ ہمیں مرنے کے لئے ہر وقت تیار رہنا چاہیے۔ اسلام اور پاکستان کی عزت بچانے کے لئے ہمیں موت کا مقابلہ بہادری سے کرنا چاہیے۔ مسلمان کے لئے اس سے بہتر کوئی اور ذریعہ نجات نہیں کہ سچائی کی خاطر شہید کی موت مرجائے۔"

○ قوم کی تقدیر اور طلبہ

۱۳ اکتوبر ۱۹۴۱ء کو کراچی میں بوہرہ طلباء کے نام اپنے پیغام میں قائد اعظم نے فرمایا:

"بلا شبہ کسی قوم کی تقدیر بنانے میں اس کے طلباء اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ جو تعلیم کے ذریعے ہی ممکن ہے۔"

○ فولادی کردار

۷ مئی ۱۹۴۵ء کو مسلم طلباء کے نام ایک پیغام میں قائد اعظم نے تلقین کی:

"اپنے آپ میں ایسا کردار پیدا کیجئے جو فولادی خصوصیات رکھتا ہو۔ تاکہ آپ اپنی قوم کی اور اسلام کی خدمت کر سکیں۔"



گمنام محسنوں کو سلام

قائد اعظم کے دست راست اور تحریک پاکستان کے پرجوش کارکن نواب بہادر یار جنگ نے ایک بار کہا تھا:

" ہمیں ان لوگوں کی ضرورت ہے جو کھاد بن کر زمین میں جذب ہوتے ہیں اور جو مٹی اور پانی میں مل کر رنگین پھول اور میٹھے پھل پیدا کرتے ہیں۔ ہم بنیاد کے ان پتھروں کو چاہتے ہیں جو ہمیشہ کے لئے زمین میں دفن ہو کر اور مٹی کے نیچے رہ کر اپنی اور عمارت کی مضبوطی کی ضمانت ہوتے ہیں۔"

"میں ایسے گمنام مجاہدوں کو سلام کرتا ہوں۔ قومیں ایسے ہی خاموش مجاہدوں سے بنتی ہیں۔ ایسے خاموش مجاہد جو خوشی سے گمنامی کی زندگی اور گمنامی کی موت قبول کرلیتے ہیں۔ ایسے جاں نثار جو شہرت طلبی کے جال میں نہیں پھنستے۔ ایسے خدمت گزار جو اپنے نفس کے ناروا مطالبوں سے بلند ہوتے ہیں۔ قوم کے ان محسنوں کے نام سے دنیا واقف نہیں ہوتی۔ ان کے نام تاریخ میں نہیں لکھے جاتے۔ طاقت کا نشہ انہیں' نہیں ہوتا۔ دھن کی دولت کی مستی کا مزا وہ نہیں جانتے۔ بس اپنی دھن میں مست اپنا کام کئے جاتے ہیں۔ میں قوم کے ان گمنام محسنوں کو سلام کرتا ہوں۔"



پاکستانیات

(ب) ملی نظمیں ر ترانے

ملت کا پاسباں ہے محمد علی جناح



ملت کا پاسباں ہے محمد علی جناح
ملت ہے جسم و جاں ہے محمد علی جناح

ملت کا پاسباں ہے محمد علی جناح
اسلام کا نشاں ہے محمد علی جناح

ملت ہوئی ہے زندہ پھر اس کی پکار سے
تقدیر کی اذاں ہے محمد علی جناح

لگتا ہے ٹھیک جا کے نشانے پہ جس کا تیر
ایسی کڑی کماں ہے محمد علی جناح

رکھتا ہے اپنے دل میں تڑپ دس کروڑ کی
کہنے کو ناتواں ہے محمد علی جناح



گہنا گیا وہ چاند مگر اس کے نور سے



گہنا گیا وہ چاند مگر اس کے نور سے
دیوار و در وطن کے ہیں تاباں اسی طرح

مرجھا گیا وہ پھول مگر اس کے رنگ سے
قوس قزح ہے صحن گلستاں اسی طرح

چپ ہوگیا وہ ساز مگر اس کے سوز سے
نغمے ہیں وادیوں میں پر افشاں اسی طرح

وہ نقش مٹ گیا مگر اس کے طلسم سے
صرف چمن ہے فصل بہاراں اسی طرح

وہ شمع بجھ گئی مگر اس کے فروغ سے
قندیل آرزو ہے فروزاں اسی طرح

بالیدہ ہے زمین وطن کی نمو میں وہ
مضطر ہے مثل شعلہ ہمارے لہو میں وہ



صوفی تبسم کی نظم:

"محمد علی جناح"



تیرے خیال سے ہے دل شادماں ہمارا
تازہ ہے جاں ہماری دل ہے جواں ہمارا

ہم سو رہے تھے' تو نے آکر ہمیں جگایا
پھرتے تھے ہم بھٹکتے' رستہ ہمیں دکھایا

تو رہنما ہمارا تو پاسباں ہمارا
تیرے خیال سے ہے دل شادماں ہمارا

تیرے ہی حوصلے سے طاقت ملی ہے ہم کو
تیری ہی آبرو سے عزت ملی ہے ہم کو

چمکا ہے تیرے دم سے قومی نشاں ہمارا
تیرے خیال سے ہے دل شادماں ہمارا



دیس کی آن قائداعظم



دیس کی شان قائداعظم
دیس کی جان قائداعظم
ہم کبھی بھی بھلا نہیں سکتے
تیرا احسان قائداعظم

تو نے محنت کا ہم کو درس دیا
تیری محنت تری سعادت تھی
کام سارے کیے دیانت سے
یہ دیانت خدا کی رحمت تھی
یہی محنت، یہی دیانت تھی
تیرا ایمان قائداعظم

جس کو حق بات تو سمجھتا تھا
زندگی میں وہ کام کرتا تھا
کبھی اوروں سے تو نہ دبتا تھا
کبھی غیروں سے تو نہ ڈرتا تھا
تیرے دم سے ہے آج تک قائم
دیس کی شان قائداعظم

تیری سب نیکیاں ہیں یاد ہمیں
تیرا ہر ایک کام زندہ ہے
یاد کرتے ہیں ہم تجھے ہر دم
مر کے بھی تیرا نام زندہ ہے

حق نے دنیا میں تجھ کو بخشی ہے
کیا عجب شان قائداعظم

(صوفی تبسم)



جس دیس کی دھرتی میں



جس دیس کی دھرتی میں
خوشبو ہے بہاروں کی
وہ دیس ہمارا ہے
وہ دیس ہمارا ہے

جس دیس کی مٹی سے
اٹھا ہے خمیر اپنا
جس دیس کے نغموں سے
جاگا ہے ضمیر اپنا
جس دیس کے ذروں میں
رونق ہے ستاروں کی
وہ دیس ہمارا ہے
وہ دیس ہمارا ہے



اے وطن، اے وطن



تیرے کھیتوں کا سونا سلامت رہے
تیرے شہروں کا سکھ تا قیامت رہے
تا قیامت رہے یہ بہار چمن
اے وطن ! اے وطن !

رہے دائم یہ تیری حسیں انجمن
اے وطن ! اے وطن !

تیری آباد گلیاں مہکتی رہیں
تیری راہیں فضائیں چمکتی رہیں
مسکراتے رہیں تیرے کوہ و دمن
اے وطن ! اے وطن !
رہے دائم یہ تیری حسیں انجمن

(احمد فراز)



اے وطن تو نے پکارا تو لہو کھول اٹھا



اے وطن تو نے پکارا تو لہو کھول اٹھا
تیرے بیٹے ' تیرے جانباز چلے آتے ہیں

تیری بنیاد میں ہے لاکھوں شہیدوں کا لہو
ہم تجھے گنج دو عالم سے گراں پاتے ہیں

اے وطن تو نے پکارا تو لہو کھول اٹھا
تیرے بیٹے' تیرے جانباز چلے آتے ہیں

ہم نے روندا ہے بیابانوں کو' صحراؤں کو
ہم جو بڑھتے ہیں تو بڑھتے ہی چلے آتے ہیں

کسی منزل پہ بھی رکتا نہیں رہوار اپنا
راستے گرد کی مانند اڑے جاتے ہیں

اے وطن تو نے پکارا تو لہو کھول اٹھا
تیرے بیٹے' تیرے جانباز چلے آتے ہیں



منزل مرادپاکستان



میرا دل ہے پاکستان
میری جاں ہے پاکستان

منزل مراد پاکستان
کشور حسین پاکستان
میرا دل ہے پاکستان
میری جاں ہے پاکستان

مرکز یقین پاکستان
رہبر ترقی و کمال پاکستان
میرا دل ہے پاکستان
میری جاں ہے پاکستان

نشان عزم عالی شان پاکستان
پرچم ستارہ و ہلال کی آن پاکستان
میرا دل ہے پاکستان
میری جاں ہے پاکستان

ترجمان ماضی پاکستان
حال کی شان پاکستان
جان استقبال پاکستان
میرا دل ہے پاکستان
میری جاں ہے پاکستان

قوت عوام پاکستان
اخوت کی ازان پاکستان
میرا دل ہے پاکستان
میری جاں ہے پاکستان

پاک سرزمین پاکستان
سایہ خدائے ذوالجلال ارض پاکستان
میرا دل ہے پاکستان
میری جاں ہے پاکستان

زندہ باد پاکستان
پائندہ باد پاکستان



عالم میں انتخاب' پاکستان



اسلام کا قلعہ پاکستان
اسلام کی تجربہ گاہ پاکستان

انصاف کی تدبیر پاکستان
عدل کی تعبیر پاکستان

جرات کی تصویر پاکستان

ہر ظلم سے پناہ پاکستان
ہر خوف سے اماں پاکستان

عزم و یقیں کی داستاں پاکستان
انسانیت کا پاسباں پاکستان

غیرت کا جہاں پاکستان

علم و فن کا چڑھتا سورج پاکستان
تحقیق کا بہتا دریا پاکستان

ہر موسم میں بہار بے خزاں پاکستان
سر زمین تاریخ کا گلاب پاکستان

عالم میں انتخاب پاکستان

زندہ باد پاکستان تابندہ پاکستان



پانچواں باب

(مینارہ نور)

پہلا حصہ

- اسمائے حسنیٰ
- نماز
- صحاح ستہ پر مذاکرہ
- روزہ

دوسرا حصہ

تقریب عید میلاد النبی

- اسمائے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
- علم کے موضوع پر احادیث نبوی
- حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بحیثیت معلم

اسمائے حسنٰی

آج کا موضوع ہے: اسمائے حسنٰی

سوال۔ اسمائے حسنٰی کا کیا مطلب ہے؟

جواب۔ اسماء جمع ہے اسم کی۔ اسم نام کو کہتے ہیں۔ حسنٰی کے معنی ہیں بہت ہی اچھا۔ بہت ہی قابل تعریف۔ اسمائے حسنٰی کا مطلب ہوا' بہت ہی اچھے نام۔ بہت ہی حسین نام۔

سوال۔ اسمائے حسنٰی سے کیا مراد ہے؟

جواب۔ اسمائے حسنٰی سے مراد اللہ جل شانہ کے نام ہیں۔ قرآن مجید کی سورہ الاعراف میں ہے۔ **وللہ الاسماء الحسنٰی**

سوال۔ یعنی؟

جواب۔ اللہ تعالٰی کے اچھے اچھے نام ہیں۔

سوال۔ اسمائے حسنٰی کی خصوصیات کیا ہیں؟

جواب۔ اللہ تعالٰی کا ہر نام اس کی کسی نہ کسی صفت کو ظاہر کرتا ہے۔

سوال۔ اسمائے حسنٰی کتنے ہیں؟

جواب۔ ایک حدیث مبارکہ میں ہے کہ کل اسمائے حسنٰی ننانوے (۹۹) ہیں۔

سوال۔ اسمائے حسنٰی کو کہاں تلاش کیا جائے؟

جواب۔ قرآن مجید میں تمام اسمائے حسنٰی کا ذکر ہے۔

سوال۔ اسمائے حسنٰی کتنی قسم کے ہیں؟

جواب۔ دو قسم کے ہیں ۔ جمالی اور جلالی۔

جس آیت کریمہ میں اسمائے حسنٰی کا ذکر ہے یعنی۔

وللہ الاسماء الحسنٰی۔

اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ یہ حکم دیتا ہے کہ **فادعوہ بھا**۔

پس ان اچھے ناموں سے اسے پکارتے رہو۔

سوال۔ اسمائے حسنٰی کا تعلق کیریکٹر بلڈنگ سے بھی ہے؟

جواب۔ بالکل ہے۔

سوال۔ کس طرح؟

جواب۔ اللہ تعالیٰ کے جس نام کو بندہ دل لگا کر بار بار پڑھے اوراس پر خوب غور کرے' وہ صفت بندہ کے کردار میں ابھرنے لگتی ہے۔



اسمائے حسنیٰ

1	اللّٰہ	پروردگار کا اسم ذاتی
2	الرحمٰن	بہت ہی رحم کرنے والا
3	الرحیم	بڑا مہربان
4	الملک	حقیقی بادشاہ
5	القدوس	برائیوں سے پاک ذات
6	السلام	بے عیب ذات
7	المومن	ایمان و امن بخشنے والا
8	المھیمن	نگہبان
9	العزیز	سب پر غالب
10	الجبار	سب سے زبردست
11	المتکبر	بڑائی اور بزرگی والا
12	الخالق	پیدا کرنے والا
13	الباری	جان ڈالنے والا
14	المصور	صورت دینے والا
15	الغفار	درگزر کرنے والا
16	القھار	سب کو قابو کرنے والا
17	الوھاب	سب کو عطا کرنے والا
18	الرزاق	سب کو روزی دینے والا
19	الفتاح	مشکل کشا

20	العلیم	وسیع علم رکھنے والا
21	القابض	روزی تنگ کرنے والا
22	الباسط	روزی فراخ کرنے والا
23	الخافض	پست کرنے والا
24	الرافع	بلند کرنے والا
25	المعز	عزت دینے والا
26	المذل	ذلت دینے والا
27	السمیع	سب کچھ سننے والا
28	البصیر	سب کچھ دیکھنے والا
29	الحکم	حاکم مطلق
30	العدل	سرتاپا انصاف
31	اللطیف	سرتاپا لطف و کرم
32	الخبیر	آگاہ و باخبر
33	الحلیم	بڑا بردبار
34	العظیم	بہت ہی بزرگ
35	الغفور	بہت بخشنے والا
36	الشکور	قدر دان
37	العلی	بہت برتر و بلند
38	الکبیر	بہت بڑا
39	الحفیظ	سب کا نگہبان
40	المقیت	توانائی بخشنے والا

41	الحسیب	سب کے لئے کافی
42	الجلیل	بلند مرتبت
43	الکریم	بہت کرم کرنے والا
44	الرقیب	بڑا نگہبان
45	المجیب	دعا قبول کرنے والا
46	الواسع	گنجائش والا
47	الحکیم	بات کی تہہ' شئے کی حقیقت جانے والا
48	الودود	بڑا محبت کرنے والا
49	المجید	بہت بزرگ
50	الباعث	مردے جلانے والا
51	الشہید	حاضر و ناظر
52	الحق	برحق
53	الوکیل	بڑا کارساز
54	القوی	قوت کا سرچشمہ
55	المتین	شدید قوت والا
56	الولی	حمایتی' دوست
57	الحمید	تعریف کے لائق
58	المحصی	دائرہ شمار میں گھیرے رکھنے والا
59	المبدی	پہلی بار پیدا کرنے والا
60	المعید	دوبارہ پیدا کرنے والا
61	المحی	زندہ رکھنے والا

62	الممیت	موت دینے والا
63	الحی	دائم زندہ رہنے والا
64	القیوم	سب کو تھامنے والا
65	الواجد	ہر چیز پا لینے والا
66	الماجد	بزرگی اور بڑائی والا
67	الواحد الاحد	ایک، یکتا
68	الصمد	بے نیاز
69	القادر	گرفت والا، قدرت والا
70	المقتدر	پوری قوت والا
71	المقدم	آگے بڑھانے والا
72	الموخر	پیچھے ہٹانے والا
73	الاول	پہلا
74	الاخر	سب کے بعد
75	الظاہر	آشکارا
76	الباطن	پنہاں، پوشیدہ
77	الوالی	بااقتدار متصرف
78	المتعالی	سب سے بلند و برتر
79	البر	بہتر سلوک کرنے والا
80	التواب	بہت جلد توبہ قبول کرنے والا
81	المنتقم	بدلہ لینے کی قدرت رکھنے والا
82	العفو	بہت درگزر کرنے والا

83	الرؤف	مشفق و مہربان
84	مالک الملک	کائنات کا سولہ آنے مالک
85	ذو الجلال والاکرام	جلال و کرم والا
86	المقسط	عادل و منصف
87	الجامع	(بکھرے ہوؤں کو) یکجا کرنے والا
88	الغنی	بے نیاز
89	المغنی	بے نیاز گر
90	المانع	روک دینے کی طاقت رکھنے والا
91	الضار	نقصان پہنچانے کی قدرت رکھنے والا
92	النافع	نفع پہنچانے کی قدرت رکھنے والا
93	النور	نور سراپا
94	الھادی	راہ راست دکھانے والا
95	البدیع	نمونے کے بغیر ایجاد کرنے والا
96	الباقی	ہمیشہ ہمیش رہنے والا
97	الوارث	سب کے بعد موجود رہنے والا
98	الرشید	راستی و نیکی پسند کرنے والا
99	الصبور	تحمل و برداشت والا

○○○

نماز

میزبان: آج کا موضوع ہے: نماز

سوال۔ اسلامی عبادات میں نماز کا کیا مقام ہے؟
جواب۔ دین میں ایمان کے بعد سب سے اہم رکن نماز ہے۔

سوال۔ قرآن کریم میں نماز کے لئے اصطلاحی نام کیا ہے؟
جواب۔ قرآن کریم میں نماز کے لئے صلوٰۃ کی اصطلاح استعمال کی گئی ہے۔

سوال۔ صلوٰۃ کے معنی کیا ہیں؟
جواب۔ لغت میں صلوٰۃ کے معنی کسی چیز کی طرف بڑھنے کے ہیں۔ نماز میں بندہ شکر و محبت کے جذبات کے ساتھ اپنے رب اور معبود کی طرف قدم بڑھاتا ہے' اس لئے اس کو صلوٰۃ کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔

سوال۔ نماز پڑھنے کا حکم کب نازل ہوا؟
جواب۔ بعثت نبوی کی ابتداء ہی میں نماز پڑھنے کا حکم دے دیا گیا تھا' البتہ پانچ نمازوں کا حکم بعثت کے گیارہویں سال مکہ میں معراج کے موقع پر دیا گیا۔

سوال۔ قرآن کریم میں نماز پڑھنے کا حکم کتنی بار آیا ہے؟
جواب۔ نماز کی اہمیت کے پیش نظر قرآن کریم میں مختلف مقامات پر اور مختلف پیرایہ بیان میں اقامت صلوٰۃ یعنی نماز کو ٹھیک ٹھیک ادا کرنے کا حکم ساٹھ سے زیادہ مرتبہ آیا ہے۔

سوال۔ کیا نماز شروع ہی سے کعبہ مکرمہ کی طرف رخ کرکے پڑھی جاتی تھی؟
جواب۔ ابتداء میں مسلمان بیت المقدس کی طرف رخ کرکے نماز پڑھتے تھے۔ سن ۲ ہجری میں اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعہ مسلمانوں کو کعبہ مکرمہ کی طرف رخ

کر کے نماز پڑھنے کا حکم دیا۔ اس واقعہ کو تحویل قبلہ کہتے ہیں' یعنی قبلہ کے رخ کی تبدیلی۔

سوال۔ کردار کی تعمیر کے نقطہ نظر سے نماز کی اہمیت کیا ہے؟

جواب۔ کردار کی تعمیر و تہذیب کے لئے دو باتیں بہت اہم ہیں۔ زندگی کا شعور یعنی لوگوں کے ساتھ مل جل کر رہنے اور ان کے حقوق ادا کرنے کا احساس۔ نماز ان دونوں ضرورتوں کو بہت احسن طریقہ سے پورا کرتی ہے۔

سوال۔ کس طرح؟

جواب۔ نماز میں ہم اپنے رب کی نعمتوں کا شکر ادا کرتے ہیں۔ اس کو اپنا مرکز عقیدت قرار دیتے ہیں۔ اس سے اپنی بندگی کا اقرار کرتے ہیں اور اس کے حضور سجدہ ریز ہوتے ہیں۔ اس طرح ہمارا رشتہ اس ہستی سے استوار ہوتا ہے جو خالق کائنات اور رب العالمین ہے۔ اس رشتہ کے استوار ہونے سے ایک منزل کا تعین ہوجاتا ہے۔ اور طاقت کا وہ سرچشمہ بھی مل جاتا ہے جس تک کسی اور طرح رسائی ممکن نہیں۔

وہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدوں سے دیتا ہے آدمی کو نجات

سوال۔ نماز سے اجتماعی زندگی کا شعور کس طرح پیدا ہوتا ہے؟

جواب۔ نماز ہم مسجد میں سب کے ساتھ مل کر پڑھتے ہیں اور وہ بھی اس طرح کہ غریب امیر' حاکم و محکوم' افسر و ماتحت' سب ایک صف میں کھڑے ہوجاتے ہیں۔ اس سے بار بار اجتماعی شعور اور مساوات کا درس ملتا ہے۔ اور وہ روح میں رچ بس جاتا ہے۔

سوال۔ نماز سے کردار کی تربیت میں اور کیا مدد ملتی ہے؟

جواب۔ سب سے پہلے تو یہ کہ نماز مقررہ وقت پر مسجد میں ادا کی جاتی ہے۔ اس طرح وقت کی پابندی کی عادت پڑتی ہے۔

دوسرے' نماز پڑھنے سے پہلے وضو کا حکم دیا گیا ہے۔ اس سے مزاج میں پاکی اور طہارت کا احساس اجاگر ہوتا ہے۔

مزید یہ کہ نماز ایک امام کی قیادت میں پڑھی جاتی ہے۔ اس سے ایک قائد کی رہنمائی میں کام کرنے کی صلاحیت اور طبیعت میں نظم و ضبط پیدا ہوتا ہے۔

نماز کے بعد جو دعائیں مانگتے ہیں' اس میں دنیا کے سارے مسلمانوں کو شامل کرتے ہیں۔ اس طرح پوری دنیا کی مسلم اقوام سے ربط قائم ہوتا ہے۔

سوال۔ نماز کے یہ اثرات مسلمانوں کے کردار میں نظر کیوں نہیں آتے؟

جواب۔ نماز کے یہ سارے فوائد صرف اس صورت میں حاصل ہوتے ہیں جب نماز دل و جان کی پوری توجہ سے پڑھی جائے۔ نماز میں جو کچھ پڑھا جائے اس کا مفہوم و مطلب ذہن میں ہو اور نماز پڑھنے والے ساتھیوں کے ساتھ محبت و اخوت کا احساس بھی ہو۔ اگر یہ سب کچھ نہ ہو تو۔

میرا قیام بھی حجاب میرا سجود بھی حجاب

پھر آپ یہ بھی دیکھیں کہ مسلمانوں میں کتنے فیصد آدمی پانچ وقت کی نماز پابندی سے پڑھتے ہیں۔ جب مسلمان نماز پڑھیں گے ہی نہیں اور جو پڑھتے ہیں صحیح شعور کے ساتھ نہ پڑھیں تو نماز کے اثرات و فوائد کس طرح پیدا ہوں گے۔

سوال۔ کیا احادیث میں بھی نماز کا تذکرہ آیا ہے؟

جواب۔ نماز کی اہمیت اور نماز کو پابندی سے ادا کرنے کی تلقین بہت سی

احادیث میں بیان ہوئی ہے۔

سوال۔ چند احادیث بیان کریں؟

جواب۔ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ کون سا عمل اللہ کو سب سے زیادہ محبوب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا' "ٹھیک وقت پر نماز پڑھنا۔"

حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

"جس نے دیدہ دانستہ اور عمداً" نماز چھوڑ دی' وہ ہماری ملت سے خارج ہو گیا۔"

ایک اور حدیث میں ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

"تم اللہ کی عبادت کرو اس طرح گویا کہ تم اس کو دیکھ رہے ہو۔ کیونکہ اگرچہ تم اس کو نہیں دیکھتے ہو لیکن وہ تو تم کو دیکھ رہا ہے۔"



صحاح ستہ پر مذاکرہ

میزبان: آج کا موضوع ہے: حدیث کی چھ صحیح کتابیں

سوال۔ صحاح ستہ سے کیا مراد ہے؟

جواب۔ حدیث کی چھ مستند کتابیں صحاح ستہ کہلاتی ہیں۔

سوال۔ ان کے نام کیا ہیں؟

جواب۔ بخاری' مسلم' ترمذی' ابوداؤد' نسائی اور ابن ماجہ۔

حدیث کی کتابوں کے یہ نام ان کے مؤلفوں کے نام پر ہیں۔ ان میں سے ہر کتاب کو احتراماً" شریف کے لفظ کے ساتھ پکارا جاتا ہے۔ جیسے بخاری شریف' مسلم شریف' ترمذی شریف وغیرہ۔

سوال۔ ان میں کچھ فرق ہے؟

جواب۔ ان چھ میں سے بخاری اور مسلم کو زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ ان کو صحیحین کہا جاتا ہے۔

سوال۔ صحیحین کا کیا مطلب ہے؟

جواب۔ دو صحیح کتابیں۔

سوال۔ کوئی اور فرق بھی ہے؟

جواب۔ بہت نازک فرق ہے۔ مثلاً" ایک اصول ترتیب کے لحاظ سے ہے۔ بخاری و مسلم احادیث کا بنیادی ذخیرہ ہیں۔ ان کے ماخذ اور راوی زیادہ مستند اور معتبر ہیں۔ احادیث کے باقی چار مجموعے فقہی مسائل کے لحاظ سے ترتیب دئے گئے ہیں۔ انہیں سنن کہتے ہیں۔

سوال۔ سنن سے کیا مراد ہے؟

جواب۔ سنن، سنت کی جمع ہے۔ ترمذی شریف کو سنن ترمذی اور ابوداؤد کو سنن ابوداؤد کہتے ہیں۔

سوال۔ حدیث کسے کہتے ہیں؟

جواب۔ حدیث کے لفظی معنی بات کے ہیں۔ اصطلاع میں حدیث ان باتوں کو کہتے ہیں جو حضور ﷺ نے خود کیں اور دوسروں کو کرنے کا حکم دیا، صحابہ کرام کو کچھ کرتے دیکھا اور اسے پسند فرمایا۔ یوں بھی کہا جاسکتا ہے کہ حضور ﷺ کا ہر فعل سنت ہے اور قول حدیث۔

سوال۔ کچھ بخاری شریف کے بارے میں بتایئے؟

جواب۔ بخاری شریف کے مؤلف کا نام امام ابوعبد اللہ محمد بن اسماعیل تھا۔ ۸۱۰ء میں بخارا میں پیدا ہوئے۔ اسی نسبت سے امام بخاری کہلاتے ہیں۔ اور ان کی ترتیب دی ہوئی حدیث کی کتاب کانام بخاری شریف ہے۔ یہ دو جلدوں میں ہے۔ امام بخاری نے چھ لاکھ احادیث میں سے چند ہزار حدیثیں چھانٹ کر اپنی کتاب میں جمع کی ہیں۔ خود امام بخاری نے اپنی کتاب کا نام الجامع الصحیح رکھا تھا۔

سوال۔ بخاری شریف کی دو حدیثیں سنایئے؟

جواب۔ "بہادر وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے آپ کو قابو میں رکھے۔"

"سب سے پسندیدہ شخص وہ ہے جس کے اخلاق اچھے ہوں۔"

"شرم و حیاء ایمان کا حصہ ہے۔"

سوال۔ کچھ مسلم شریف کے بارے میں بتایئے؟

جواب۔ مسلم شریف کے مرتب کا نام امام مسلم ہے۔ یہ خراسان کے شہر نیشاپور میں ۸۲۴ء میں پیدا ہوئے۔ تین لاکھ احادیث میں سے چند ہزار منتخب کیں۔ بخاری و مسلم کو ملا کر صحیحین کہا جاتا ہے اور ایسی حدیث کو

جو دونوں میں ہو، متفق علیہ کہتے ہیں۔

سوال۔ کوئی متفق علیہ حدیث سنائیے؟

جواب۔ مثلاً" غصے کو ضبط کرنے کی فضیلت کے بارے میں حدیث دونوں میں ہے۔ اسے متفق علیہ کہا جائے گا۔

سوال۔ مسلم شریف کی کوئی خاص حدیث سنائیے؟

جواب۔ "جو شخص اچھی مثال قائم کرے گا اسے اپنا اجر بھی ملے گا اور اس اچھی مثال کا ثواب بھی۔ اسی طرح گناہ کے نتائج کا معاملہ ہے۔"

سوال۔ کوئی اور حدیث؟

جواب۔ "اپنے بھائی کے لئے وہی پسند کرو جو تم اپنے لئے پسند کرتے ہو۔"

سوال۔ ترمذی شریف کے بارے میں کچھ بتائیے؟

جواب۔ ترمذی شریف کو سنن ترمذی کہتے ہیں۔ اس کے مؤلف کا نام امام ابوعیسٰی محمد بن عیسٰی ہے جو ۸۳۱ء میں ترمذ میں پیدا ہوئے۔ اس لئے کتاب کا نام سنن ترمذی مشہور ہوا۔

سوال۔ سنن ترمذی کی کوئی خاص حدیث سنائیے؟

جواب۔ " اللہ تعالٰی تمہاری صورت اور دولت کو نہیں دیکھتا' اس کی نظر تمہارے دلوں اور نیتوں پر ہوتی ہے۔" پھر آپ ﷺ نے اپنے سینے کی طرف اشارہ کرکے فرمایا' "نیکی کا گھر یہ ہے۔" اسے آپ ﷺ نے تین بار دہرایا۔

سوال۔ سنن ابوداؤد پر کچھ روشنی ڈالیے؟

جواب۔ اس کے مؤلف کا نام سلیمان بن اشعث ہے۔ کنیت ابوداؤد ہے۔ ۸۲۴ء میں سیستان میں پیدا ہوئے۔

سوال۔ سنن ابوداؤد کی کوئی حدیث؟

جواب۔ "اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔"

سوال۔ نسائی شریف کے بارے میں کچھ بتایئے؟

جواب۔ سنن نسائی کے مؤلف کا نام احمد بن شعیب تھا۔ خراسان کے شہر نساء میں ۸۳۶ء میں پیدا ہوئے۔

سوال۔ نسائی شریف کی کوئی اہم حدیث؟

جواب۔ "مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔"

سوال۔ سنن ابن ماجہ کے بارے میں کچھ بتایئے؟

جواب۔ سنن ابن ماجہ کے مؤلف کا نام ابوعبد اللہ محمد بن عبد اللہ ابن ماجہ تھا۔ ماں کا نام ماجہ تھا۔ اس لئے ابن ماجہ کہلائے۔

سوال۔ سنن ابن ماجہ کی کوئی خاص بات؟

جواب۔ " اے اللہ! مجھے جو کچھ علم دیا ہے اسے نفع بخش بنا۔"

سوال۔ بعض علماء نے امام مالک کی کتاب مؤطا کو حدیث کی چھٹی مستند کتاب قرار دیا ہے۔ لیکن زیادہ کا اتفاق ابن ماجہ پر ہے۔



روزہ

رمضان کا پس منظر

رمضان کے روزے ہجرت کے دوسرے سال مدینہ میں فرض ہوئے۔ روزوں کی فرضیت کا موقع بہت اہمیت رکھتا ہے۔ مسلمان تعداد میں کم تھے۔ بے سرو ساماں تھے۔ مادی وسائل سے محروم تھے۔ لیکن بہت جلد انہیں غیر اسلامی قوتوں سے ٹکرانا تھا اور اسلامی قدروں کو دنیا میں پھیلانا تھا۔ قیادت اور امامت کے اس اصلاحی مشن کی تکمیل کے لئے ضروری تھا کہ مسلمانوں کو مضبوط اور ناقابل تسخیر بنایا جائے۔ چونکہ اصل طاقت اخلاقی ہوتی ہے اور اصل مضبوطی کردار کی مضبوطی ہوتی ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزوں کے ذریعے سے مسلمانوں کو اخلاقی اعتبار سے مضبوط اور توانا بنایا۔ سورہ البقرہ میں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ انسان کا سب سے بڑا دشمن اس کا نفس ہے۔ روزہ اندرونی شیطان کو زیر کرنے کا سب سے مؤثر ذریعہ ہے۔ ضبط نفس کی تربیت کے لئے روزے سے بڑھ کر کوئی تربیت نہیں ہے۔ روزے کے لئے عربی کا لفظ "صوم" ہے۔ جس کے لفظی معنی کسی شے سے رک جانے اور اس کو ترک کردینے کے ہیں۔ عرب میں گھوڑوں کو بھوک' پیاس اور تیز ہوا کا عادی بنایا جاتا تھا۔ اس کو بھی "صوم" کہتے تھے۔ روزہ سخت کوشی اور جفاکشی کی تربیت حاصل کرنے کی سب سے مؤثر صورت ہے۔ اور یہ سخت کوشی زندگی میں فلاح اور سرفرازی کی کنجی ہے۔ اقبال کا شعر ہے۔

ہے شباب اپنے لہو کی آگ میں جلنے کا نام
سخت کوشی سے ہے تلخ زندگانی انگبیں

○○○

روزہ احادیث کی روشنی میں

شعبان کی آخری تاریخ کو رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا۔

"اے لوگو ! ایک بڑی عظمت والا' بڑی برکت والا مہینہ قریب آگیا ہے۔ وہ مہینہ جس کی ایک رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس مہینہ میں روزہ رکھنا فرض قرار دیا ہے۔ اور اس مہینے کی راتوں میں تراویح پڑھنا سنت کر دیا ہے۔ یہ صبر کا مہینہ ہے' جس کا بدلہ جنت ہے۔ یہ حاجت مندوں کی امداد کرنے کا مہینہ ہے۔"

صحیح بخاری اور مسلم میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

" روزہ ڈہال ہے۔ اور جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو وہ اپنی زبان سے بری بات نہ نکالے۔ گالی نہ دے۔ ہنگامہ بدتمیزی نہ کرے۔ اور لڑائی جھگڑے سے پرہیز کرے۔"

حضرت ابو ہریرہؓ سے صحیح بخاری میں روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

" جو شخص روزے کے باوجود بری باتیں کرنے سے باز نہ آئے' اللہ کو اس کے بھوکا پیاسا رہنے کی کوئی ضرورت نہیں۔"

روزہ ڈھال ہے' شیطان کے اثر سے بچنے کے لئے' نفس کی ترغیبات کا مقابلہ کرنے کے لئے۔



روزہ اور رمضان

سوال۔ روزے اور رمضان کا کیا تعلق ہے؟

جواب۔ اسلامی سال کے نویں مہینے کا نام رمضان ہے۔ اس مہینے میں روزے رکھے جاتے ہیں۔

سوال۔ روزہ کس زبان کا لفظ ہے؟

جواب۔ یہ اردو اور فارسی زبان کا لفظ ہے۔

سوال۔ روزہ کے لئے عربی لفظ کیا ہے؟

جواب۔ روزہ کے لئے قرآن مجید میں "صوم" کا لفظ استعمال ہوا ہے۔

سوال۔ "صوم" کے کیا معنی ہیں؟

جواب۔ "صوم" کے معنی ہیں کسی کام سے رکنا' کسی کام یا چیز کو چھوڑ دینا' روزے یا صوم میں چونکہ کھانے پینے اور دوسری خواہشات کو چھوڑنا پڑتا ہے اس لئے اسے "صوم" کہتے ہیں۔

سوال۔ روزے کب فرض ہوئے؟

جواب۔ ہجرت کے دوسرے سال مدینہ منورہ میں فرض ہوئے۔

سوال۔ روزہ کا کردار پر کیا اثر ہوتا ہے؟

جواب۔ روزہ سے قوت برداشت اور قوت صبر مضبوط ہوتی ہے۔ اور اس طرح روزہ دار اخلاقی طور پر مضبوط ہوجاتا ہے۔ روزہ سخت کوشی اور جفاکشی کی تربیت کی سب سے مؤثر صورت ہے۔ اور سخت کوشی زندگی میں فلاح اور سرفرازی کی کنجی ہے۔

سخت کوشی سے ہے تلخ زندگانی انگبیں

سوال۔ روزہ اور ضبط نفس میں کیا تعلق ہے؟

جواب۔ سورہ بقرہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ "انسان کا سب سے بڑا دشمن اس کا نفس ہے۔" روزہ اندرونی شیطان کو زیر کرنے کا سب سے مؤثر ذریعہ ہے۔ ضبط نفس کی تربیت کے لئے روزہ سے بڑھ کر اور کوئی تربیت نہیں۔

سوال۔ اسلام میں روزہ کی اہمیت کیا ہے؟
جواب۔ روزہ اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے ایک ہے۔

سوال۔ ماہ رمضان کی اور اہمیت کیا ہے؟
جواب۔ ماہ رمضان کو تین امتیاز حاصل ہیں۔
اول یہ کہ یہ روزوں اور تراویح کا مہینہ ہے۔ دوسرے یہ کہ رمضان کے آخری عشرہ میں ایک بابرکت رات آتی ہے جسے لیلۃ القدر کہتے ہیں۔ تیسرے یہ کہ اسی مہینہ میں قرآن پاک نازل ہونا شروع ہوا۔

سوال۔ "صوم" کے بارے میں حضور ﷺ نے کیا فرمایا؟
جواب۔ رسول ﷺ نے فرمایا:
"جو شخص روزے کے باوجود بری باتوں سے باز نہ آئے ' اسے بھوکا پیاسا رہنے کی ضرورت نہیں۔"

سوال۔ روزہ سے متعلق کوئی اور حدیث؟
جواب۔ صحیح بخاری اور مسلم میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:
"روزہ ڈھال ہے۔ اور جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو وہ اپنی زبان سے بری بات نہ نکالے۔ گالی نہ دے۔ ہنگامہ اور بدتمیزی نہ کرے۔ اور لڑائی جھگڑے سے پرہیز کرے۔"

سوال۔ لیلۃ القدر کے کیا معنی ہیں؟

جواب۔ لیل کے معنی ہیں رات اور قدر کے معنی اندازہ کرنا اور عظمت و شرف کے بھی ہیں۔ اس طرح لیلۃ القدر کے معنی قدر والی رات اور بہت عظمت و شرف والی رات کے ہیں۔

سوال۔ لیلۃ القدر کی کیا فضیلت ہے؟
جواب۔ یہ بہت بابرکت رات ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہوا ہے کہ اس رات میں عبادت کرنے کا ثواب ہزار مہینوں کی عبادت سے بڑھ کر ہے۔

سوال۔ لیلۃ القدر کونسی رات ہے؟
جواب۔ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں کوئی طاق رات یعنی رمضان کی اکیسویں' تئیسویں' پچیسویں' ستائیسویں' یا انتیسویں رات۔ عموماً" ستائیسویں شب کو لیلۃ القدر سمجھا جاتا ہے۔

سوال۔ اعتکاف اور رمضان کا کیا تعلق ہے؟
جواب۔ رمضان شریف کے آخری دس دنوں میں اعتکاف بیٹھنا سنت ہے۔

سوال۔ اعتکاف کے لفظی معنی کیا ہیں؟
جواب۔ اعتکاف بیٹھنے کا مطلب ہے' عام دنیا سے کنارہ کشی اختیار کرنا ۔ دنیاوی کاموں کو چھوڑ کر صرف عبادت کرتے رہنا۔

سوال۔ اعتکاف کہاں کیا جاتا ہے؟
جواب۔ مرد مسجد میں اعتکاف کرتے ہیں۔ اورخواتین گھروں ہی میں اعتکاف کرتی ہیں۔

OOO

تقریب

عید میلاد النبی ﷺ

اسمائے رسول ﷺ

سوال۔ اسمائے رسول ﷺ سے کیا مراد ہے؟

جواب۔ رسول اللہ ﷺ کا اصل نام تو محمد ہے۔ لیکن اس کے علاوہ بھی حضور کے بہت سے صفاتی نام ہیں۔

سوال۔ صفاتی نام کا کیا مطلب ہے؟

جواب۔ صفات جمع ہے صفت کی۔ صفت کی معنی ہیں خوبی' اچھائی۔ رسول کی شخصیت کی جو کرداری خوبیاں ہیں وہی حضور ﷺ کے صفاتی اسماء یا نام ہیں۔

سوال۔ کیا ان کا ذکر قرآن مجید میں ہے؟

جواب۔ جی ہاں ! اسمائے حسنٰی کی طرح اسمائے رسول ﷺ کی تعداد ننانوے ہے۔

سوال۔ اسمائے رسول ﷺ کی اہمیت کیا ہے؟

جواب۔ حضور ﷺ کا ہر نام آپ کی کسی نہ کسی صفت کو ظاہر کرتا ہے ۔ وہی صفت ہمارے کردار کے لئے بھی ایک چراغ ہے۔

سوال۔ کچھ اسمائے رسول ﷺ بتایئے؟

جواب۔ درود ان پر سلام ان پر' حضور ﷺ کے چند معروف صفاتی نام یہ ہیں۔

محمد' احمد' حامد' محمود' قاسم' شاہد' رشید' بشیر' نذیر' صادق' امین' ناصر' عامر' کامل' مصطفٰی' مجتبٰی' مرتضٰی 'مزمل' مدثر' مبشر' متین' شہید' شہیر' خلیل' جواد' خاتم' مصدق' طیب' طٰہٰ' یٰسین۔

چند احادیث :

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

- علم نور ہے۔
- علم خیر کثیر ہے۔
- علم صدقہ ہے۔
- علم کی تلاش جہاد ہے۔
- علم میرا ہتھیار ہے۔
- علم حاصل کرنا عبادت ہے۔
- علم دین کا ستون ہے۔
- علم مؤمن کی کھوئی ہوئی دولت ہے۔
- علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے۔
- علم حاصل کرو خواہ تمہیں چین ہی جانا پڑے۔



علم کے موضوع پر چند احادیث نبوی ﷺ

علم اور سوال

☆ علم خزانہ ہے اور سوال اس کی کنجی۔

☆ مسلمانو ! جاننے والوں سے سوال کیا کرو' جو تم نہیں جانتے اس کے بارے میں بار بار پوچھو۔ اس میں اس کا فائدہ ہے جو پوچھتا ہے' اس کا فائدہ

ہے جو جواب دیتا ہے۔ اس کا بھی فائدہ ہے جو سنتا ہے۔



غور فکر

☆ مسلمانو! ہر چیز میں غور و فکر کیا کرو۔
☆ گھڑی بھر غور و فکر کرنا برسوں کی عبادت سے بہتر ہے۔
☆ مسلمانو! مخلوق خدا پر گہری نظر ڈالو۔
☆ مسلمانو! خدا کی نعمتوں پر غور کیا کرو۔



رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

☆ خدا نے جسے عقل دی وہ کامیاب رہا۔
☆ ثواب و عذاب کا دار و مدار عقل پر ہے۔
☆ اے علی! جب لوگ نیکیوں سے خدا کا تقرب حاصل کرنا چاہیں تو تم عقل کے ذریعے اس کا تقرب حاصل کرو۔



علم اور عقل

☆ عالموں کے پاس بیٹھنا عبادت ہے۔

☆ مسلمانو! عالموں کی تعظیم کرو۔

☆ جو علم سکھاتا ہے اور جو علم سیکھتا ہے' دونوں اس کار خیر میں برابر کے شریک ہیں۔

☆ اعلیٰ ترین صدقہ یہ ہے کہ ایک مسلمان علم سیکھے اور دوسرے مسلمان کو سکھائے۔

☆ وہ شخص قابل رشک ہے جسے اللہ نے علم عطا فرمایا اور وہ لوگوں کو علم سکھاتا ہے۔

☆ جس علم سے کسی کو فائدہ نہ پہنچے وہ مثل اس خزانے کے ہے جس سے کچھ خرچ نہ کیا جائے۔ اور جو کسی کو کوئی فائدہ نہ پہنچائے۔

☆ جو شخص کسی علم میں اس لئے تحقیق کرے کہ اس سے آئندہ نسلوں کو فائدہ پہنچے گا' اس کو خدا ریت کے ذروں کے برابر ثواب عطا کرے گا۔

☆ قیامت کے دن سب سے زیادہ عذاب میں وہ عالم ہو گا جس کے علم سے دنیا کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا۔



خطبہ حجتہ الوداع کا ایک انتخاب

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے آخری حج کے موقعہ پر فرمایا:

۱۔ لوگو! تمہارے خون' تمہارے مال اور تمہاری عزتیں اسی طرح قابل احترام ہیں جس طرح یہ دن' یہ مہینہ' یہ شہر محترم ہیں۔

۲۔ خبردار! میرے بعد گمراہ نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں کاٹنے لگو۔ تمہیں خدا کے سامنے حاضر ہونا ہے۔ وہ تم سے تمہارے اعمال کی باز

پرس کرے گا۔

۳۔ لوگو! جاہلیت کی ہر بات کو میں اپنے قدموں کے نیچے پامال کرتا ہوں۔

۴۔ جاہلیت کے تمام خون کے جھگڑے باطل کردیئے گئے۔سب سے پہلے میں اپنے خاندان کے ربیعہ بن الحارث کا خون معاف کرتا ہوں۔

۵۔ جاہلیت کے زمانے کا سود ختم کردیا گیا ہے۔ سب سے پہلے میں اپنے خاندان کے عباس بن عبدالمطلب کا سود چھوڑتا ہوں۔

۶۔ عورتوں کے بارے میں خدا سے ڈرو۔ تمہارا عورتوں پر اور عورتوں کا تم پر حق ہے۔

۷۔ لوگو! میں تم میں دو چیزیں چھوڑ چلا ہوں۔ اگر تم انہیں مضبوطی سے پکڑ لوگے تو کبھی گمراہ نہ ہوگے۔ وہ ہیں اللہ کی کتاب اور میری سنت۔

۸۔ لوگو! نہ میرے بعد کوئی پیغمبر ہے اور نہ کوئی امت۔

۹۔ تم اپنے پروردگار کی عبادت کرو۔ پانچ وقت کی نماز ادا کرو۔ سال بھر میں ایک ماہ کے روزے رکھو اور میرے احکام کی اطاعت کرو۔ تم اپنے رب کی جنت میں داخل ہوگے۔

۱۰۔ لوگو! بے شک تمہارا رب ایک ہے۔ تمہار باپ ایک ہے۔ عربی کو عجمی پر، سرخ کوسیاہ پر کوئی فضیلت نہیں، مگر تقویٰ کی بنا پر۔

۱۱۔ ہر قرض ادا کیا جائے۔ ادھار چیز واپس کی جائے۔ ضامن تاوان کا ذمہ دار ہے۔

۱۲۔ اگر کوئی نک کٹا، سیاہ غلام بھی تمہار امیر بنا دیا جائے اور وہ تم کو خدا کی کتاب کے مطابق لے کر چلے تو اس کی فرمانبرداری کرو۔

آج کا موضوع ہے :

علم خیر کثیر

آج یوم نزول قرآن کے مبارک موقع پر علم کے موضوع پر قرآن حکیم اور احادیث نبوی کے حوالے سے ایک خصوصی پروگرام:

قرآن حکیم میں حکمت کو خیر کثیر کہا گیا ہے۔ یعنی علم و حکمت سے بھلائی اور بہتری کے بہت سے پہلو نکلتے ہیں۔ اس میں کیا شک ہے کہ حکمت خیر کثیر ہے۔ قرآن حکیم ہی میں خود اللہ تعالیٰ جل شانہ نے رسول اللہ ﷺ کو جو دعائیں مانگنے کو کہا ان میں ایک یہ بھی ہے کہ **"رب زدنی علما"** اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ تحصیل علم ایک مسلسل عمل ہے۔ اس لئے اس میں ہر دم اضافے کی دعا کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔ علم و حکمت کی کوئی حد اور انتہا نہیں ہے۔ **"وفوق کل ذی علم علیم"** ہر علم والے سے بڑھ کر ایک علم والا ہے۔

علم اور تعلیم کے شرف اور عظمت کی اس سے بڑھ کر کیا دلیل ہوسکتی ہے کہ خود رسول اللہ ﷺ نے اپنی بعثت کا ایک مقصد تعلیم دینا بھی ٹھہرایا اور اپنے آپ کو معلم کہا۔ حدیث نبوی ہے :

" انما بعثت معلما"

میں معلم بنا کر بھیجا گیا ہوں۔

اسلام روشنی کا داعی۔ روشنی کا پیامبر ہے۔ طلب علم کو اسلام میں ایک مذہبی فریضے کی حیثیت حاصل ہے۔ مشہور حدیث ہے **طلب العلم فریضہ علی کل مسلم و مسلمہ** یعنی علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے۔ اور اس میں عمر کی بھی قید نہیں۔ ایک نہیں بہت سی احادیث ایسی ہیں جن سے علم کی اور

حصول علم کی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔

ایک مرتبہ آپ ﷺ نے فرمایا:

"جو شخص علم کی تلاش میں کسی راستے پر چلتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے۔"

ایک اور موقع پر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جو شخص علم کی طلب میں نکلتا ہے تو وہ لوٹتے وقت تک اللہ کے راستہ میں ہوتا ہے۔"

ایک حدیث میں عابد و زاہد پر عالم کو ترجیح دی گئی ہے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ علم میں صرف دینی علوم شامل ہیں یا فنی اور سائنسی علوم بھی؟ اسلام میں دین و دنیا' مادہ اور روح کی تفریق نہیں۔ قرآن میں **سیروا فی الارض** اور اللہ کی آیات یعنی نشانیوں کے مطالعے و مشاہدے اور تفکر و تدبر کی تلقین کی گئی ہے۔ **افلا تتفکرون** اور **افلا یتد برون** کے فقرے بار بار آتے ہیں ۔ اسلام کے اس تعلیمی و تحقیقی نقطہ نظر سے تحصیل علم و حکمت کی وہ عظیم ہمہ گیر تحریک اٹھی جس نے گیارہویں اور بارہویں صدی میں بغداد اور اندلس کو دنیا کا روشن ترین خطہ بنادیا تھا۔ جدید مغرب کی علمی و تحقیقی سرگرمیوں کے سوتے مسلم سپین ہی سے پھوٹے۔ یہ ساری دنیا کو معلوم ہے کہ دنیا کا سب سے پہلا انسائیکلوپیڈیا مسلمانوں ہی نے دسویں صدی عیسوی میں **اخوا الصفا** کے نام سے مرتب کیا تھا۔

آخر میں' میں ایک معروف حدیث کی طرف اشارہ کروں گا یعنی:

"علم حاصل کرو چاہے تمہیں چین تک جانا پڑے۔"

اس حدیث کے بغور مطالعہ سے تین نکتے واضح ہوتے ہیں۔ اول یہ کہ حصول علم کے لئے جتنی زحمت و مشقت اٹھانی پڑے اٹھانا چاہیے۔ چین اس زمانے کی معلوم دنیا

کا بعید ترین ملک تھا۔ جہاں تک پہنچنا مشکل ترین تھا۔ اس کے باوجود چین تک جانے کی ہدایت کی گئی۔

دوسرے یہ کہ اس میں غیرمذہبی سائنسی اور فنی علوم کے حصول کو اتنی ہی اہمیت دی گئی ہے۔ ظاہر ہے کہ قرآن و حدیث کا مرکز تو مکہ و مدینہ تھے۔ اگر حصول علم کے لئے چین تک جانے کا کہا گیا ہے تو یقیناً یہ علم محض مذہبی علم نہیں ہو سکتا۔

غور فرمایئے۔ چین اس وقت تک اسلام کی روشنی سے فیض یاب نہیں تھا۔ وہاں کی زبان بھی عربی نہیں تھی۔ وہاں کے استاد بھی مسلمان نہیں ہو سکتے تھے۔ اس سے کیا ظاہر ہوتا ہے؟ یہی کہ سائنسی و فنی علوم کا مطالعہ کرنا' غیر ملکی زبان سیکھنا' غیر مسلم استادوں سے پڑھنا اور غیر مسلموں کی لکھی ہوئی کتابیں پڑھنا سب جائز ہے۔ بلکہ نہایت ضروری ہے۔

آج اس مبارک تقریب کے موقع پر اس حدیث پر غور کرنا ضروری ہے۔ تاکہ تحصیل علم کو ہم ایک عبادت سمجھیں۔ ہمارا سکول بھی ہمارا چین ہے۔ آخر میں آپ کو علامہ اقبال کا وہ قول یاد دلاؤں گا جو انہوں نے لندن میں ۱۹۳۲ء میں مسلم طلباء سے کہا تھا۔

"علم حاصل کرو اور علم پیدا کرو۔"



آج کا موضوع ہے:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بحیثیت معلم

امجد۔ خواتین حضرات! اب ایک مذاکرہ پیش کیا جاتا ہے۔ عنوان ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بحیثیت معلم۔
میں بشیر سے درخواست کروں گا کہ وہ گفتگو کا آغاز کریں۔

بشیر۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب منصب نبوت سے سرفراز ہوئے تو آپ نے اپنی بعثت کا مقصد خود بتایا:

انما بعثت معلما

میں معلم بنا کر بھیجا گیا ہوں۔

اور پھر اخلاق کے بارے میں فرمایا:

انما بعثت لاتمم مکارم الاخلاق

میں بھیجا گیا ہوں تاکہ بہترین اخلاق کی تکمیل کروں۔

اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ **افضل العلم** اخلاق ہے۔ گویا تعلیم کا سب سے بلند مقصد بہترین اخلاق کی تعمیر و تکمیل ہے۔
طلباء کے لئے بھی اس میں ایک اشارہ ہے۔ تعلیم کا مقصد صرف کتابی معلومات جمع کرنا ہی نہیں بلکہ افضل تر مقصد کردار و اخلاق کی تعمیر و تکمیل ہے۔

عثمان۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معلم اخلاق ہونے کے بارے میں قرآن حکیم میں صراحت سے موجود ہے۔ تیسرے پارے میں ہے:

لقد من اللہ علی المؤمنین اذ بعث فیھم

رسولا من انفسهم یتلوا علیهم آیاته و
یزکیهم و یعلمهم الکتاب والحکمه

ترجمہ: "بے شک اللہ نے مؤمنوں پر احسان کیا کہ ان میں ان ہی میں سے رسول بھیجا جو ان کو اس کی آیات سناتا ہے۔ اور ان کا تزکیہ کرتا ہے۔ اور ان کو کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے۔"

اس آیت کریمہ سے رسول اللہ ﷺ کی بعثت کے چار مقاصد متعین ہوتے ہیں۔

پہلا: اللہ کی آیات پڑھ کر سنانا' یعنی اللہ کا کلام اور پیغام بعینہٖ لوگوں تک پہنچانا۔
دوسرا: اللہ کے کلام کی تشریح کرنا زبان سے اور عمل سے
تیسرا: حکمت کی تعلیم دینا
چوتھا: تزکیہ کرنا' یعنی انسانوں کی ذہنی و جذباتی تربیت

امجد۔ شاہنواز! کچھ آپ بھی روشنی ڈالیے؟
شاہنواز۔ قرآن حکیم میں ہمیں علم کے بارے میں جو دعا سکھائی گئی ہے وہ ہے:

رب زدنی علما

اے میرے رب میرے علم میں اضافہ فرما۔

یہ دعا بہت معنی خیز ہے۔ اس میں مسلسل حصول علم کی ترغیب ہے۔
حصول علم کی کوئی انتہا نہیں - علم کی ہر منزل کے بعد بھی منزلیں ہوتی ہیں

ارشاد خداوندی ہے:

و فوق کل ذی علم علیم

اور ہر علم والے سے بڑھ کر ایک علم والا ہے۔

بقول اقبال:

تو رہ نورد شوق ہے منزل نہ کر قبول

امجد۔ یہاں یہ مجلس برخاست ہوتی ہے۔



تتمہ

- تقریر کا فن
- تقریروں اور مباحثوں کے لئے عنوانات
- آج کا سوال

ہے جستجو کہ خوب سے ہے خوب تر کہاں
اب ٹھہرتی ہے دیکھئے جا کر نظر کہاں

تندیٔ باد مخالف سے نہ گھبرا اے عقاب
یہ تو چلتی ہے تجھے اونچا اڑانے کے لئے

تقریر کا فن

قدیم یونان میں فن تقریر کی باقاعدہ تعلیم دی جاتی تھی۔ اس زمانے کے مشہور فلسفی سقراط' افلاطون اور ارسطو فن خطابت کے بھی ماہر تھے۔ قدیم رومیوں کی خطابت کے نمونے شیکسپیئر نے اپنے ڈرامے "جولئیس سیزر" میں محفوظ کر دیئے ہیں۔ عربوں نے بھی بڑے نامور خطیب پیدا کئے۔ انہیں اپنی خطابت پر اتنا ناز تھا کہ باقی سارے جہاں کو عجم (گونگا) کہتے تھے۔ قانون دانوں' سیاست دانوں' مصلحوں اور معلموں کے لئے ہمیشہ سے تقریر کے فن میں مہارت حاصل کرنا ضروری سمجھا جاتا ہے۔

سرسید احمد خان' ڈپٹی نذیر احمد' مولانا شبلی' مولانا محمد علی جوہر' ظفر علی خان اور قائداعظم محمد علی جناح سب اعلیٰ درجے کے مقرر بھی تھے۔ پاکستان کے تصور کو ایک زبردست تحریک بنانے میں نواب بہادر یار جنگ جیسے مقرروں نے بڑا حصہ لیا۔ پاکستان کے پرجوش حامیوں کی تقریروں نے مسلمان عوام کے دلوں میں آگ لگا دی اور پاکستان کے لئے تن من دھن کی بازی لگا دینے پر انہیں آمادہ کیا۔

اگر کسی کو وکیل یا سیاسی لیڈر نہ بننا ہو تو بھی ایک مجمعے کے سامنے بغیر جھجکے' اعتماد کے ساتھ موثر انداز میں تقریر کر سکنا اور اپنے نقطہ نظر کی وضاحت کرنا اور دوسروں کو ہم خیال بنا سکنا کم اہم نہیں۔

لیڈر شپ یا قیادت کے لئے تقریر کے فن میں مہارت حاصل کرنا بہت ضروری ہے۔ چونکہ لیڈر شپ یا قیادت کا راز یہ ہے کہ آپ دوسروں کو ہم خیال بنائیں۔ انہیں اپنے خیالات سے متاثر کریں اور اپنے جوش اور اعتماد سے ان کے اندر جوش اور اعتماد پیدا کریں۔ تاکہ وہ آپ کی قیادت میں صحرا و دریا کو اپنی ٹھوکر سے دو نیم کرنے پر تیار ہو جائیں۔

جنگ ہو یا امن' الفاظ کم کام نہیں آتے۔ الفاظ کے پیچھے خیالات ہوتے ہیں اور جذبات کی چنگاریاں ہوتی ہیں۔ اگر الفاظ کی مہارت اور ذہانت سے کام لیا جائے تو ان کی کاٹ تلوار سے زیادہ ہوتی ہے۔

بحیثیت طالب علم کے جہاں اور بہت سی چیزیں تمہیں سیکھنا ہیں ان میں سرفہرست اردو انگریزی میں تقریر کرسکنے کی تھوڑی بہت مشق ہے۔ تقریر ایک مشکل فن ہے اور اس میں مہارت حاصل کرنے کے لئے خاصی صلاحیت' شوق اور محنت کی ضرورت ہوتی ہے۔ فی الحال نہ تمہیں سیاست دان بننا ہے' نہ پیشہ ور مقرر۔ تمہیں فن تقریر میں کچھ شد بد ہونی چاہیے۔ تاکہ بڑے ہو کر تعلیم یافتہ شہری کی حیثیت سے مختلف موقعوں پر تم اپنے خیالات کا اظہار بغیر جھجکے اعتماد سے اور خوش اسلوبی سے کرسکو۔ یہ کام اتنا آسان نہیں جتنا تم سمجھتے ہو۔ لکھ لینا آسان ہے۔ آپس میں باتیں کرلینا بہت آسان ہے۔ لیکن دوسروں کے سامنے کسی موضوع پر منطقی انداز میں بغیر جھجکے موثر تقریر کرسکنا بہت مشکل کام ہے۔ لوگ اچھا خاصا لکھ پڑھ لیتے ہیں لیکن ان سے تقریر کرنے کے لئے کہا جائے تو ان کے پسینے چھوٹ جاتے ہیں۔

اچھی تقریر کرنے کا تعلق مشق سے بھی ہے اور عادت سے بھی۔ بغیر مشق' مہارت اور اعتماد کے تقریر کرنا ممکن نہیں۔ تقریر سیکھنے کا صحیح وقت یہ ہے جس سے تم گزر رہے ہو۔ اگر تم نے ذرا سا جی لگا کر اور طبیعت پر زور ڈال کر تقریر کرنا سیکھ لیا تو زندگی بھر اس کا پھل کھاؤ گے۔ اگر تم زندگی میں کوئی بھی اہم پوزیشن حاصل کرنا چاہتے ہو' خواہ سول میں ہو یا فوج میں' اس میں تقریر کا ہنر بہت کام آئے گا۔ اور تمہاری بہت سی کامیابیوں کی سیڑھی بن جائے گا۔

لیکن تقریر ایک پیچیدہ فن ہے۔ اس کے لئے شوق اور ریاضت چاہیے۔ وسیع اور گہرے مطالعے کی عادت اور سوچنے اور فکر کرنے کی عادت چاہیے۔ یہ بعد کی باتیں ہیں۔ خدا تمہیں حوصلہ اور توفیق دے یا کبھی ضرورت پیش آئے تو اس فن میں کمال حاصل کرنے کی کوشش بھی کرلینا۔ فی الحال تم فن تقریر کی الف' ب سیکھو۔ سیدھی

اور بیضوی لکیریں تو کھینچو، تصویر بنانا بھی آجائے گا۔

تقریر کا اصل مزہ تو یہ ہے کہ خود سوچو، خود لکھو اور خود برجستہ بولو۔ اس طرح کہ سننے والوں کو ہنسانا چاہو تو ہنسا دو، رلانا چاہو تو رلا دو۔ ان کے خیالات کے دھارے کو بدلنا چاہو تو بدل دو۔ یہ بعد کی منزل ہے۔ فی الحال تم لکھی ہوئی تقریروں کو یاد کرکے صرف ادائیگی کی مشق کرو۔

اگر تمہیں بغیر جھجک، اعتماد کے ساتھ موثر انداز میں لوگوں کے سامنے تقریر کرنا آجائے تو بہت ہے۔ یہ کام بھی اتنا آسان نہیں ہے جتنا شروع میں نظر آتا ہے۔ اس کتاب کی تقریروں ہی کو بنیاد بنا کر بسم اللہ تو کرو۔

کسی کام میں بھی کامیابی حاصل کرنے کی پہلی شرط یہ ہے کہ اس کام کی اہمیت اور افادیت کا پکا یقین ہونا چاہیے۔ پھر پکا ارادہ ہونا چاہیے، اس کام کو کرنے کا عزم ۔ اس کے بعد اپنے اوپر اعتماد کہ میں یہ کام کامیابی سے کرلوں گا۔ یہ تین درجے ذہنی تیاری اور آمادگی کے ہیں۔ اب اگر تم واقعی تقریر کرنا چاہتے ہو تو تمہیں یقین ہونا چاہیے کہ تقریر کا فن زندگی کی ہر منزل میں تمہارے بہت کام آئے گا۔ اس یقین کے بعد اس پختہ عزم سے قدم اٹھاؤ کہ تم تقریر کرنا سیکھ کر دم لوگے۔ پھر یہ بھی اعتماد رکھو کہ تمہارے اندر ایک اچھا مقرر بننے کی صلاحیت موجود ہے۔ یاد رکھو! مشق و محنت سے اوسط درجے کا طالب علم اچھا مقرر بن سکتا ہے۔ یاد رکھو! تقریر یا کوئی اور فن، اس میں نکھار ریاض سے آتا ہے۔ جو گانا تم دو منٹ میں سن لیتے ہو اور جھوم جاتے ہو اس کے لئے موسیقار نے برس ہا برس ریاض کیا ہوگا اور خاص اس گانے کے لئے کئی دن اور بیسیوں گھنٹے صرف کئے ہوں گے۔ یہی حال مصوری کا ہے۔ یہ بھی برسوں کی مشق کا کام ہے۔ اس میں بھی رنگ خون جگر سے آتا ہے۔ تقریر کرنا سیکھنے کے لئے تم مسلسل اور متواتر مشق کے لئے تیار ہو جاؤ۔

۱۔ لکھے ہوئے مضمون کو بلند آواز سے پڑھنے کو تقریر نہیں کہتے۔ پھر مضمون اور تقریر کی ساخت میں بھی فرق ہوتا ہے۔ اصل تقریر تو برجستہ ہی ہوتی ہے۔

خیالات ذہن میں ہوں اور الفاظ زبان پر۔ تم مبتدی ہو' تمہارے لئے پہلا قدم ہے کہ تم لکھی ہوئی تقریر کو زبانی یاد کرو۔

۲۔ یاد کرنے سے پہلے کسی ماہر زبان کو پڑھ کر سنا دو اور بہت توجہ سے تلفظ کی غلطیاں درست کرلو۔

۳۔ سیکھنے والے اچھے سے اچھے لڑکوں کی سب سے بڑی خامی یہ ہوتی ہے کہ وہ بہت تیز بولتے ہیں۔ آواز کو بلند رکھو۔ لیکن اطمینان سے ٹھہر ٹھہر کر بولو۔ جس طرح تم روزانہ کی گفتگو کرتے ہو۔ باتیں کرتے ہوئے کوئی ریل نہیں چھوڑتا۔ زبان کو قینچی نہ بناؤ۔ اس کی تدبیر یہ ہے کہ جہاں کم دیر ٹھہرنا ہو وہاں ایک ایسا (ر) نشان لگا دو۔ جہاں زیادہ ٹھہرنا ہو وہاں ایسا ( ) نشان لگا دو۔ اور تقریر میں جہاں نیا پیرا شروع ہوتا ہے وہاں تین ایسے (ررر) نشان لگا دو۔ کیونکہ وہاں کافی ٹھہرنا ہے۔ چونکہ نئے پیرے سے بات بھی نئی شروع ہوتی ہے اس لئے وہاں لب و لہجہ بھی بدلو۔ اور جناب صدر وغیرہ بہت آہستہ سے کہو۔

۴۔ تقریر کے دوران آواز کا اتار چڑھاؤ' تقریر کی کامیابی کے لئے بہت ضروری ہے۔ آواز کا اتار چڑھاؤ اور لب و لہجہ کی رنگا رنگی کا خاص خیال رکھو۔ اس سے تقریر میں تاثیر اور دلچسپی پیدا ہوتی ہے۔ مصور جو کام مختلف رنگوں سے اور مختلف قسم کی لکیروں سے لیتا ہے وہ تمہیں آواز کے اتار چڑھاؤ اور لب و لہجہ کی رنگا رنگی سے لینا ہے۔ تمہاری آواز کی لہریں سیدھی نہ ہوں' اونچی نیچی ہوں۔ اس لئے آواز کو کنٹرول کرنا سیکھو۔

۵۔ کبھی تم نے پینسل سے تصویر بنائی ہے یا کسی کو بناتے دیکھا ہے؟ پینسل سکیچ بناتے وقت کس طرح پینسل کہیں گہری ہوجاتی ہے کہیں ہلکی۔ کہیں کہیں پینسل سے شیڈ بھی کیا جاتا ہے۔ جس سے تصویر چمک اٹھتی ہے۔ تمہیں اپنی آواز سے یہی کام لینا ہے۔ آواز کو گہرا ہلکا کرنا سیکھو۔ پھر

آواز سے شیڈ دینے کی مشق کرو- تقریر کے سب فقرے اہم نہیں ہوتے- کبھی ایک ہی جملے کا ایک حصہ اہم ہوتا ہے - اس کی ادائیگی زور دے کر کرنی چاہیے- ایسے حصے کے نیچے دو لکیریں ( ) کھینچ دینی چاہئیں اور جو فقرے آواز پر زور دیئے بغیر ادا کرنے ہیں ان کے نیچے ایک لکیر کھینچ لو-

٦- تقریر کی روانی میں فرق نہ آئے- لیکن ہر لفظ کی ادائیگی بالکل واضح ہو- اس طرح جیسے موتیوں کے ہار میں ہر موتی علیحدہ بھی ہوتا ہے- اور ساتھ پرویا ہوا بھی ہے- الفاظ چبانا ناقابل معافی غلطی ہے-

٧- آواز بلند ہو- تاکہ ہال میں بیٹھا ہوا ہر شخص بہ آسانی سن لے- لیکن اتنی نہیں کہ مقرر کے لئے غیر فطری معلوم ہو- جھٹکے کے ساتھ بولنا یا چیخ کر بولنا ناپسندیدہ عادت ہے-

٨- تقریر میں سارا کھیل ہی جذبے اور احساس کا ہے- اس لئے تقریر کو ٹھوس مضمون نہیں بنانا چاہیے- تقریر سچے جوش اور جذبے سے کرنی چاہیے- اگر تم خود سپاٹ اور جذبہ سے عاری لب و لہجہ میں تقریر کروگے تو دوسروں پر کیا خاک اثر ڈالوگے-

٩- مقرر کی آنکھوں اور چہرے کے تاثرات سے سامعین و ناظرین براہ راست متاثر ہوتے ہیں- خیال رکھو ! کہ تمہارا لب و لہجہ اور تمہارے چہرے کے تاثرات تمہارے الفاظ کے مفہوم کے ساتھ ساتھ بدلتے رہیں- ہاتھ کی جنبش سے بھی کام لو- لیکن ان کو اس طرح بار بار حرکت نہ دو کہ ان کی طرف توجہ منتقل ہو جائے-

١٠- روسٹرم کے پیچھے باوقار انداز سے کھڑا ہونا چاہیے- روسٹرم پر جھومنا' جیبوں میں ہاتھ ڈالنا' باربار سر کے بال سنوارنا یا منہ صاف کرنا یا کوئی ایسی حرکت کرنا جس سے سامعین کی توجہ تقریر سے ہٹ جائے ایک ایسی خامی ہے جس سے

پرہیز لازمی ہے۔

۱۱۔ بار بار صدر کو خطاب کرنا، یا صدر کی کرسی کی طرف زیادہ رخ کرلینا، غیر ضروری ہوتا ہے۔ جناب صدر وغیرہ کے الفاظ سر کے ہلکے سے اشارے سے اور نسبتاً آہستہ سے کہنا کافی ہوگا۔

۱۲۔ تقریر کے وقت موزوں لباس اور معقول وضع بھی ہونی چاہیے۔

۱۳۔ اچھی تقریر کا راز زیادہ ریہرسلوں میں ہے۔ ہر ریہرسل کے بعد غلطیوں کا جائزہ لینا چاہیے۔ ایک مبتدی کے لئے کم از کم دس ریہرسلوں کی ضرورت ہوتی ہے۔

۱۴۔ سامعین سے نظر کا تعلق قائم رہے لیکن کسی سے آنکھیں نہ ملاؤ۔ کسی ایک چیز کو غور سے دیکھنے سے سارے ہال سے نظر کا رشتہ ٹوٹ جائے گا۔ اور تاثیر میں کمی آجائے گی۔

۱۵۔ تقریر کوئی مداری کا تماشا نہیں ہے۔ اس لئے سٹیج پر ڈارمہ کرنے کی ضرورت نہیں۔

۱۶۔ فن تقریر کے بعض ماہروں کا خیال ہے کہ آئینے کے سامنے ریہرسل کرنا بھی مفید ہوتا ہے۔ تم بھی یہ کر دیکھو۔ لیکن تقریر کے ہال میں یا ہال جیسی کشادہ جگہ میں اپنے کسی دوست کے سامنے جو تقریر کے فن کو تھوڑا بہت جانتا ہو بار بار ریہرسل ضرور کرو۔ اور ریہرسل کے نوٹس بھی لو۔

یاد رکھو! ہر فن کی طرح تقریر میں بھی محنت سے رنگ چوکھا آتا ہے۔



عنوانات

اردو مباحثوں، تیار شدہ اور برجستہ تقریری مقابلوں کے لئے موضوعات
(از نرسری تا ہائر سیکنڈری کلاسز)

۱۔ میرا گھر
۲۔ میری مانو (بلی رگڑیا)
۳۔ میرا ٹوٹو (پالتو جانور)
۴۔ میرے بھائی بہن
۵۔ میرے گھر کے پیڑ، پودے
۶۔ ایک کہانی جو میرے ابو رامی نے مجھے سنائی
۷۔ ایک مزیدار کارٹون
۸۔ چڑیا گھر (Zoo) میں، میں نے کیا دیکھا
۹۔ پلے لینڈ میں، کتنا مزہ آیا
۱۰۔ میلہ میں کیا کیا دیکھا
۱۱۔ گڑیوں کی باتیں
۱۲۔ ایک بہادر بچے کی کہانی
۱۳۔ ایک بہادر بچی کی کہانی
۱۴۔ میرا پرانا سکول
۱۵۔ میرے پرانے دوست
۱۶۔ میرے پرانے سکول کی ایک مس
۱۷۔ میری سالگرہ کا دن
۱۸۔ ایک کارٹون فلم جو مجھے بہت اچھی لگتی ہے
۱۹۔ میں چھٹی کے دن کیا کرتا ہوں رکرتی ہوں

---O---

۱۔ قلم تیز چلتا ہے تلوار سے
۲۔ کھیلو گے کودو گے تو ہو گے خراب
۳۔ میں کیا بنوں گا ربنوں گی
۴۔ سب سے اچھا پیشہ
۵۔ میرا پسندیدہ کارٹون
۶۔ میری پرانی مس ردوست
۷۔ سائیکل بہتر ہے کار سے
۸۔ گرمیوں کا موسم بہتر ہے سردیوں کے موسم سے
۹۔ ایک مزیدار کہانی
۱۰۔ کامیابی کی کنجی محنت ہے

---O---

۱۔اصل دولت علم ہے

۲۔ٹی وی پڑھائی کا دشمن ہے

۳۔ہوم ورک ایک مصیبت ہے

۴۔ملک کا اصل محسن کون

۵۔چھٹیوں کا کام ایک ظلم ہے

۶۔ہفتہ میں تین چھٹیاں ہونی چاہئیں

۷۔میرا پسندیدہ ٹی وی پروگرام

۸۔۔ایک دلچسپ کہانی / واقعہ

۹۔ایک دن میں ایک لاکھ روپیہ میں کیسے خرچ کروں گا

۱۰۔تین باتیں جو مجھے سخت ناپسند ہیں

۹۔مٹی کا دیا بہتر ہے بجلی کے بلب سے (برجستہ)

۱۰۔سکون غریبی میں ہے (برجستہ)

۱۱۔گدھا بہتر ہے گھوڑے سے (مزاحیہ برجستہ)

۱۲۔مجھے اخبارات سے بچاؤ (مزاحیہ برجستہ)

۱۳۔مجھے میرے دوستوں سے بچاؤ (مزاحیہ برجستہ)

۱۴۔ صنعتی ترقی، ملکی ترقی کی بنیاد ہے

۱۵۔زرعی ترقی، ملکی ترقی کی بنیاد ہے

۱۶۔ تعلیم، ملکی ترقی کی بنیاد ہے

۱۷۔ عظیم لوگ ہی ملک کو عظیم بناتے ہیں

۱۸۔انفرادی ترقی کی بنیاد ڈسپلن ہے

صنوبر باغ میں آزاد بھی ہے پا بہ گل بھی ہے
انہی پابندیوں میں حاصل آزادی کو تو کرلے

۱۔امتحانات ایک مصیبت ہیں (مباحثہ)

۲۔صرف ذہین بچے ہی زندگی میں
کامیاب ہوتے ہیں (مباحثہ)

۳۔کامیابی کی کنجی دولت ہے (مباحثہ)

۴۔تندرستی ہزار نعمت ہے

۵۔خوشی کی کنجی دولت ہے (مباحثہ)

۶۔جہالت جرائم کی جڑ ہے (مباحثہ)

۷۔غریبی برائی کی ماں ہے (مباحثہ)

۸۔موٹاپا ایک نعمت ہے (مزاحیہ برجستہ)

۱۹۔قومی ترقی کی بنیاد ڈسپلن ہے

۲۰۔پیسہ نہیں، کیریکٹر ملکی ترقی کا ضامن ہے

۲۱۔ شمشیر و سناں اول، طاؤس و رباب آخر

۲۲۔لیڈر بنائے جاتے ہیں، پیدا نہیں ہوتے

۲۳۔

ہے دل کے لئے موت مشینوں کی حکومت
احساس مروت کو کچل دیتے ہیں آلات

۲۴۔انسان، تقدیر کے ہاتھوں میں ایک کھلونا ہے

۲۵- پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ

۲۶- موج ہے دریا میں اور بیرون دریا کچھ نہیں

۲۷- ہر فرد ہے ملت کے مقدر کا ستارا

۲۸- ماحول ہی انسان کو بناتا یا بگاڑتا ہے

۲۹- اصل چیز تربیت ہے، تعلیم نہیں

۳۰- تعلیمی زوال کی ذمہ داری نظام تعلیم پر ہے

۳۱- تعلیمی زوال کی ذمہ داری اساتذہ پر ہے

۳۲- جنگ، قوم کی صحت کے لئے ضروری ہے

۳۳- اخلاقی تباہی کی ذمہ داری سائنسی ترقی پر ہے

۳۴- غیر ملکی امداد سامراجی تسلط کا جال ہے

۳۵- غیر ملکی امداد ایک نعمت ہے

۳۶- سخت کوشی سے ہے تلخ زندگانی انگبیں

۳۷- نسل نو بے راہ روی کی شکار ہے

۳۸- دوڑ پیچھے کی طرف اے گردش ایام تو

۳۹- انسان اپنی تقدیر خود بناتا ہے

۴۰- مومن ہے تو بے تیغ بھی لڑتا ہے سپاہی

۴۱- عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی

۴۲- جنت تری پنہاں ہے ترے خون جگر میں

۴۳- پاکستان کی بقا سائنسی ترقی پر ہے

۴۴- ہم غیر ممالک میں جا کر پاکستان کی
بہتر خدمت کر سکتے ہیں

۴۵- قوم کا اصل سرمایہ اس کی افرادی قوت ہوتی ہے

۴۶- نگاہ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

۴۷- جدا ہو دیں سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی

۴۸- لا کہیں سے ڈھونڈ کے اسلاف کا قلب و جگر

۴۹- عورت کی آزادی سماج کی بربادی ہے

۵۰- جرائم کے خاتمے کے لئے پولیس کا خاتمہ ضروری ہے

۵۱- سائنس موت کا کاروبار کرتی ہے

۵۲- ماضی کا انسان، حال کے انسان سے زیادہ خوش ہے

۵۳- ہے جرم ضعیفی کی سزا مرگ مفاجات

۵۴- نامی کوئی بغیر مشقت نہیں ہوا

۵۵- میں تو شرمندہ ہوں اس دور کا انساں ہو کر

۵۶- نوجوان نسل ہی نظریہ پاکستان کی حفاظت کر سکتی ہے

۵۷- بھٹکے ہوئے آہو کو پھر سوئے حرم لے چل

۵۸- قومی ترقی کا راز قومی زبان کی ترقی میں ہے

۵۹-

آئین نو سے ڈرنا طرز کہن پہ اڑنا
منزل یہی کٹھن ہے قوموں کی زندگی میں

۶۰- مرے خوابوں کا پاکستان

برجستہ تقریری مقابلوں کے موضوعات

۱۔ مجھے میرے دوستوں سے بچاؤ

۲۔ ہوم ورک، مردہ باد

۳۔ گدھا بہتر ہے گھوڑے سے

۴۔ جو ہنستا ہے وہ جیتا ہے

۵۔ موٹاپا ایک نعمت ہے

۶۔ اگر مجھے ایک دن کی بادشاہت مل جائے

۷۔ تین چیزیں جن سے مجھے نفرت ہے

۸۔ عالمی تاریخ کی تین شخصیتیں جنہوں نے مجھے متاثر کیا

۹۔ میرا پسندیدہ ٹی وی ڈرامہ

۱۰۔ ایک ناقابل فراموش واقعہ

۱۱۔ میری اپنی ایک حماقت کی داستان

۱۲۔ ایک ناقابل فراموش کردار

۱۳۔ ایک عظیم انسان جس نے مجھے متاثر کیا

۱۴۔ اگر مجھے سلیمانی (جادوئی) ٹوپی مل جائے

۱۵۔ میری تین آرزوئیں

○○○

آج کا سوال

(علم کی تلاش)

فرشتہ سے بہتر ہے انساں بننا
مگر اس میں لگتی ہے محنت زیادہ
(حالی)

چلا جاتا ہوں ہنستا کھیلتا موج حوادث سے
اگر آسانیاں ہوں زندگی دشوار ہو جائے

آج کا سوال

1_ "اسلام" کے کیا معنی ہیں؟

2_ السلام علیکم اور وعلیکم السلام میں کیا فرق ہے؟

3_ پاکستان کے لفظی معنی کیا ہیں؟

4_ قائد اعظم محمد علی جناح کو قائد اعظم کیوں کہتے ہیں؟

5_ کھانا کھانے سے پہلے کونسی دعا پڑھتے ہیں اور کھانے کے بعد کون سی؟

6_ الحمد للہ کا کیا مطلب ہے؟

7_ پانی بیٹھ کر تین سانس میں پینا سنت ہے' سنت کا کیا مطلب ہے؟

8_ ذاتی صفائی یا Personal Hygiene سے کیا مراد ہے؟

9_ کیا کسی کا کنگھا' برش' تولیہ' موزے' بنیان استعمال کرنا چاہیے؟ نہیں تو کیوں نہیں؟

10_ کہا جاتا ہے کہ تندرستی ہزار نعمت ہے۔ کس طرح؟

11_ صحت کے پانچ بنیادی اصول کیا ہیں؟

12_ متوازن غذا کا کیا مطلب ہے؟

13_ ہر قسم کی سبزی' ترکاری' دالیں' کھانا کیوں ضروری ہے؟

14_ کس غذا کو مکمل غذا کہا جاتا ہے؟

15_ ہر روز ہر موسم میں کم از کم پانچ گلاس پانی پینے کا مشورہ ڈاکٹر کیوں دیتے ہیں؟ گرمیوں میں مزید کتنے گلاس پانی پینا چاہیے؟

16_ ہر وقت چیونگ گم (Chewing Gum) چبانے کا کیا نقصان ہے؟

17_ بچوں کے دانتوں میں کیڑا کیسے لگ جاتا ہے؟

18_ کیا کھانا کھاتے وقت ٹی وی دیکھنا چاہیے؟ اگر نہیں تو کیوں نہیں؟

19_ کیا بہت قریب بیٹھ کر ٹی وی دیکھنا چاہیے؟ نہیں تو کیوں نہیں؟

20_ کیا کھانا کھاتے وقت پڑھنا چاہیے؟ اگر نہیں تو کیوں نہیں؟

21_ کیا کھانا کھانے کے فوراً بعد کھیلنا چاہیے؟ نہیں تو کیوں نہیں؟

22_ کیا گھر میں رکھی ہوئی دواؤں کو چکھ کر دیکھنا چاہیے؟ نہیں تو کیوں نہیں؟

23_ کیا گیس Gas یا بجلی کے ہیٹر کو چھیڑنا چاہیے؟ نہیں تو کیوں نہیں؟

24_ کیا گیس یا بجلی کے ہیٹر کو سوتے وقت آن رکھنا چاہیے؟ نہیں تو کیوں نہیں؟

25_ کیا کار کے مختلف Switches اور Fittings کو چھیڑنا چاہیے؟ نہیں تو کیوں نہیں؟

26_ کیا کار سے ہاتھ یا سر باہر نکالنا چاہیے؟ نہیں تو کیوں نہیں؟

27_ کیا نوکدار چیزوں یا ہتھیاروں (Fire Arms) سے کھیلنا چاہیے؟ نہیں تو کیوں نہیں؟

28_ کیا اجنبی لوگوں سے کوئی چیز لے کر کھانا پینا چاہیے؟ نہیں تو کیوں نہیں؟

29_ پیڑوں کے پتے مختلف شکلوں کے کیوں ہوتے ہیں؟

30_ پیڑوں کے پتے کس موسم میں جھڑتے ہیں اور کیوں؟

31_ کچھ پھول موسم بہار ہی میں کیوں کھلتے ہیں؟

32_ اونچے درختوں کے پتے کس شکل کے ہوتے ہیں؟

33_ کس شکل کے پتے خزاں میں بھی نہیں گرتے؟

34_ رات کو کھلنے والے پھول کس رنگ کے ہوتے ہیں؟

35_ رات کو پھولوں کی خوشبو کیسی ہوتی ہے؟ تیز، بھینی؟ کیوں؟

36_ رات کے پھول عموماً سفید گچھوں کی شکل میں کھلتے ہیں، کیوں؟

37_ رات کے پھول عموماً بڑے ہوتے ہیں یا چھوٹے؟

38_ تتلیاں پھولوں پر ہی کیوں آتی ہیں؟

39_ شہد کی مکھیاں کس قسم کے پھولوں پر آتی ہیں؟

40_ پھولوں کی شکلیں ایک جیسی ہوتی ہیں یا مختلف؟ کیوں؟

41_ بعض پھولوں کے ساتھ کانٹے کیوں ہوتے ہیں؟

42_ امر بیل کی کیا خاصیت ہے؟ کیوں؟

43_ Parasite کسے کہتے ہیں؟ کیا بعض لوگ بھی Parasite ہوتے ہیں؟

44_ کیا شکاری پھول بھی ہوتے ہیں؟ کہاں؟ کس شکل کے؟

_45 بیٹھنے سے پہلے اس جگہ کو اپنی دم سے کتا صاف کرتا ہے یا بلی؟

_46 کبھی بلی کو اپنی تھوک سے منہ صاف کرتے دیکھا ہے؟

_47 بلی اپنی Droppings کو مٹی سے کیوں ڈھانپ دیتی ہے؟

_48 بلیاں خر خر کیوں کرتی ہیں؟

_49 بلی کانوں کو کس وقت کھڑا کرتی ہے؟

_50 کتے دم کس وقت ہلاتے ہیں اور کیوں؟

_51 کتے بلیوں کی دم کس وقت اکڑ جاتی ہے اور کیوں؟

_52 کتے سونگھتے پھرتے ہیں؟ کیوں؟

_53 کہیں چھوڑیں' کتے بلیاں گھر کیسے پہنچ جاتے ہیں؟

_54 بلی کے بالوں سے کون سی بیماری لگ سکتی ہے؟

_55 سانپ کے کان نہیں ہوتے' وہ بین کی آواز پر کیسے جھومتا ہے؟

_56 کیا بغیر حفاظتی ٹیکہ لگے کتوں سے کھیلنا چاہیے؟ نہیں تو کیوں نہیں؟

_57 چھٹی حس (Sixth Sense) کیا ہوتی ہے؟

_58 چمگادڑ رات کو راستہ کیسے ڈھونڈھ لیتی ہے؟

_59 اندھیرے میں بلی کی آنکھیں اتنی چمکتی کیوں ہیں؟

_60 صابن کئی رنگوں کے ہوتے ہیں لیکن جھاگ سفید کیوں ہوتا ہے؟

_61 ماحولیاتی آلودگی کا کیا مطلب ہے؟

_62 گرین ہاؤس ایفیکٹ (Green Hohse Effect) کیا ہوتا ہے؟

_63 اوزون Ozone کیا ہے؟

_64 تارے رات ہی کو کیوں نظر آتے ہیں؟

_65 شہد کی مکھیاں کس طرح رہتی ہیں؟

_66 چیونٹیاں ایک قطار میں کیوں چلتی ہیں؟

_67 چیونٹیاں اپنے سے بڑی چیز کیسے کھینچ لے جاتی ہیں؟

68_ کیا جانوروں کے اندر کوئی گھڑی ہوتی ہے؟ جانوروں کو وقت کا احساس کیسے ہو جاتا ہے؟

69_ خرگوش پھدکتا کیوں پھرتا ہے؟

70_ خرگوش کے کان اتنے بڑے کیوں ہوتے ہیں؟

71_ بطخ پانی میں اتنی آسانی سے کیوں تیر لیتی ہے؟

72_ مچھر کے کاٹنے سے کھجلی کیوں ہوتی ہے؟

73_ کھجلانے سے کھجلی دور کیوں ہو جاتی ہے؟

74_ Mosquito Mat جلانے یا مچھر کا تیل لگانے سے مچھر بھاگ کیوں جاتے ہیں؟

75_ ربڑ' پینسل کے لکھے کو کیسے مٹاتی ہے؟

76_ پانی آگ کیسے بجھاتا ہے؟

77_ تیل اتنی تیزی سے کیوں جلتا ہے؟

78_ بعض جلتی ہوئی چیزوں سے دھواں کیسے اٹھتا ہے؟

79_ لوہے پر زنگ کیوں لگتا ہے؟

80_ کیا سونے کو زنگ لگتا ہے؟ کیوں نہیں؟

81_ ہیرا چمکتا کیوں ہے؟

82_ ہیرا کیسے بنتا ہے؟ سنگ مرمر کیسے بنتا ہے؟

83_ بعض پتھر رنگ دار کیوں ہوتے ہیں؟

84_ سیب کاٹنے کے کچھ دیر بعد سیاہ کیوں ہو جاتا ہے؟

85_ صابن سے میل کیسے کٹ جاتا ہے؟

86_ صابن سے جھاگ کیسے بنتا ہے؟

87_ صابن سے بلبلہ کیسے بنتا ہے؟

88_ مقناطیس لوہے کی چیزوں کو ہی اپنی طرف کیوں کھینچتا ہے؟

89_ قطب نما کیسے کام کرتا ہے؟

90_ پانی اور تیل آپس میں ملتے کیوں نہیں؟

91_ پانی کا قطرہ گول کیوں نظر آتا ہے؟

92_ اولے گول کیوں ہوتے ہیں؟

93_ پہاڑی علاقوں سے بہہ کر آنے والے سنگریزے عموماً گول کیوں ہوتے ہیں؟

94_ سوکھی لکڑی اتنی آسانی سے کیوں جلتی ہے؟

95_ مٹی کا تیل زمین میں کیسے بنتا ہے؟

96_ کوئلہ کانوں میں کہاں سے آتا ہے؟

97_ نمک کی کانیں کیسے بنتی ہیں؟

98_ دریاؤں کے کنارے ریت کہاں سے آتی ہے؟

99_ بدبو کیا ہے؟

100_ خوشبو کیا ہے؟

101_ کیا انسان کے اندر کوئی گھڑی ہوتی ہے؟

102_ فریج میں چیزیں سڑتی کیوں نہیں؟

103_ ایک ہی اے سی کمرہ کو ٹھنڈا یا گرم کیسے کر دیتا ہے؟

104_ ہیٹر سے کمرہ گرم اور پنکھے سے ٹھنڈا کیسے ہوجاتا ہے؟

105_ اتنی دور سے فون پر باتیں کیسے ہوجاتی ہیں؟

106_ ریڈیو' ٹی وی اور فون میں کیا بات مشترک ہے؟

107_ بجلی کا سوئچ کیسے کام کرتا ہے؟

108_ ٹیلیکس اور فیکس کیا ہے؟

109_ E Mail اور Inter_net کیا ہے؟

110_ ویڈیو فون کیا ہوتا ہے؟

111_ سراب کیا ہے؟

112_ آئینہ میں چہرہ کیسے نظر آتا ہے؟

113_ ٹونٹی یا نلکہ سے پانی کیسے نکل آتا ہے؟

114_ کنجی سے تالا کیسے کھل جاتا ہے؟

115_ گونج (Echo) کیا ہے؟

116_ کچے انڈے کے مقابلہ میں ابلا ہوا انڈا کیوں زیادہ گھومتا ہے؟

117_ آئس Ice اور سنو Snow میں کیا فرق ہے؟

118_ دھنک Rain-Bow بارش کے بعد ہی کیوں نظر آتی ہے؟ اور کہاں' سورج کے سامنے یا پیچھے؟

119_ ہم سانس کیوں لیتے ہیں؟

120_ ہم سوتے کیوں ہیں؟

121_ بعض جانور مہینوں کیوں سوئے رہتے ہیں؟

122_ مٹی کا تیل / پیٹرول تیزی سے آگ کیسے پکڑ لیتا ہے؟

123_ پودے سورج کی طرف کیوں مڑ جاتے ہیں؟

124_ زمین حرکت کرتی ہوئی محسوس کیوں نہیں ہوتی؟

125_ پانی میں کشتی ڈوبتی کیوں نہیں؟

126_ سطح سمندر کے نیچے اندھیرا کیوں ہوتا ہے؟

127_ مینڈک سردیوں میں کہاں غائب ہو جاتے ہیں؟

128_ چھپکلی دیوار اور چھت پر پھرتی رہتی ہے؟ نیچے کیوں نہیں گرتی؟

129_ دودھ کو ابالا کیوں جاتا ہے؟

130_ گرمیوں میں پانی کیوں زیادہ پینا چاہیے؟

131_ مچھر کس رنگ کے کپڑے پر سب سے زیادہ آتا ہے؟

132_ ہم پلکیں کیوں جھپکاتے ہیں؟

133_ پیڑ کی عمر کیسے معلوم کی جاتی ہے؟

134_ کچی لکڑی میں دیمک کیوں لگ جاتی ہے؟

135_ مکڑی جالا کیوں بنتی ہے اور کیسے بنتی ہے؟

136_ آسمان نیلا ہے یا نیلا نظر آتا ہے؟

137_ کس موسم میں آسمان پر زیادہ ستارے جھلملاتے نظر آتے ہیں؟

138_ آسمان کتنا اونچا ہے؟

139_ سورج ڈوبتے ہوئے سرخ کیوں نظر آتا ہے؟

140_ شفق Twilight کیا ہے؟

141_ نکلتا ہوا چاند بڑا کیوں نظر آتا ہے؟

142_ چاندنی کیا ہے؟

143_ ستارے جھلملاتے کیوں نظر آتے ہیں؟

144_ پانی میں موجیں کیسے پیدا ہوتی ہیں؟

145_ سمندر نیلا کیوں نظر آتا ہے؟

146_ مچھلیاں پانی سے باہر آکر مر کیوں جاتی ہیں؟

147_ چیتے کے جسم پر دھاریاں کیوں ہوتی ہیں؟

148_ الو (Owl) رات کو کیسے دیکھ لیتا ہے؟

149_ بادل کیسے بنتے ہیں؟

150_ بادل مختلف شکلوں کے اور مختلف رنگوں کے کیوں ہوتے ہیں؟

151_ کہیں بارش زیادہ اور کہیں کم کیوں ہوتی ہے؟

152_ آسمان پر بجلی کیوں کڑکتی ہے؟ کیوں گرتی ہے؟

153_ ہوا کبھی ٹھنڈی اور کبھی گرم کیوں ہوتی ہے؟

154_ سایہ کیسے بنتا ہے؟ سایہ گھٹتا' بڑھتا کیوں ہے؟

155_ گرمی کے موسم میں ٹھنڈی ہوا کے جھونکے کہاں سے آجاتے ہیں؟

156_ منہ سے نکلی ہوئی بھاپ سفید کیوں نظر آتی ہے؟

157 انسان میں سب سے قیمتی چیز کونسی ہے؟ کیوں؟

158_ ایک ہی کلاس کے سب طلباء یکساں ترقی کیوں نہیں کرتے؟

159_ I.Q کیا ہے؟

160_ کونسا طالب علم زیادہ ترقی کرتا ہے' زیادہ محنتی یا زیادہ ذہین؟ کیوں؟

161_ Time Management کا کیا مطلب ہے؟

162_ کردار کی سب سے بڑی کمزوری کونسی ہے؟ کس طرح؟

163_ جھوٹ بولنے کا سب سے زیادہ نقصان خود جھوٹ بولنے والے کو پہنچتا ہے۔ کیسے؟

164_ حضرت علیؓ کا قول ہے: "تکلیف اٹھا لینا بہتر ہے ذلت اٹھانے سے" کیسے؟

165_ "قلم تیز چلتا ہے تلوار سے" کیسے؟

166_ قائد اعظم نے فرمایا: "پاکستان اسلام کی تجربہ گاہ (Laboratory) ہے' کیسے؟

167_ قائد اعظم نے فرمایا: "پاکستان' اسلام کا قلعہ ہے" کیسے؟

168_ اقبال نے فرمایا: "سوال سے خودی ضعیف ہوتی ہے" کس طرح؟

169_ علم اور معلومات میں کیا فرق ہے؟

170_ قائد اعظم نے کہا: "اصل سرمایہ (Capital) علم ہے' کس طرح؟

171_ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "علم میرا ہتھیار ہے" اس کا مطلب کیا ہے؟

172_ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: <علم خیر کثیر ہے" کیسے؟

173_ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس کا آج کل سے بہتر نہیں وہ نقصان میں رہا" کس طرح؟



منزل مراد پاکستان

اسلام کا قلعہ
انسانیت کا پاسباں

پاکستان
پاکستان

اسلام کی تجربہ گاہ
غیرت کا جہاں

پاکستان
پاکستان

انصاف کی تدبیر
علم و فن کا چڑھتا سورج

پاکستان
پاکستان

عدل کی تعبیر
تحقیق کا بہتا دریا

پاکستان
پاکستان

ہر ظلم سے پناہ
ہر موسم میں بہار بے خزاں

پاکستان
پاکستان

ہر خوف سے اماں
سرزمین تاریخ کا گلاب

پاکستان
پاکستان

عزم و یقیں کی داستاں
عالم میں انتخاب

پاکستان
پاکستان